4/12/89
3339

غنمِ مُرادیں

✿

چشمِ خیال سے بہتے ہوئے آنسوؤں کے یہ

لرزیدہ قطرے

۲ مارچ ۱۹۸۹ء سنہ کو

آپؒ کی رسمِ چہلم کے موقع پر پیش

کیے گیے!

۱۰۶

~~88795~~

86495

Marfat.com

پتّہ ٹوٹا ڈال سے لے گئی پون اُڑا
اب کے بچھڑے کب ملے دُور پڑے ہیں جا

آہ!

صاحبزادہ حضرت میاں مُحمّد مُراد حسنینؒ نوشاہی

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَاجْعَلْ قَبْرَہٗ رَوْضَۃً
مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ

○

ترتیب طاہر حمید پریس رپورٹر

○

تنظیمِ نیازمندانِ میاں محمّد مُراد حسنین نوشاہیؒ

○

Marfat.com

زیرِلب

○

جب اِس مجموعۂ اوراق کو شائع کرنے کا خیال پیدا ہوا تو رسمِ چہلم میں صرف چند ایام باقی تھے۔ وقت زیادہ نہیں تھا کہ صاحبزادہ میاں محمد مراد حسینؒ مرحوم و مغفور کے حالات کو قدرے تفصیل کے ساتھ قلم بند کیا جاتا ——— اس برگزیدہ عمل نوجوان زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا اِس مختصر سے عرصہ میں ممکن نہ تھا۔ اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے بلاشبہ وہ ایک مثالی حیثیت رکھتے تھے۔ اپنی گفتار، کردار اور تمام اطوارِ زندگی میں اپنے اسلاف بزرگوں کا نمونہ تھے۔ اِس دَور میں ایک نوجوان کا عین اپنے اسلاف اَولیائے کرامؒ کی طرح پاکیزہ زندگی گزارنا یقیناً قابلِ تقلید نمونہ ہے چنانچہ آپ کی سوانح حیات کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا کام جاری ہے۔ انشاءَ اللہ العزیز جتنی جلدی ممکن ہوا اسے شائع کیا جائیگا تاکہ عقیدتمندوں اور پُرعزم نوجوانوں کو اس کے مطالعہ سے فکری و عملی رہنمائی حاصل ہو۔

فی الحال اِس زیرِ نظر مجموعہ کی اشاعت سے اس عظیم نوجوان درویش کے حضور ہدیۂ عقیدت پیش کرنا اور تمہیداً یہ بتانا مقصود ہے کہ معاشرتی، تعلیمی، دینی، روحانی اور سماجی سطح پر محمد مراد حسینؒ کتنا منفرد مقام رکھتے تھے۔ اگر وہ زندہ رہتے تو مزید کتنی عظمت کے حامل ہوتے اور اُن کے علم و عمل سے ملک و ملّت کو نہ جانے کتنا فایدہ حاصل ہوتا!

آہ! آپ کی عمرِ عزیز نے وفا نہ کی۔ افسوس! ہم لوگ اب حسرتِ دیدار دیدار لیے، اُس بلند اخلاق محبوب ہستی کو ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے۔

○

Marfat.com

سبزۂ نورستہ

Marfat.com

آہ! میاں محمد مُراد حسنین نوشاہیؒ

○

گلشنِ ہستی سے جب معصوم دل اکتا گیا
پھُول کی مانند تازہ شاخ پر مرجھا گیا!

کمسنی میں موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
ہنستے ہنستے زندگی کا فلسفہ سمجھا گیا

چل پڑا معصومیت کے ساتھ وہ سوئے عدم
بارگاہِ کبریا سے جب بلاوا آ گیا

سر جھکائے تھام کر دل رہ گئے پرسانِ حال
اور وہ ہست و بُود کی سب گتھیاں سلجھا گیا

نوجوان درویش ہستی کا جنازہ جب اٹھا،
کانپ اٹھی گویا زمیں اور آسمان تھرا گیا

جنت الفردوس میں داداؒ سے مل کر خوش ہوا
اِس طرح وہ بھی فنا فی اللہ کا رتبہ پا گیا

عرش کے سائے میں غازی بیٹھ کر بولا مرادؒ
یاالٰہی! تُو نے بلوایا تھا، لے! مَیں آ گیا

○

جناب غازی مونگیری — ریڈیو پاکستان - لاہور

Marfat.com

سوزِ جاں

لختِ جگر محمد مراد حسنینؒ کی مرگِ مفاجات پر

گیا دنیا سے میرا نورالعین — میرا بیٹا، مرا مُراد حسنینؒ
میں ہوں اور شامِ غم کی تنہائی — میں ہوں اور حسرتوں کی مہلک ڈین
آرزو بجھ گئی، گئے ارمان — نا اُمیدی ہی رہ گئی ما بین!
دل ہے ڈوبا ہوا جُدائی میں — غم کے دریا میں ہے سفینۂ عین
ایسے عالم میں کیا کریں جی کر — ہم سے رخصت ہوا ہے مَن کا چین
گھر کا ماحول کتنا ویران ہے — آکے خود دیکھ لے! مُراد حسنینؒ
ترے پودے اُداس گملوں میں — ہو گئے ہیں بڑے فسردہ عین
کتنا آزردہ تیرا ابّو ہے — دیکھ خود آکے اُس کے روتے نین
تیری بہنیں نڈھال ہیں غم سے — ماں تیری تھک چکی ہے کر کر بین
دل ترے بھائیوں کے چھلنی ہیں — کیا جُدائی کے تیر برسے عین
ہم تجھے دیکھ کر تو جیتے تھے — اب کریں کیسے اپنے روشن نین
بن ترے اب بتا جئیں کیسے — ہم گزاریں گے کیسے یوں دن رین
آ مرے لاڈلے حسیں بیٹے! — تجھ کو دیکھے بغیر ہیں بے چین
تُو تصور میں، تُو خیالوں میں — راستہ تک رہے ہیں تیرا نین
تُو کہاں، ہم کہاں یہ کیا غم ہے — دُور اک دوسرے سے ہیں طرفین
یاد میں تیری جیسے بارش ہو — رات دن یُوں برس رہے ہیں نین

Marfat.com

تو کہ تھا پیکرِ ہمہ گیری — حق پرستی تھا تیرا نصب العین
تُو تو خود سو گیا ہے مرقد میں — ہم مگر تیرے بعد ہیں بے چین
تیری سیرت تھی خُلق کی مظہر — تیری صورت تھی مَطلع السّعدین
یہ دعا کر ہمیں سکُون ملے — رحم فرمائیں والیٔ کونین ؐ
ہم گنہ گار ہیں بہت بیٹا — بخشش دے ہم کو مالکِ حرمین
ہم تیرے واسطے دُعاگو ہیں — اے ثناخوانِ شافعِ دارین ؐ
تُو ہو جنّت میں شادماں ہر وقت — سر پہ تیرے ہو سایۂ حسنین ؑ

تُو جو آ جائے خواب میں اکثر
نُصرت اِس طرح پائے شاد چین

○

اسیرِ غم

نُصرت نوشاہی

(والد)

Marfat.com

سوزِ دُروں

نوجوان درویش میاں محمّد مُراد حسینؒ

کے یاد میں

چل دیئے ہائے رے مراد حسینؒ
غم سے سارا جہان ہے بے چین
مامتا ماں کی، پیار والد کا
کیسے کاٹیں گے ہائے غم کی رین
اشکباری ہے، آہ وزاری ہے
اور آنکھیں ہیں مجمع البحرین
روز وشب کروٹیں بدلتے ہیں
کسی پہلو نہیں ہے مَن کو چین
پاکبازی میں، پارسائی میں
تھے وہ اسلاف کا نمونہ عین
اک ہجوم عام تھا جنازے میں
دی انہیں حق نے عزتِ دارین
دیکھیئے: دیکھیئے! مُرادؒ اپنا
مسند آرا ہے خُلد کے مابین

اُن کی پُر سوز موت پر مخمورؔ
بستی بستی میں ہو رہے ہیں بَین

محترم جناب مخمور سعیدی لاہور

Marfat.com

پہنچے فردوس میں مُرادِ حسینؒ

کر گئے ساتھیوں کو وہ بے چین
پہنچے فردوس میں مُرادِ حسینؒ

کتنے پیارے تھے، کتنے اچھے تھے
تھے جو نصرت کے خاص نُورالعین

یاد میں اُن کی رات دن چھم چھم
کبھی رُکتے نہیں برستے نین

رُوح پنہاں تھی اُن روابط میں
تھے مرے اور اُن کے جو مابین

کیا کہوں اُن کی شان میں قائدؔ
کہ ہوں افسردہ، مضطرب، بے چین

نتیجۂ فکر

ابُوالارشد قائدؔ شرقپوری
(مدیر ماہنامہ محبوب لاہور)

Marfat.com

مالک و مختار ہے ہر چیز کا ربِّ جلیل
اُس کے آگے کس کی جرأت ہے کہ بن آئے وکیل
زندگی کا لفظ ہے مرقوم چند الفاظ میں
داستاں معنیٰ کی لیکن ہے بڑی طول و طویل
اک جواں بیٹے کا لاشہ باپ کے کاندھوں پہ تھا
آہ! نصرت رو رہے تھے دردِ غم سے بے دلیل
کس قدر آلام کا منظر نظر آیا مجھے!!
غم شناسا اور بھی اس سے ہوا غم کا کفیل
اک ولی اللہ کے گھر چراغِ نور تھا
منتخب اُس نے ہمیشہ کی محبّت کی سبیل
محفلِ ہستی میں تھا وہ نوجواں ایسا عظیم
آج کے اس دَور میں ملتی نہیں جس کی مثیل
نصرتؔ علاّمہ کے دل پر زخم کاری لگ گیا
ہو گئیں اُن کے گھرانے کی سبھی خوشیاں علیل
کتنے عالی عزم سے سر کر گیا میدانِ زیست
اپنی عظمت میں مُراد حسنین تھا کیا بے عدیل
ایک مومن کی طرح تھا موت سے وہ ہمکلام
کلمۂ توحید اُس کے لب پہ تھا وقتِ رحیل
جنّت الفردوس میں مامون ہو جائے مُرادؒ
بارگاہِ کبریا میں ہے قمرؔ میری اپیل

○ جناب محمّد انور قمر شرقپوری

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ میاں محمد مراد حسینؒ

(کی یادیں)

نوجواں صاحبِ ارشاد، دل آراء نہ رہا
وہ خطا پوش، وہ غمخوار ہمارا نہ رہا

اُٹھ کے وہ جلد ہی دُنیا سے گئے سوئے عدم
عرصۂ خاک پہ جب اُن کا گذارا نہ رہا

لالۂ نُور تھا جو گلشنِ نوشاہی کا
آہ! وہ بزمِ طریقت کا سہارا نہ رہا

خوبیاں لے کے جو چمکا تھا ہزاروں اپنی
سامنے آنکھ کے وہ، آنکھ کا تارا نہ رہا

اپنے اعمال میں تھے شاہ مُرادِ ثانیؒ
انحراف حق سے کبھی اُن کو گوارا نہ رہا

رہبرِ راہِ طریقت تھے بہرحال مرادؒ
غم کے منجدھار میں محفوظ کنارا نہ رہا

اُن کی یادوں میں رہے گا یہ زمانہ برسوں
اب جو وہ فیض کا بہتا ہوا دھارا نہ رہا

دارِ فانی سے گئے خُلدِ بریں میں عارفؔ
حلقۂ شوق کو تھا جس نے سنوارا نہ رہا

ناچیز:۔ عارف علی عارفؔ نوشاہی۔ مانک ضلع لاہور

Marfat.com

صاحبزادہ میاں محمد مراد حسنینؒ

(کے انتقال پر)

○

زندگی کا حسین پھول گیا
کر کے سارا چمن ملول گیا
آخرت کی طرف مراد حسنینؒ
موت کے ساتھ ساتھ جھول گیا
چھوڑ کر اس جہان فانی کو
نوجواں ایک با اصول گیا
ہر کوئی اس کی یاد میں روئے
کرکے اپنا صلہ وصول گیا
ہم تڑپتے ہیں ہجر میں رمضان
پیچھے گذرے گی کیا یہ بھول گیا

○

خادم مراد

محمد رمضان نوشاہی شرقپور شریف

Marfat.com

آہ محمد مراد حسنین نوشاہیؒ

○

اخلاق زمانے توں وکھرا توں پایا سی

اَج تک کسے دا دی دل نہ دُکھایا سی

تیری جُدائی دا زمانے وچ شور سی

دِسدا نہ کوئی مینوں تیرے جیا ہور سی

عجیب انداز تیرے لباں دا کھولنا

جدوں وی بلایا تساں ہس کے بولنا

سوہنی تیری چال سی جیویں چلدا کوئی مور سی

دِسدا نہ کوئی مینوں تیرے جیا ہور سی

سحری ویلے اُٹھ کے جد تہجد سبق توں پڑھدا

خوش ہوندے والد دِل ماں دا سی ٹھردا

خوشی دلوں ہن رب دِتا مُنہ موڑ سی

دِسدا نہ کوئی مینوں تیرے جیا ہور سی

گلشن نوشاہی ویکھو پھلاں نال بھریا سی

ہیرے تے موتی اُتے لالاں نال جڑیا سی

تیرے جیا پھل وچ دِسدا نہ کوئی ہور سی

دِسدا نہ کوئی مینوں تیرے جیا ہور سی

چھڈ یار شوکت ایویں میری میری کرنا

ایویں کی کفر نال جولی پیا بھرنا

Marfat.com

اصل ٹھکانہ آخر سبنا دا گور اے

دِسدا نہ کوئی میتوں تیرے جیا ہور اے

○

(خادمِ مُراد) شوکت علی نوشاہی

شرقپور شریف

حضرت علامہ نصرتؒ نوشاہی دے جوان پتر محمد مراد حسین دی وفات اُتے

نتیجۂ فکر : عابدہ اثر، متعلمہ جماعت نہم۔ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول فیض پور خورد

○

کون آکھے پروردگار نوں کہ انج نہ انج کر

حیات تے موت دے مختار نوں کہ انج نہ انج کر

بیکراں زندگی دا آخر کنارا اے! زندگی اک وگدا ہویا دھارا اے

موت دے منجدھار نوں کہ انج نہ انج کر کون آکھے پروردگار نوں انج نہ انج کر

چمن وچ جدوں بہار آوندی اے،

پرخزاں دی یاد تڑفاوندی اے

پھلاں دے کول خار نوں کہ انج نہ کر انج کر کون آکھے پروردگار نوں انج نہ کر انج کر

ماپے ترسدے نیں کتے اولاد نوں، اولاد روندی اے کدے اجداد نوں

غماں مارے پردار نوں انج نہ کر انج کر

کون آکھے پروردگار نوں انج نہ کر انج کر

○

Marfat.com

قبلہ حضرت میاں نیک محمدؒ دے پوترے محمد مراد حسینؒ دی مرگ اُتے

—— : جناب آثر انصاری : ——

بھل جاندے نیں غم بے اوڑکے وی غم گبھروٹیاں دے نہیں بھل دے
جدوں یاد آ دے اکھیں خون رو دن ہنجو اُٹھدیاں بہندیاں رہن ڈھلدے
داغ میل کچیل دے دھپ جاندے پر داغ جدائی دے ہین ڈھلدے
اثر رہندا اے مردیاں تیک جھورا گنجھل فرقت دے کدی وی نہیں کھلدے

○

اے کہ آدم نوں ہے قانون قدرت کوئی آ رہیا اے کوئی جا رہیا اے
لمی عمراں ہنڈھوں اے کوئی دکھی کوئی جمدیاں ہو فدا رہیا اے
اُتے شاخ دے کوئی بہار مانے ٹہک ٹہک کے کوئی مسکا رہیا اے
اثر کھڑدیاں کئی نیں رہے مٹی جھونکا خزاں دا باغ سکا رہیا اے

○

حضرت نصرت نوشاہی دا پُت لائق سوہنی صورت تے نیک خصال والا
آیا دین وکھالی سی وچ دنیا بھلا مانس اوہ نیک اعمال والا
اوہدا مُکھ سی چن جیئوں چودھویں دا آن بان تے حُسن جمال والا
اثر فانی جہاں نوں چھڈ کے تے دسیا دیس بقا کمال والا

○

جدوں تیک جہان آباد قائم محمد مراد حسینؒ دی گل رہسی
اوہدی شرافت قناعت عبادتاں دی وچ زاہداں دے بل بل رہسی
میاں نیک محمدؒ دا پوترا اوہ چرچا وانگ دادے پل پل رہسی
اثر بوند جد رل دی وچ ساگر موج بن سوند اوہدی چھل رہسی

Marfat.com

نوحۂ دل

آہ! میاں محمد مراد حسنین نوشاہیؒ

صحنِ جنت سے اُٹھی اِک موجۂ بادِ صبا!
اور حضرۃ نیکؒ کے دیوار و در کا رُخ کیا

فصلِ گُل نوشاہی صاحب کے چمن میں کھِل اُٹھی
خالقِ ارض و سما نے یوں مُرادؒ اُن کو دیا

بادِ صرصر سے بچایا باپ نے اُس کا وجود
نخلِ مادر کی گھنی چھاؤں میں وہ پلتا رہا

جھولنا اُس کو جھلاتی تھی سدا موجِ نسیم
لوریاں دے کر سلاتی تھی اُسے بادِ صبا

کتنی ہی آئیں بہاریں کتنی ہی بدلیں رُتیں
اور غنچہ شبنمی آغوش میں گُل بن گیا!

راحت و چین و مسرت ان کے ہاں مہمان تھی
اُن کی ہر شب تھی چراغاں ان کا ہر دن عید تھا

حیف! اس گھر کا مگر عالم رہا یہ چند روز
ان کی خوشیوں کا یہ منظر دردِ دل میں ڈھل گیا

مرضِ مہلک لگ گیا ایسا کہ بڑھتا ہی گیا
اور ظالم موت نے اُس پھُول کو مرجھا دیا!

کیا خبر تھی رُوٹھ جائے گا تو یوں سب سے مُرادؒ
کیا خبر تھی زندگی دے جائے گی تجھ کو دغا!

ہر طرف آہ و بکا ہے ہر طرف نوحوں کا شور
ناگہانی مرگ پر تیری ہے اک محشر بپا!

اتنی چھوٹی عُمر میں تو پیڑ بھی گرتا نہیں
تیرے صدمے نے ہر اک کی روح کو گھائل کیا

دل میں خوں گشتہ تمنّاؤں کے انگارے چلے
غم کا اِک خنجر کہ رگ رگ میں اُترتا ہی گیا

صورتِ معصوم تیری تھی تھکن سے بے نیاز
اتنی گہری نیند تو پہلے کبھی سویا نہ تھا

نرم بستر کی جگہ یہ کھاٹ تجھ سے کیوں سجی
جسم پر تیرے کفن لگتا نہیں ہم کو بھلا

کس طرح دیکھیں یہ تیرا روپ ہائے کس طرح
نوجوانی میں تجھے کیونکر کفن پہنا دیا!

چوُر ہے غم سے مدثر دل کو تھامے بے بخیش
اِن کے آنسو پُونچھ دے ان کو تسلّی دے ذرا

Marfat.com

اس کو شوخی کر عنایت اس کو لوٹا دے ہنسی
دم بخود سے پیار، راحت اشک میں ڈوبا ہوا

کس قدر پیارا لگے گا رُوپ میں دُلہا کے تو
خالقِ ذی رُوح سے کچھ اور سانسیں مانگ لا

اُٹھ کہ اب اپنوں سے ایسے رُوٹھنا اچھا نہیں
اپنی شیریں سی صدا اِک بار پھر سب کو سُنا

جسمِ خاکی میں ظہور اب تیرا ممکن ہی نہیں
ہے بجا یہ قبر کی آغوش میں تُو سو گیا

لیکن اے تاجِ وفا اے طائرِ خُلدِ بریں!
یہ زمیں تجھ پہ نچھاور یہ فلک تجھ پہ فدا

لالہ وگُل کی مہک میں اب بھی ہے تیرا وجود
طائرانِ خوش گلو میں اب بھی ہے تیری نوا

یاسمن اور موتیا تیرے تبسّم کے امین!
نرگس و نسرین و چمپا کو ملی تیری ادا

تیرا رُخ خورشید کی بے داغ کرنوں سے عیاں
دے رہا ہے آج بھی نُورِ سحر تیرا پتا

خوش نما قوسِ قزح کے رُوپ میں موجود تُو
کوکب و انجم میں جلوہ گر ہوئی تیری ضیاء

یہ شفق یہ بدلیاں، یہ کہکشاں یہ چاندنی
یہ صبا، یہ ضَو، یہ شبنم، یہ بہارِ جاں فزاء

یہ حسیں دشت و دمن یہ گیت گاتی ندیاں
قدرتی منظر نے گویا اوڑھ لی تیری قبا!

کون کہتا ہے تیرے ملنے سے ہم محروم ہیں
کون کہتا ہے کہ ہم سے ہو گیا ہے تُو جدا

جب کبھی دل سے جھروکوں سے تجھے آواز دی
جب کبھی ہم نے تصوّر کا دریچہ وا کیا

اپنے ہونٹوں پر لیے صد مُسکراہٹ کے گلاب
رُو برو ہم کو ملا معصُوم سا چہرہ ترا

جب کبھی کوئی مُسرت ہم کو ملنے آئے گی
اُس گھڑی تو یا خُدا ہم کو بہت یاد آئے گا

زندگی میں اب نہیں کوئی کشش تیرے بغیر
تیری یادوں کے سہارے ہی جئیں گے ہم سدا

بالبِ لرزاں، بہ چشمِ نم، بہ زخمِ رُوح و دل
پیشِ یزداں طاہرِ پُرغم یہ کرتا ہے دُعا

مشکلوں سے بے خبر تو قبر میں سویا رہے
آسماں برسائے تجھ پہ رحمتِ حق کی گھٹا!

روزِ محشر ہو شہیدانِ رہِ حق کے قریب!
ہو محمدؐ کی شفاعت اُس گھڑی تجھ کو نصیب

(نتیجہ فکر محترم جناب محمدؐ طاہر صاحب اے جی آفس لاہور)

Marfat.com

وہ جوانِ رعنا میاں محمد مُراد حسین نوشاہی نوّر اللہ مرقدہٗ
جن کے لئے دل بیقرار اور رُوح بے چین ہے!

کل جو زیب محفل تھے، آج زیرِ خاک پنہاں ہیں

○

وہ صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

○

Marfat.com

۱۹۹۲ء

درویش منش نوجوان

❁

صاحبزادہ میاں محمد مُراد حسنین نوشاہی نوّر اللہ مرقدہٗ

❁

معاشرے میں وہ لوگ کتنا خوبصورت مقام رکھتے ہیں جو حق تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے کو اختیار کرتے ہیں، برائیوں سے پہلو بچاتے ہیں اور اپنی حیاتِ مستعار کو نیکیوں کے ساتھ آراستہ کرتے ہیں۔ حق کا پرستار عمر کے خواہ کسی بھی حصے میں ہو، عمر رسیدہ ہو یا جوان، اعمالِ صالحہ بجالائے اور ایمان پر قائم رہے تو وہ دین و دُنیا میں کامیاب و بامراد ہے۔ یہ قرآنِ حکیم کا فیصلہ ہے۔

ابھی چند روز پہلے کی بات ہے کہ ایسی ہی صفاتِ حسنہ سے متصف ایک بامراد و صالح نوجوان، میاں محمد مراد حسنین نوشاہی نوّر اللہ مرقدہٗ ہمارے درمیان موجود تھے جن کی عالی ظرفی، ثابت قدمی، حقیقت پسندی، حق پرستی اور علم دوستی کا ایک زمانہ معترف ہے، صلح پسندی، حق گوئی محبت اخلاص، زہد و تقویٰ اور اسلام سے عملاً وابستگی آپ کا شیوہ تھا۔ آپ کی ہر دلعزیز شخصیت عزم و یقین کی روشنیوں سے منوّر تھی، مالکِ حقیقی نے آپ کی مُبارک ہستی کو ایسی خصوصیات سے نوازا ہوا تھا جو بلاشبہ ہمارے موجودہ معاشرے میں مثالی درجہ رکھتی ہیں۔

Marfat.com

میاں محمد مراد حسینؒ ۱۸ مارچ ۱۹۶۸ء کو شرقپور شریف کے قدیم بزرگ حضرت شاہ محمد مراد صاحب نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور تاریخی خاندان میں پیدا ہوئے جو صدیوں سے یہاں آباد چلا آتا ہے۔ آپ کے والد علامہ نصرت نوشاہی کا شمار ملک کی ممتاز علمی و ادبی شخصیات میں ہوتا ہے آپ کے دادا جی شفاء الملت حضرت میاں نیک محمد صاحب نوشاہی قدس سرہٗ العزیز بھی برصغیر کے شہرہ آفاق طبیب اور نامور اولیائے کرام میں سے تھے، جن کے چشمۂ فیوض و برکات سے ان گنت انسان فیض یاب ہوئے۔ الغرض تاریخ علم و تصوّف میں آپ کے اکثر اسلاف بزرگوں کے سنہری کارناموں کا ذکر موجود چلا آتا ہے۔ میاں محمد مراد حسینؒ بھی بلا شبہ اپنے اسلاف بزرگوں کا صحیح معنوں میں عملی نمونہ تھے۔ اتنی چھوٹی سی عمر میں ایسی پسندیدہ صفات کا حاصل ہو جانا، یقیناً آپ پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کی نشان دہی کرتا ہے۔

وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○	اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جس کو چاہے خاص کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔
(قرآن مجید)	(پارہ اول، سورۃ البقرہ، آیت ۱۰۵)

پیدا ہوتے ہی آپ کو دادا جیؒ نے اپنی آغوشِ محبت میں لے لیا۔ اپنے مُبارک ہاتھوں کے ساتھ آپکو جنم گھُٹی (گڑتی) دی اور کانوں میں اذان بھی خود کہی۔ پھر یہ معمول بنا لیا کہ روزانہ نماز سے فارغ ہوتے ہی آپکو اپنی گود میں سُلا لیتے اور ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ اکثر قرآن مجید کی تلاوت اور دیگر وظائف کے وقت بھی آپ اُن کی گود میں ہوتے۔ گویا بچپن کے

Marfat.com

ابتدائی چار سالوں میں آپ کی تربیت اور نگہداشت دادا جی کے سایۂ روحانیت میں ہوئی۔ یہ اسی کا پرتو تھا کہ آپ کی عادات، اخلاق اور افکار و اعمال میں آہستہ آہستہ نکھار آتا چلا گیا بچپن ہی سے آپ بڑے معصوم، بھولے بھالے اور صحت مند تھے۔ ہر کوئی آپ سے پیار کر کے خوشی محسوس کرتا تھا۔ حضرت میاں نیک محمد صاحبؒ فرمایا کرتے تھے
"زندگی رہی تو میں مراد کو بہت زیادہ پڑھاؤں لکھاؤں گا"
لیکن وہ ۱۹ اپریل ۱۹۷۱ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ غالباً یہ ان کی دُعا اور آرزو ہی کا کرشمہ تھا کہ محمد مراد حسینؒ نے اپنی مختصر سی زندگی میں علم و ہنر کے میدان میں خاطر خواہ حد تک ترقی حاصل کر لی تھی اور مزید ترقی کے لیے آپکی نگاہ بلندیوں کی جانب لگی رہتی تھی۔
دادا جیؒ حضور کے انتقال کے بعد آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر شروع ہوئی ۱۹۷۳ء میں آپکو پرائمری سکول میں داخل کرایا گیا۔ ۱۹۸۰ء میں آپ نے گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول سے میٹرک کا امتحان بہترین نمبروں میں پاس کیا۔ اُن دنوں سکول کے ہیڈ ماسٹر اللہ تعالےٰ کے مقبول بندے شیخ محمد فاروق صاحب مرحوم و مغفور تھے (جن کی درویشی اور پرہیزگاری کو لوگ آج تک سلام کرتے ہیں) وہ آپ سے بےحد محبت کرتے تھے اور آپ کے والد صاحب کو یہ خوش خبری سنایا کرتے تھے کہ انشاء اللہ العزیز تمہارا بیٹا مراد حسین کسی روز عظیم شخصیت بن کر ابھرے گا۔
سکول کی تعلیم کے دوران ہی آپ کو ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم کے لیے قاری محمد یونس صاحب کے سپرد کر دیا گیا جو اُن دنوں خود بھی آپ کے والدِ گرامی سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا کرتے تھے۔ حافظ صاحب

Marfat.com

نے بڑی محنت اور توجہ کے ساتھ آپ کو قرآن مجید پڑھایا، جس سے آپ کا لب و لہجہ، تلفظ اور قرأت و تلاوت کا انداز نہایت اچھا ہو گیا۔ یہی وہ دور تھا جس میں آپ نے بہت سی دینی کتابوں کا از خود مطالعہ کیا۔ اس کے بعد اسلامیہ کالج لاہور میں داخل ہو گئے اور ۱۹۸۶ء میں ایف اے کا امتحان بھی اعلیٰ نمبروں میں پاس کر لیا۔ کالج کی تعلیم کے زمانہ میں ہی والد گرامی سے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنا شروع کیا، ساتھ ہی عربی گرامر و زبان میں بھی دسترس حاصل کی۔ پھر ذہن میں خیال آیا کہ ہمارے خاندان میں کوئی حافظِ قرآن نہیں ہے اس لیے کسی سے مشورہ لیے بغیر قاری حافظ محمد یونس صاحب سے حفظِ قرآن کا سلسلہ شروع کر دیا۔ لیکن یہ سلسلۂ حفظ آپ کی صحت بگڑنے کے باعث منقطع ہو گیا۔ اس پر آپ بہت افسردہ اور غمگین رہتے تھے۔

معاصر طلبہ میں آپ بہترین طالب علم کے طور پر جانے پہچانے جاتے تھے آپ کی محنت، شوقِ علم اور مطالعہ میں انہماک قابلِ تعریف تھا۔ اساتذہ کا احترام، علماء کی قدردانی، طالب علم ساتھیوں کے ساتھ اخلاقی روابط اور حسنِ سلوک مثالی درجہ رکھتے تھے۔ آپ ہر پہلو میں اسلامی اخلاق و آداب کے پابند تھے۔ مزاج میں بڑی نرمی تھی۔ نماز روزہ کے بچپن ہی سے پابند تھے یہ پابندی آخری لمحاتِ زندگی تک برابر قائم رہی۔ طالب علمی کے دورِ آغاز سے لیکر ہی عمدہ اصولوں پر کاربند تھے۔ نظم و ضبط، ایفائے عہد دیانتداری، فرض شناسی، احساسِ ذمہ داری، حسنِ معاملت اور اعلیٰ چال چلن کی جو روشن مثالیں آپ نے سکول میں قائم کیں وہی اپنے معاشرے میں بھی قائم کر کے دکھائیں آپ الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کے قائل تھے مسکراہٹ آپ کی فطرت تھی۔ غصہ طبیعت میں نام کو نہ تھا۔ کسی نے

Marfat.com

بھی آپ کو کسی سے لڑتے جھگڑتے، کھیل تماشہ دیکھتے، گلی محلے میں آزادانہ گھومتے پھرتے، گالی گلوچ یا شور کرتے نہیں دیکھا۔ آپ ہمیشہ ہر ایک کو خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے ملتے۔ زبان اتنی رسیلی تھی کہ منہ سے پھول جھڑتے تھے، غرض آپ اپنی تمام اداؤں میں پختہ ایمان والوں میں سے نظر آتے تھے۔ باوجودیکہ آپ نے جوانی میں قدم رکھ لیا تھا مگر دُنیا کی مادی خواہشات ولذات کی طرف رغبت نہ تھی، جھوٹ غیبت، گلہ گزاری، حسد، کینہ، نفاق اور شر انگیزی سے کوسوں دُور بھاگتے تھے، عیش کوشی، فضول رسم ورواج، فضول خرچی اور فیشن پرستی کی طرف قطعاً میلان نہ تھا۔ بلکہ آپ صبر و توکل، قناعت، استغنار عفو و بُردباری بلند اخلاق اور ضبطِ نفس میں اپنی مثال آپ تھے۔ اپنی تمام تر توجہ خیالات کی پاکیزگی اور دل کی صفائی کی طرف مرکوز رکھتے تھے۔

تعلیم کو ہر چیز پہ مقدم سمجھتے تھے۔ لہو ولعب اور کھیل کود سے دلچسپی نہ تھی بس گوشہ تنہائی ہوتا اور کتابیں البتہ تھوڑی دیر کے لیے سیر کو نکل جاتے یا باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے لیے جامع مسجد ٹاہلی والی تک چلے جاتے۔ اپنی باقی رات دن کا زیادہ تر وقت پڑھائی، مطالعہ اور اچھے مشاغل میں گزر جاتا۔

۱۹۸۶ء کے آخر میں بی ایس سی میں داخلہ لیا۔ لیکن صحت زیادہ خراب ہو جانے کے باعث مجبوراً گھر پہ بیٹھ گئے اور تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا اس وجہ سے اکثر مغموم رہتے تھے۔ تاہم تیسرے سال میں پڑھائی پھر شروع کر دی لیکن اسی دوران آپکو میو ہسپتال لاہور لے جایا گیا تو کتابیں الگ ہو گئیں۔

ستمبر ۱۹۸۸ء میں آپ کافی حد تک صحت یاب ہو گئے تو پھر خوشی خوشی

86495

Marfat.com

تعلیم کا سلسلہ جاری کر دیا۔ قرآن مجید بھی دوبارہ حفظ کرنے لگے۔ کہتے انشاءاللہ تعالیٰ اب میں بی اے سالِ چہارم کا امتحان مکمل کر کے چھوڑوں گا"۔ بھائی بہنیں حیرانی سے کہتے "میاں! چوتھے سال کا امتحان کیسے پاس کرو گے، وقت بہت کم باقی ہے اور کورس زیادہ، بہتر ہے کہ اگلے سال امتحان دے لینا"، مگر آپ برجستہ کہتے تھے "ہمت مرداں مددِ خدا۔ امتحان میں نے دینا ہے کہ تم لوگوں نے؟ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو دیکھ لینا میں کامیاب ہوتا ہوں کہ نہیں! اللہ تعالیٰ ضرور میری مدد فرمائے گا۔ بندے کو تو محنت کرنی چاہیئے۔"

محمد مُراد حسینؒ بلا کے ذہین تھے۔ فن و ہنر کے فطرتاً دلدادہ تھے انگریزی اور اُردو خط بہت اچھا تھا۔ اُردو۔ انگریزی، عربی زبانوں میں کافی استعداد پیدا کر لی تھی۔ ریاضی اور شماریات کے مضامین میں بھی آگے نکل گئے۔ نتھے پینٹر اس غضب کے تھے کہ جو ڈیزائن ایک بار دیکھ پاتے، اُسے ذہن میں بٹھا لیتے اور پھر جب تک اس سے کہیں زیادہ خوبصورت قسم کا ڈیزائن تیار نہ کر لیتے چین نہ آتا تھا۔ جن جن اساتذۂ کرام سے آپ نے علم و فن حاصل کیا وہ بھی آپ کی مسحور کن شخصیت، دلنواز سیرت اور حسنِ اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔

آپ پھولوں کی مانند لطیف طبع تھے، پھولوں کی طرح لطیف خیالات و احساسات رکھتے تھے پھولوں اور پھولوں کی خوشبوؤں سے بے حد لگاؤ تھا باغبانی اور زراعت کا دلی شوق تھا۔ جہاں کہیں بھی کسی خوشنما پھول یا پودے کے بارے میں کچھ سن لیتے تو جلد وہاں پہنچ جاتے اور اُسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ درختوں کی قلمیں لگاتے رہتے اور پیوندکاری کرتے رہتے تھے قسم قسم کے پھولوں کی کیاریاں تیار کر کے ان میں الگ الگ بیج بو تے تھے۔ گھر میں گملوں کا بندوبست کر کے اپنے ہاتھوں سے گلاب چنبیلی

Marfat.com

موتیا، رات کی رانی اور نرگس وغیرہ کے پودے لگاتے۔ کہا کرتے تھے جس جگہ پھول نہیں کھلتے وہ ویرانہ سمجھیے۔" ذوق یہ بھی تھا کہ کسی تازہ پھول کو شاخ سمیت توڑ کے لے آتے، گلدستے میں سجالیتے اور پھر اُسے سامنے رکھ کر کاغذ پر اس کو ڈیزائن کرتے۔ بورڈ۔ بینر۔ کتبے وغیرہ جو کام بھی ملتا اُسے معاوضہ کے قطع نظر معراجِ فن حاصل کرنے کی غرض سے عرق ریزی کے ساتھ کرتے تھے۔

ایک بار ایک جرمن رسالہ میں چند خوشنما پھول نظر پڑ گئے جو بالکل نصف انچ مربع میں باریک پرنٹ ہوئے تھے، اتنے پسند آئے کہ انہیں بڑے سائز میں ہو بہو بنانے کی دھن میں ایک خوردبینی عدسہ منگوایا اور کئی روز کی باریک بینی کے ساتھ بالآخر انہیں تیار کر کے چھوڑا۔

غالباً دسمبر ۱۹۸۷ء کے بلدیاتی الیکشن کے موقع پر، آپ نے ایک مقامی اُمیدوار کے کچھ بینر تیار کرنے کے لیے اجرت پر لیے ان دنوں طبیعت کافی ناساز تھی۔ سردی کا موسم تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی لیکن یہ صاحب اپنے مکان کی اوپر والی چھت پہ دیواروں کے ساتھ بینر لٹکائے مصروفِ عمل رہے۔ حتیٰ کہ رات کو بھی تیز بلب روشن کر کے کام برابر جاری رکھا والد صاحب نے منع کیا "بیٹا! خدارا چھوڑ دو اس کام کو۔ بیماری کی حالت میں تمہیں ایسا دقت طلب کام، پھر اتنی سردی میں دیکھ کر مجھے ترس آتا ہے تمہیں پیسوں کی ضرورت ہے تو میں جو حاضر ہوں۔ اپنی صحت کا کچھ خیال کرو۔"

"ابو جی"! (یہ اُن کا والد صاحب کو مخاطب کرنے کا عمومی تکیہ کلام تھا) آپ خواہ مخواہ ناراض نہ ہوں۔ محنت میں عظمت نہیں کیا؟ آپ خود

Marfat.com

محنت نہیں کرتے ۔ انسان کامل ہی اس وقت ہوتا ہے جب وہ محنت کرے
اچھا ہنر مند وہی ہوتا ہے جو خوب محنت کرتا ہے ۔ آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے
کہ بیٹا محنت کر رہا ہے الرجی! میرے نزدیک بیکار بیٹھے رہنا زندگی نہیں
زندگی حرکت کا نام ہے "۔ تاہم والد صاحب نے ان کی ناسازی طبع کی وجہ سے
آپ کو مزید کام کرنے سے روک دیا۔

جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ آپکو مطالعہ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ صبح
سے شام تک غرقِ کتاب رہتے ایسے میں ماحول سے بیگانہ ہو جاتے ۔ گھر کا
کوئی کام بتایا جاتا تو ماں سے کہتے " ماں جی! میرا وقت ضائع ہوتا ہے، آپ
ہی کچھ خیال کیا کریں "۔ حصولِ علم کے لیے لگن اور انتھک جدوجہد آپ کی
تعلیمی زندگی کی نمایاں خصوصیات تھیں ۔ کسی کام میں بھی اکتاہٹ کے آثار
آپکی طبیعت میں یا آپکے چہرے پر نظر نہیں آتے تھے ۔ آپ اتنے باہمت
اور صابر مزاج نوجوان تھے کہ اپنے طویل مرض کے ساتھ تقریباً ڈیڑھ دو سال کا
عرصہ بڑے حوصلے کے ساتھ مقابلہ کیا ۔ آپ کی مزاج پرسی کو آنے والے
اور عیادت کرنے والے سبھی افراد جانتے ہیں کہ سخت تکلیف کی حالت میں
بھی کبھی آپکے منہ سے ہائے ۔ اُف یا سی کا لفظ نہیں نکلا تھا ۔ گویا آپ
صبر کا پہاڑ تھے ۔

اپنی اخلاقی اور عملی زندگی میں بالکل اپنے دادا جی حضرت میاں نیک محمد
صاحبؒ کی طرح تھے ۔ وہی تہجد گزاری ، وہی شب بیداری ، عبادات و اذکار
کے لیے وہی ذوق و شوق ۔ ذکر و فکر میں مشغولیت خدمت خلق کا جذبہ ،
عاجزی و انکساری ، فروتنی ، بردباری و تحمل ، استقامت و حوصلہ مندی ۔
جفاکشی و خود اعتمادی اور دیگر کئی ایک صفاتِ حسنہ میں وہ اپنے دادا جی حضور

کا عین نمونہ تھے۔ دُعا اور عبادات میں محویت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات دُنیا و مافیہا کا ہوش نہیں رہتا تھا۔ ماسٹر عمر حیات صاحب باروی بتاتے ہیں " میاں مراد حسین ظہر کی نماز عموماً نوشاہی مسجد لوہاراں والی میں ادا کیا کرتے تھے میں نے کئی بار دیکھا کہ وہ نماز کے بعد قبلہ رُو ہو جاتے، پھر یکسوئی کے ساتھ دُعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیتے اور سر جھکائے ہوئے روتے رہتے اپنے مولا سے نہ جانے کیا مانگتے تھے؟

آپ کی سادگی بھی ایک مثال تھی۔ سادہ غذا، سادہ لباس اور سادہ زندگی کو پسند کرتے تھے۔ باوجودیکہ آپ کالج کے طالب علم تھے اور جدید دَور کے نوجوانوں میں سے تھے لیکن جیسا کہ پہلے بھی مذکور ہوا آپ رسم و رواج اور فیشن پرستی کے خلاف تھے۔ انگریزی زبان تو سیکھتے تھے لیکن انگریزی تہذیب کو خاطر میں نہ لاتے تھے حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ قوم مسلم میں جن شاہین بچوں کی آرزو فرماتے تھے۔ آپ بلا شبہ انہیں شاہین بچوں میں سے تھے۔ جو مل جاتا کھا لیتے، پہننے کو جو دیا جاتا وہ پہن لیتے۔ کبھی کسی چیز میں نقص، عیب نہیں نکالتے تھے۔ امی اگر اچھے کپڑے بنانے کے لیے کہتی تو کہتے" بھائیوں کے لیے جو کپڑے بن رہے ہیں وہ میرے ہی تو ہیں۔ ضرورت سمجھوں گا تو جس کا لباس چاہوں گا، پہن لیا کروں گا، پھر زیادہ خرچہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔"

استغناء اور قناعت پسندی کا یہ عالم تھا کہ تھوڑے پر بھی گزارا کر لیتے تھے۔ آپ کے والد رو رو کر بیان کرتے ہیں " ایک روز کالج جانے لگے، مجھ سے زادِ راہ مانگا۔ اتفاق سے میری جیب میں سے پانچ روپے کا نوٹ نکلا۔ میں نے آپ کو دے دیا۔ وہ حسبِ عادت مسکرا کر چل دیئے

Marfat.com

میں نے پیچھے سے آواز دی بیٹا! ذرا ٹھہر دیں میں اور پیسوں کا بندوبست کیے دیتا ہوں۔ مگر آپ یہ کہتے ہوئے دیگنوں کی طرف بڑھ گئے ابو جی! اتنے ہی بہت ہیں گزارا ہو جائے گا۔"

مُراد حسینیؒ تعمیری فکر رکھتے تھے۔ ذہن میں منفی سوچ نہیں آنے دیتے تھے۔ قہقہہ نہیں لگاتے تھے۔ شور پسند نہیں کرتے تھے۔ مُسکراتے رہنا عادت تھی۔ نشہ استعمال کرنے والوں کے قریب نہیں جاتے تھے۔ سگریٹ اور تمباکو کی بُو تک ناگوار لگتی تھی۔ مجلس میں ایک بار کوئی صاحب حقہ نوش آ بیٹھے۔ منہ سے تمباکو کی بُو آ رہی تھی۔ آپ اُن کے پاس سے فوراً اٹھ کر ایک طرف ہو گئے۔ ساتھی نے پوچھا "اپنی جگہ کیوں چھوڑ دی" ازراہِ تفنن کہنے لگے "تمباکو کی خوشبو" کون سونگھے" اسی طرح فلم بینی، رقص و سرود اور تھیٹر تماشہ وغیرہ کو بھی اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

اپنی ذات کے لیے، ماں باپ کو، بہنوں بھائیوں کو اور دوستوں عزیزوں کو تکلیف دینے سے حتی الامکان گریز کرتے تھے۔ اپنی ذات میں انجمن تھے۔ اپنی ذات میں مطمئن تھے۔ یہ اس لیے کہ فطرتاً آپکی روح مطمئن تھی۔ مزاج میں شوخی، تیزی یا بدمزاجی کا تصور تک نہ تھا۔ گویا آپکو اپنے نفس پہ قابو حاصل تھا۔ ایک بار احباب کی محفل میں کہنے لگے "خواہشات دنیوی کی اندھی تقلید کا نتیجہ رنج و حسرت کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ اسلام کی رُو سے عاقل وہی ہے جو خواہشات کا غلام نہیں بنتا۔"

سچ ہے فقیر منش انسان خواہشات کی پیروی نہیں کرتے۔ وہ کچھ نہ پاکر بھی سیر نظر آتے ہیں۔ استغنا، صبر و توکل اور قناعت و اطمینان درویشوں کا خاصہ ہے۔ مراد حسینیؒ کی رگوں میں دوڑنے والا خون حرارت ایمانی

Marfat.com

لیے ہوئے تھا۔ آپ کے اندر اخلاص عمل کا سچا جذبہ کارفرما تھا۔ آپ کے اندر کا انسان، خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہنے والا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ واحد، لاشریک سے کچھ بعید نہیں کہ وہ اپنے فضل و احسان سے جب چاہے کسی نوجوان میں ایسی عمدہ صلاحیتیں اور خصلتیں ودیعت فرما دے جو ایک پختہ فہم انسان کو کتنے ہی تجربات و مشاہدات کے بعد حاصل ہوتی ہیں :-

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ	یہ اللہ کا فضل ہے جس کو
مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ	چاہے دے۔ اور اللہ بڑے فضل
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ہ	والا ہے۔
(قرآن مجید)	(سورۃ المائدہ، پارہ ۶ آیت ۵۴)

مُراد حسین خُدا یاد نوجوان تھے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے تھے۔ انسان سہو و خطا کا مرکب ہے۔ آخر آپ بھی انسان تھے توبہ و استغفار کے کلمات عموماً آپ کی زبان پر رہتے تھے۔ دُعا میں کئی بار یہ الفاظ آپ کی زبان سے نکلتے ہوئے سُنے گئے :-

"پروردگار عالمین! میں سخت گنہ گار ہوں۔ مجھے اپنے فضل سے بخش دے۔ تیری عبادت کا حق ہم سے ادا نہیں ہو سکتا۔ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہماری ساری خطائیں معاف فرما دے۔ مجھے توفیق مرحمت فرما کہ سیدھے راستے پر چلتا رہوں۔ میری عاقبت کو درست فرما دے اور میری دُنیا کو اپنی عنایات سے سنوار دے، یا اللہ میری غفلتوں اور کوتاہیوں سے پردہ پوشی فرما تو ستارالعیوب اور غفارالذنوب ہے میں تیرے حضور شرمندہ ہوں۔"

Marfat.com

آپ اگر مزید کچھ عرصہ تک زندہ رہتے تو یقین ہے کہ وہ علم وفن کی مزید بلندیاں حاصل کرتے اور ملک وملت کی خدمت کے لیے مفید شخصیت ثابت ہوتے۔ افسوس! آپ کی عمر نے وفا نہ کی۔ اور عین عنفوانِ شباب میں جبکہ پہلی بار آپکی داڑھی اور مونچھوں کے کچھ کچھ بال اُگ رہے تھے، ایمان کی دولت ساتھ لے کر دُنیا سے رُخصت ہو گئے۔ نزع کے وقت موت کی ذراسی گھبراہٹ محسوس نہ کی بلکہ بڑی ہوش مندی اور حوصلہ واستقامت کے ساتھ داعیٔ اجل کو لبیک کہی۔

نزع کے وقت موجود، چشم دید حالات بیان کرنے والے حضرات بتلاتے ہیں:۔

۱۹ر جنوری ۱۹۸۹ء کا سارا دن گزر گیا۔ رشتہ دار عزیز بہن بھائی اور ماں باپ سب آپ سے ملے۔ آپ بھی خوش خوش اُن سے باتیں کرتے رہے شام کو ڈاکٹری رپورٹ آئی کہ اب آپ ٹھیک ہو رہے ہیں۔ ہفتہ ۲۱ر جنوری کو آپ ہسپتال سے فارغ کر دیئے جائیں گے۔ یہ رپورٹ آپ نے بھی پڑھی اور خوش ہوئے۔

عشاء کے قریب آپکو شدید بخار ہو گیا۔ دس گیارہ بجے کے قریب کھانسی کے ساتھ خون آنے لگا (حالانکہ آپکو کھانسی کا کوئی پہلے مستقل عارضہ نہیں تھا) رات کے بارہ بجکر بیس منٹ ہو چکے تھے کہ خون ناک اور گلے کے راستے نہایت تیزی سے خارج ہونے لگا۔ دونوں بھائیوں محمد مغیث نوشہ اور محمد صہیب بجیار کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

"اب میرا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ میں تم لوگوں سے جارہا ہوں زندگی ختم ہے"۔ (صہیب بجیار نے حوصلہ دیا) کہنے لگے "نہیں بھائی جان!

Marfat.com

تم بالکل نہ گھبرانا۔ اب میرے ماں باپ کو کیا بتاؤ گے۔ وہ میرے بعد اب کیا کریں گے۔ بہنوں بھائیوں کا کیا ہوگا؟ اچھا اللہ وارث ہے"

پھر مغیث بڑے بھائی سے کہا "بھائی جان مجھے درود شریف ہزارہ سناؤ" صہیب سے کہا "مجھے درود تاج سناؤ" ملک محمد لوٹا سے کہا "مجھے تلاوت سناؤ اور وہ وردِ وظیفہ جو آباجی نے میرے لیے لکھ کر بھیجا ہوا ہے"

صہیب بتاتے ہیں جب ہم نے تلاوت کی اور درود شریف پڑھا تو بڑا سرور محسوس کیا جیسے آپ کی بے چینی تھم گئی تھی۔

پھر کہنے لگے "بھائیو اب میرا کلمہ طیبہ سنو، کیا میں ٹھیک ٹھیک پڑھتا ہوں نا! بلند آواز سے کئی بار کلمہ طیبہ پڑھا اور اپنے ایمان کی شہادت دی۔ وارڈ میں موجود سب لوگوں کا دھیان اور کان آپ کی طرف تھے پھر کلمہ طیبہ پڑھتے پڑھتے اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم لب پہ آیا تو ساتھ ہی ذرا آہستہ آہستہ کہنے لگے "اُتاں چک لوو" (یعنی اوپر اٹھالو) یہ الفاظ تین بار کہے۔ ایسا لگتا ہے یہ گفتگو فرشتوں کے ساتھ ہوئی ہوگی۔

صہیب کہتے ہیں، میں نے کہا "مراد! مراد یہ کس کو کہہ رہے ہو" میری آواز پر مراد بھائی نے ذرا آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا اور جواب دیے بغیر پھر آنکھیں بند کرلیں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ابدی نیند سو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ہ

جب آپ دنیا میں آئے تھے مارچ کا مہینہ تھا اور بہار کی آمد آمد تھی جب دنیا سے گئے تو جنوری کے آخری ایام تھے اور بادِ خزاں کے تھپیڑوں سے درختوں کے پتے جھڑ رہے تھے۔ وفات کے وقت آپکی عمر عزیز ۲۰ سال، دس ماہ اور دو دن تھی ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

Marfat.com

جناب محمد عالم مختارِ حق صاحب
جھگیاں ناگراں ۔ لاہور

شیوہ پیغمبری

حمدتُ اللہ جَلّ لہ ثناہٗ
وَحَدّہٗ لِلحمدِ لا یعلم سِواہٗ
نُصَلّی ثُمّ بَعدَ الحمدِ صِدقاً
علیٰ خیرِ البریۃِ مُصطفاہٗ

یہ ۱۰ اپریل ۱۹۸۶ء کا واقعہ ہے۔ برخوردار محمد مغیث نوشہ نے اطلاع دی کہ برادرِ عزیز محمد مراد حسنینؒ پیٹ کے کسی عارضہ کے سبب صاحب فراش ہیں اور آج کل اپنے ماموں محمد سرور صاحب کے ہاں بمقام نواں کوٹ عقب عالی مسجد قیام پذیر ہیں۔ میں عیادت کو حاضر ہوا۔ تو انہیں ہشاش بشاش پایا اور یوں محسوس ہوا کہ وہ اپنی قوتِ مدافعت سے بیماری پر قابو پا چکے ہیں۔ خاصی دیر تک ان سے باتیں ہوتی رہیں۔ انہوں نے اپنی علالت کا احساس تک نہ ہونے دیا۔ اس بات کو مہینوں گزر گئے اور اُن کی مسلسل صحتیابی کی اطلاع باقاعدہ ملتی رہی۔ تشویش کی کوئی بات نہ تھی میں اپنی جگہ مطمئن تھا۔ پھر کیا ہوا۔ کہ ایک صبح اچانک برادر بزرگ الحاج محمد اعظم منور رقم صاحب تشریف لائے اور برخوردار مراد حسنینؒ کی رحلت کی اندوہناک خبر سنائی۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ ایک دم سناٹا چھا گیا الٰہی یہ کیا ہے کیا ہو گیا۔ لوگ تو مرتے مرتے جی جاتے ہیں اور مراد حسنینؒ جیتے جیتے مر گیا اور یوں مراد حسنینؒ مرتے مرتے بھی ایک نئی طرح ڈال گئے۔ یہ عُمرِ کوتاہ یہ مرگِ ناگاہ۔ اللہ اللہ

Marfat.com

عجب دستِ اجل کو کام سونپا ہے مشیت نے
چمن سے توڑنا پھول اور ویرانے میں رکھ دینا

مرحوم پر اپنے دا دا جان اعلیٰ حضرت عارفِ ربّانی شفا رالملّت الحاج میاں نیک محمدؐ صاحب قادری نوشاہی قدس سرہٗ العزیز کی بے پایاں شفقت، نظرِ التفات اور باطنی توجّہ نے ان کے مخفی جوہر کو جلا بخشی اور مرحوم اس حد تک رنگِ شہودی میں رنگ چکے تھے کہ آثارِ بزرگی از ناصیہ او ہویدا"۔ صغیر سنی میں یہ شرف!

سرمدؔ غمِ عشق بوالہوس را ندہند ‎ ‎ سوزِ دل پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بکنار ‎ ‎ ایں دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

دا داجان کی روحانی تربیت اور فطری نیکی کے اثرات مُرادِ حسنینؒ پر بچپن ہی سے نمایاں تھے۔ وہ اپنے ہم جولیوں سے بھی الگ الگ سے رہتے۔ بچپن اور جوانی اسی اصلاح اور تقویٰ کے ساتھ متصف رہے۔ مطالعہ کتب اور اساتذہ کی صحبت سے استفادہ کے علاوہ کوئی شغل نہ تھا۔ اتنی کوتاہ عمر میں وہ بالغ نظر بن چکے تھے اور بڑی بڑی قدآور شخصیتیں ان کے سامنے بونا نظر آتی تھیں۔ ان کے اوصاف و فضائل اور مناقب و کمالات کا تنوع اس امر کا متقاضی ہے کہ مرحوم کی زندگی کے ہر ہر گوشہ پر سیر حاصل تبصرہ کیا جائے مگر مجھ ایسا ہیچ کارہ حیران ہے کہ مرحوم کی کس کس ادا کا تذکرہ کیا جائے۔ جس طرف نگاہ اُٹھاتا ہوں میری یہ حالت ہوتی ہے۔

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم ‎ ‎ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا ست

برخورداران محمد مغیث نوشہ و محمد صہیب سجیاد نے جو بقولِ اقبال "چو مرگ آید تبسّم برلبِ اوست" کے نازک موقعہ پر موجود تھے بتایا کہ بوقتِ جاں

Marfat.com

سپُردن ایسے محسوس ہوتا تھا کہ وہ عالمِ بالا کی طرف مائل پرواز ہیں۔ آخر ان کا تعلق عالمِ بالا سے تھا۔ اور عالمِ بالا ہی کو سدھار گئے۔ سچ ہے ؎
ع۔ مرکے جوہر قبر میں جوہر کھلے۔

تو نظیری ز فلک آمدہ بودی چو مسیح
باز پس رفتی وکس قدرِ تو نشناخت دریغ

دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے مراتب عالیہ میں بیش از بیش اضافہ فرمائے۔ آمین

کند حق تعالےٰ مزارش منیر
کہ ہست او علیٰ کُلِّ شَیٔ قدیر

اب آخر میں چند الفاظ "تنظیم نیاز مندانِ میاں مُراد حسینؒ" کے بارے میں۔

مَیں علیٰ وجہ البصیرت اپنے مطالعہ اور علمی معلومات کی بنا پر پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ علمی و ادبی دنیا میں اتنی کوتاہ عمر میں داغِ مفارقت دے جانیوالی ہستی کی بارگاہ میں اصحابِ دانش و بنیش کی اس پیمانے پر بُوقلموں گُل ہائے عقیدت پیش کرنے کی یہ واحد مثال ہے اور اِس کا کریڈٹ تنظیم نیاز مندانِ محمد مراد حسین نور اللہ مرقدہٗ کو جاتا ہے جس نے اس قلیل عرصہ میں شب و روز ایک کرکے مرحوم کے متعلّقین سے ان کے تأثرات حاصل کرکے انہیں ایک حسین دستۂ گُل کی صورت میں تقریبِ چہلم میں پیش کرکے مرحوم کے ساتھ اپنے قلبی لگاؤ کا نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔

فقط غمگسار
محمد عالم مختار حق لاہور

Marfat.com

جناب حاجی بابو محمد اسلام صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برخوردار محمد مراد حسنین نہ صرف اپنے والدین کے دل کا سہارا تھے۔ بلکہ اہلِ شہر قصور کی آنکھوں کا تارا بھی تھے۔ وہ روشن دل، بیدار مغز، خوبصورت اور نیک سیرت نورٌ علیٰ نور تھے۔ حافظِ قرآن تھے۔ کم گو اور رحم آمیز تھے مرنجان و مرنج تھے محمد مراد حسنین مرحوم اپنے ہم عمر لڑکوں سے الگ تھلگ رہتے تھے اور ہم عمر لڑکوں سے بھی ہنسی مزاق نہ کرتے تھے۔ بچپن اور جوانی کے سنگھم پہ ایستادہ بھی تھے۔ ابھی تک جوانی کی سرحد کو عبور نہیں کیا تھا۔ معصوم صورت اور بالکل ہی بھولے بھالے تھے۔ نظر نیچی کر کے گفتگو کرتے تھے۔ میں کئی دفعہ اُن کو بیٹھک میں ملا۔ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ ہستی یا تو نقل مکانی کرنے والی ہے۔ اور یا پھر مجذوبی کی طرف رواں دواں ہے۔ مجھے تو مجذوبیت کے آثار اور قرائن صاف محسوس ہو رہے تھے۔ لہذا میں ۷۰ سالہ بوڑھا بھی جب اُن سے گفتگو کرتا تھا تو ـــ با مجذوب ـــ ہشیار باش ـــ والا معاملہ تھا۔ ڈرتا تھا کہ مبادا بے خبری میں غیر ارادی طور پر بے ادبی اور گستاخی کا مرتکب نہ ہو جاؤں۔

بیمار تھے۔ پوچھنے پر جواب دیتے۔ ٹھیک ہوں الحمدللہ۔ حالانکہ بہت تکلیف میں تھے۔ صابر اور حلیم تھے۔ قوتِ برداشت کچھ زیادہ ہی پائی تھی اور یہ مشیّتِ ایزدی کی دَین تھی۔

نقصِ اموال اور نقصِ انفس سے اللہ کریم اپنے بندوں کو آزماتا

Marfat.com

ہے۔ تاریخ کے اوراق اللہ کریم کی اس عادت کے کُشتوں سے بھرے پڑے ہیں۔ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ بس کرتا ہے! مرضی اُس کی! کون روک سکتا ہے اُس کو؟ روکنے کی جرأت بھی کس میں ہے؟ وہ بے نیاز ہے اور عادل بھی ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ ہم سمجھیں یا نہ سمجھیں یہ الگ بات ہے۔

جو آیا ہے۔ اُس نے جانا تو ہے ہی! وقتِ مقررہ پر جانا ہے۔ ایک ساعت کی بھی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ یہ اس کا اٹل قانون ہے۔ وقتِ مقررہ پہ والدین کی مُرادؒ جو ایسی کلی تھی جو بن کھلے گئی۔ وہ ہستی نقلِ مکانی کرتے ہوئے چارپائی پر لیٹے دارِ بقا کی طرف گامزن آگے آگے جا رہی تھی۔ اور سوگوار مینہ برساتی اکھیاں بوجھل بوجھل ساتھ ساتھ چل رہی تھیں۔

اپنے نورِ نظر لختِ جگر جانِ پدر کی جُدائی میں میاں نُور مُحمّد نصرت نوشاہی صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ محمّد مرادؒ بہ تقاضائے بشریت غم سے نڈھال ہیں اور بار بار فرماتے ہیں۔ دوستو میرے بیٹے صبر کی دُعا کرو میرے بیٹے دُعا کریں کہ اللہ کریم مجھے صبر عطا فرما دیں۔

یہ [illegible] ہے کہ نوشاہی صاحب [illegible] ہیں۔ روشن ضمیر ہیں۔ والدِ مکرم کی تصویر ہیں۔ مگر دیکھیے [illegible] مگر بیٹے جگر گوشہ اور دل کی ضیاء اور آنکھوں کی ٹھنڈک کے بچھڑ جانے کا غم کا حال کوئی ان بوڑھے والدین سے پوچھے "جدھے بال مرن وچ جھولی" بہر صورت

"حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے"

اللہ کریم بچھڑنے والے کو فردوسِ بریں میں جگہ دے اور پسماندگان کو

Marfat.com

صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین !

اِک روز کا رونا ہو تو رو کر صبر آئے
ہر روز کے رونے کو کہاں سے جگر آئے

جسمانی رشتہ سے روحانی تعلق زیادہ قوی اور موثر ہوتا ہے۔ اور جسم سے الگ ہو کر اس جسم کی روح میں قوتِ سمع۔ قوتِ بصر۔ قوت ممیزہ اور قوت پرواز بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور اب کے ایسے بچھڑے کہ کبھی خوابوں میں ہی مِل سکتے ہیں۔

دُعاگو

محمدؐ اسلام عفی عنہٗ

○

Marfat.com

۸۶ء

پا گئے حیاتِ جاوداں مُراد حسین ؒ

○

زندگی میں بعض ایسے ایسے ہوتے ہیں جن کو کچھ عرصہ کے بعد فراموش کر دیا جاتا ہے اور اُن کی کربناکی انسان کو زیادہ اذیت نہیں دیتی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُس کا زخم مُندمل ہو جاتا ہے۔ لیکن بعض زخم کچھ اتنے گہرے ہوتے ہیں کہ اُن کو بھرنے کے لیئے ایک وقت درکار ہوتا ہے۔ زخم کا درد وہی جانتا ہے جس کو زخم لگا ہوا ہو۔ دوسرے کو اس زخم کے درد کا کیا احساس ہو سکتا ہے۔

ربُ العزّت نے آج جو ہمیں زخم لگایا ہے۔ اُس کی حقیقت کو صرف ہم ہی جانتے ہیں یہ زخم اتنا گہرا ہے کہ اس میں اُٹھنے والا درد ایک ہوک سی پیدا کر رہا ہے۔ اور اس درد میں اتنی بے چینی پیدا ہو رہی ہے کہ سارا سارا دن اور ساری ساری رات تڑپتے اور رونے میں گزر جاتی ہے۔

مَیں اپنے غم کا حال کس زبان سے لکھوں۔ الفاظ، زبان اور ذہن سے نکل نہیں رہے اور نہ ہی قلم لکھنے کی جسارت کر رہا ہے۔ آنکھوں میں آنسو نہیں ہیں۔ آنکھیں غم کی وجہ سے پتھّر بن گئی ہیں۔ رونا ہوں تو رویا نہیں جاتا۔ مسکرانا چاہوں تو ہونٹ مسکرانے کے لیے ساتھ نہیں دیتے

Marfat.com

کیا کریں غم کا ایک پہاڑ ہے جو ہم پر گر چکا ہے۔ جو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ غموں کے اندھیرے غاروں میں زندگی گزارنا حرام ہو رہا ہے۔
گلاب کے پھول کی ٹہنی اگر خشک ہو جائے تو اس کے اندر سے گلاب کا پھول پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس میں سوکھاپن اور ہریاول بھی ختم ہو جاتی ہے اس طرح بھائی مُراد حسینؒ کے جانے سے میری دنیا ویران ہو گئی ہے۔ تازگی کی جگہ خزاں نے لے لی ہے۔ طبعیت میں شگفتگی ختم ہوتی جارہی ہے۔ مسکراہٹوں کی جگہ غم نے لے لی ہے۔ اُس کی پیاری اور دلکش تصویر ہر وقت آنکھوں میں گھومتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے نزدیک ہی اِدھر اُدھر پھر رہا ہے ابھی آواز دے گا۔ ابھی بازو تھام لے گا۔ ایسی بے چینی میں طبعیت اور زیادہ بوجھل ہو جاتی ہے۔
کس زبان سے کہوں کہ مُراد بھائی رحلت کر گئے۔ یہ لکھتے ہوئے بھی کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ زبان میں لُکنت ہے اور قلم میں اُٹھان نہیں ہے اور نہ ہی الفاظ لکھنے کو ساتھ دے رہے ہیں۔ اس عمر میں ایک عظیم بھائی کا ہمیشہ کے لیے جُدا ہونا ہمارے لیے انتہائی دُکھ اور کرب کا باعث کیسے نہ ہو؟
زمانہ جانتا ہے وہ ایک متقّی اور پارسا نوجوان تھا۔ اس کی طبعیت نہائیت بُردبار و حلیم تھی۔ انکساری اُس میں کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی اُس کی زندگی کا ایک ایک پہلو حسین تر تھا۔ اُس کی میٹھی میٹھی باتیں، اُس کا ادب کے ساتھ بولنا، اور ہر بات کا خندہ پیشانی کے ساتھ جواب دینا کسی زندہ اخلاص کا ثبوت تھا!

Marfat.com

مُرادؒ ہمارے گلشن کا ایک تر و تازہ پھول تھا۔ جس کی مہک اور عطرپاشی سے ہر اِک لُطف اندوز ہوتا تھا۔ اُس میں بَلا کی محبّت، شرافت، اخوّت خلوص اور ہمدردی کا جذبہ کار فرما تھا۔ دوست تو دوست، بیگانے بھی اُس کی نیکوکاری کی تعریف کیئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔

لڑکپن سے لے کر جوانی تک کا مرحلہ کافی بے سمجھی کا مرحلہ ہوتا ہے اور اس میں کسی کو بھی اتنی سُوجھ بُوجھ نہیں ہوتی۔ اور وہ اپنی عُمر کے مطابق اَن گنت شرارتیں کرتے اور طرح طرح کے کھیل کود میں مصرُوف نظر آتے ہیں اِس کے ساتھ ساتھ والدین سے ہزاروں حیلوں اور بہانوں سے اپنی ضروریات پوری کرنے کی سعی کرتے ہیں لیکن مُرادؒ بھائی میں کوئی ایسی خصلت موجود نہ تھی بلکہ ہمیشہ اس عمر میں میانہ روی سے کام لیتے تھے۔

ایک دفعہ مَیں دو جوڑے جوتے خرید لایا۔ مُرادؒ نے دیکھا تو کہنے لگا بھائی جان یہ بہت عُمدہ ہیں۔ میں نے اُس کو پیسے دیئے اور کہا کہ جاؤ تم بھی اپنی پسند کے مطابق خرید لاؤ (اُس وقت عیدالفطر قریب تھی) نہایت ادب سے کہنے لگا کہ بھائی جان یہ بھی میرے لیئے ہی ہیں مَیں کیوں فضول خرچی کروں۔ آپ کے ساتھ مَیں بھی پہن لیا کروں گا گزارہ ہی کرنا ہے نا!

کالج میں پڑھائی کے دوران بھی اُس کا یہی حال تھا۔ ایک دفعہ والد صاحب نے دس روپے کا نوٹ بطور زادِ راہ دیا۔ کالج چلا گیا۔ دوسرے دن پھر والد صاحب نے کہا کہ مراد پیسے لے لو تو کہنے لگا ابّا جان میرے پاس دس کے نوٹ میں سے پانچ بچ گئے تھے آج اُن سے کام چلاؤں گا اتنی میانہ روی کے ساتھ زندگی گزارنا اس دَور میں اور چھوٹی عمر میں

Marfat.com

کہیں دیکھنے میں نہیں آتا۔ اُس وقت مرادؔ تھرڈ ایئر میں پڑھتا تھا۔ پھُولوں اور باغات کا ازحد شیدائی تھا۔ میں نے پیوندکاری کا طریقہ سکھایا تو از خود طرح طرح کے پودوں کی پیوندکاری کرتا رہا۔ اُس کے لگائے ہوئے آلیچی کے پودے آج دِل کو تڑپا رہے ہیں۔ وہ خود موجود نہیں لیکن اُس کے لگائے ہوئے پودے ہمیں پھَل مہیا کرتے رہیں گے۔ ہم کتنے بدقسمت ہیں کہ بھائی کے ساتھ مِل کر اُن پھلوں کو نہیں کھا سکیں گے۔ اور نہ ہی اپنے درمیان اُس کو دیکھ سکیں گے۔

مُراد حسنینؔ واقعی مُراد والا تھا۔ جس کام کو بھی کرنا چاہتا اُس کے راستے میں پڑی ہوئی تمام رُکاوٹیں خود بخود دُور ہو جاتیں اور کام بآسانی پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتا۔ اُس نے آج تک کبھی کسی کو ناراض نہیں ہونے دیا اور نہ ہی کسی سے ناراضگی کا اظہار کیا، گھر میں موجود رُوکھا سوکھا کھانا اسے خوشی سے قبول کر لیا کرتا۔ نقص نہ نکالنا تو اُن کی فطری عادت تھی۔ بیماری کے دوران بھی اُس نے خود کو بیمار محسوس نہ ہونے دیا۔ وہ بیماری کے دوران مسلسل دو دوماہ تک دلیے پر گزارا کرتا رہا۔ اُس کی اِس صبر کی مثال آج تک سُننے میں نہیں آئی۔

حیف صد حیف! قدرت نے اُس کی پوشیدہ رنگینیوں سے ہمیں لُطف اندوز نہ ہونے دیا۔ ہماری تمام اُمیدیں دھری کی دھری رہ گئیں وہ ہمیں تڑپتا اور سسکتا ہوا چھوڑ کر اتنے بڑے بڑے زخم سینے میں پیوست کر گیا کہ شاید ہی اُس کے دیئے ہوئے زخموں کو مٹا سکیں گے۔ دُعائیہ کلمات تو صرف ہم اپنی تسکین کے لیئے کہتے ہیں۔ ورنہ وہ ہمیشہ کے لیے حیاتِ جاوداں پاگیا۔ اُس کو ہماری اِن ٹوٹی پھوٹی دعاؤں

Marfat.com

کی ضرورت نہیں ہے. اب ہم اُس کی معصومیت کی وجہ سے اُس کی دعاؤں کے طالب ہیں کہ رُبّ العزّت اِس معصوم کے طفیل ہماری سیہ کاریوں پر پردہ فرمائے. اور اُسے خلدِ بریں میں خاص مقام عطا فرمائے۔

آمین

غم خوردہ میاں محمد مغیث نوشہ (برادرم)

Marfat.com

جا پہنچے فردوس میں مُراد حسنینؒ

آستانہ عالیہ مُرادیہ نوشاہیہ شرقپور شریف کے سجّادہ نشین حضرت صاحبزادہ نصرت نوشاہی ایم۔اے کے فرزندِ ارجمند جناب صاحبزادہ محمّد مُراد حسنین نوشاہیؒ عین عالمِ شباب میں دارِ فانی سے جانبِ دارُالبقار چل دیئے۔ آپ ۱۰ر مارچ ۱۹۶۸ء رات بارہ بجکر بنیتالیس منٹ پر پیدا ہوئے اور ۲۰ر جنوری ۱۹۸۹ء کو ٹھیک رات بارہ بجکر بنیتالیس منٹ پر ہی اس دارِ فانی سے دارالبقار کی جانب کلمہ طیبّہ کا ورد کرتے ہوئے روانہ ہوئے۔ اور اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے دادا جان حضرت میاں نیک محمد نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت بھی بالکل یہی تھا اور یہی وقت آپ کی نمازِ تہجد کا تھا۔ صاحبزادہ محمّد مُراد حسنین کے وصال پر اہل خاندان ہی نہیں بلکہ سب دوست احباب مُعتقدین اور متوسلین پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں" ادارہ محبُوب" صاحبزادہ نصرت نوشاہی صاحب اور اہل خاندان کے غم میں برابر کا شریک ہے

برخوردار صاحبزادہ محمد مراد حُسنین، محترم جناب صاحبزادہ نصُرت نوشاہی صاحب سجّادہ نشین آستانہ عالیہ نوشاہیہ شرقپور شریف کے گھر میں حضرت میاں نیک محمّد نوشاہیؒ کے اخلاق و کردار اور تحمل و بردباری کا نمونہ تھے بلکہ یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ وہ ثانی حضرت میاں نیک محمّد نوشاہیؒ تھے خاموش طبع، ہنس مُکھ اور اعلیٰ سیرت و کردار کے مالک تھے۔ اس ایک فرزند کے چلے جانے سے اب گھر میں وہ رونق ہی نہیں رہی۔ ہر ایک اُن کے غم میں نڈھال ہے اور اپنا بھی کچھ یہی حال ہے۔ ایسے پیارے صدیوں

Marfat.com

میں پیدا ہوتے ہیں۔ صاحبزادہ محمد مُراد حسنین حقیقتاً محمد مُراد حسنین تھے۔ وہ تو علامہ محمد اقبالؒ کے شعر

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلبِ اوست

کی تفسیر بن کر اس دارِ فانی سے عالمِ برزخ میں چلے گئے۔ اور اپنے رب کی رضا میں راضی خوشی امرِ الٰہی کو قبول کر کے دارالبقا کو چل دیئے۔ مگر پسماندگان اس صدمے کو تا زیست نہیں بھلا سکیں گے۔ کیونکہ صاحبزادہ محمد مُراد حسنین کوئی عام آدمی نہ تھے۔ اجل تو سب کو آنی ہے مگر کچھ لوگوں پر جب یہ وقت آتا ہے تو زمین بھی روتی ہے اور آسمان بھی روتا ہے صاحبزادہ محمد مُراد حسنین نوشاہیؒ کی جُدائی میں میں نے محمد ہرنی شاہؒ صاحب کے ذرّوں کو بھی سسکیاں بھرتے دیکھا ہے۔

بغداد شریف۔ کربلا معلّے۔ نجف اشرف۔ کُوفہ۔ اعظمیہ۔ کاظمیہ۔ المدائن۔ مکہ مُعظّمہ اور مدینہ طیبّہ کی حاضری کے بعد گھر پہنچتے ہی پہلی خبر صاحبزادہ محمد مُراد حسنین نوشاہی کی وفات کی سُنی۔ پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ اور یہ خبر سُن کر میں مبہوت ہوگیا۔ صاحبزادہ نُصرت نوشاہی صاحب نے مجھے اس مقدس سفر پر۔ روانگی کے وقت ایک بہت بڑا پرچہ دونوں سائیڈ دل سے لکھ کر دیا۔ جس میں صاحبزادہ محمد مُراد حسنین نوشاہی کی بیماری کا ذکر کر کے حضورؐ نبی کریم رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وسلم سے شفایابی کی درخواست پیش کی گئی تھی۔ میں نے مدینہ طیبّہ حاضری کے وقت وہ پرچہ تین چار مرتبہ پیش کرنے کی جراٴت کی مگر ہر بار مجھے شُرطے (پولیس والا) نے گریبان سے پکڑ کر پیچھے دھکیل دیا۔ حالانکہ اس سے قبل کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ با دل

Marfat.com

نخواستہ وہ پرچہ واپس لے آیا ہوں۔ یہاں آکر برخوردار محمد مراد حسنین نوشاہی کی وفات کی خبر سن کر محسوس ہوا۔ کہ چونکہ برخوردار کی وفات ہو چکی تھی اس لیے وہ رقعہ سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے واپس ہو گیا بس اس آیت پر ہمیں خاموش ہونا پڑتا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

کر گئے ساتھیوں کو وہ بے چین
پہنچے فردوس میں مراد حسنینؒ

○

شریکِ غم
ابو الارشد احمد علی قائد شرقپوری
مدیر ماہنامہ "محبوب" لاہور

○

Marfat.com

میاں محمد مُراد حسینؒ نوشاہی

○

ابھی کل کی بات ہے کہ وہ ہمارے درمیان تھے، بالکل بھلے چنگے، تندرست و توانا۔ اُن کا خلق اور محبتیں ہم سب کے لیے کس قدر روحانی تسکین کا موجب تھیں۔

لیکن وہ بہت جلد ہمیں ہمیشہ کے لیے روتے ہوئے تڑپتے ہوئے چھوڑ گئے ـــ کتنی حسرتناک اور الم انگیز بات ہے!

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ بھائی محمد مُراد حسینؒ کی وفات سے نہ صرف ہم اور یہ قصبہ بلکہ یہ ارضِ پاکستان ایک عظیم اور ذہین طالب علم سے محروم ہوگئے ہیں۔ مُراد بھائی نہ صرف پورے خاندان کے لیے بلکہ جملہ احباب اور اہلِ محلہ کے لیے بھی گویا مجسمۂ رحمت و برکت تھے۔ جو شخص بھی اُن سے ایک بار ملا اُن کا گرویدہ ہوگیا۔

افسوس ہے کہ یہ دنیا ایسے وضعدار، شریف الطبع اور پرہیزگار لوگوں سے خالی ہوتی جارہی ہے۔ ایسے عظیم لوگوں کو دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے کہ

ع - ابھی اگلی شرافت کے نمونے پائے جاتے ہیں

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ انسان آخر اس دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لیے تو نہیں آیا۔ انسان کا قیام اس دنیا میں عارضی ہے، زُود یا بدیر اس کو یہاں سے جانا ہی ہوتا ہے۔

خالقِ کائنات کے ارشاد کے مطابق ہر شخص بلکہ ہر جاندار کو ایک

Marfat.com

معیّن وقت پر یہاں سے ضرور جانا ہے۔ البتہ اس ناپائیدار اور مختصر زندگی کے بعد اس کی ابدی زندگی شروع ہوگی جو کبھی ختم نہ ہوگی اور وہاں نیک لوگ سب اس طرح یکجا ہوں گے کہ پھر اُن میں کبھی جُدائی نہ ہوگی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمیں بھائی محمّد مُراد حسینؒ کی رحلت پر جو صدمہ ہوا ہے وہ ناقابلِ برداشت اور ناقابلِ بیان ہے لیکن ہو بھی کیا سکتا ہے؟ ہمیں اس جُدائی کو عارضی سمجھ کر باقی زندگی اس طرح گزارنی چاہیے تاکہ آخرت میں اُن سے ہمیشہ کے لیے ملنا ہو جائے۔

ظاہر ہے اِس کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق خود بھی صبر کریں اور تمام اہلِ خانہ کو بھی صبر کی تلقین کرتے رہیں اور پیارے بھائی محمد مُراد حسینؒ کی طرح بہترین عمل کو اپنا شعار بنائیں۔ یہ دنیا میں بھائی کی یاد برقرار رکھنے کا سب سے اچھا طریقہ ہے اور آخرت میں اُن سے سرخرو ہو کر ملنے کا سبب بھی۔ وہ اپنے نمونۂ عمل سے ہمیں استقامت صبر، محنت، اولوالعزمی، عبادت گزاری، پختہ عزم و یقین، صالح کردار اور ایمان پر مضبوطی کے عمدہ سبق دے گئے ہیں۔ میں بھی اپنے پیارے بھائی محمّد مُراد حسینؒ کے لیے دست بہ دُعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے، اور اُن کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنی خاص رحمت کے سایہ میں جگہ عنائت فرمائے۔

آمین

غم زدہ بھائی

محمّد صہیب سیچیار نوشاہی

Marfat.com

جناب حافظ محمد یونس صاحب قاری
ناظم اعلیٰ جامعہ نوریہ حفظ القرآن ۔ شرقپور

○

حضرت محمد مراد حسنین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ میرا پہلا رشتہ یہ تھا کہ وہ میرے استاد زادے تھے۔ تقریباً عرصہ چار سال تک انہی کے گھر میں رہ کر ان کے والد گرامی سے تعلیم حاصل کی۔ ان دنوں مراد صاحب کا ابھی بالکل بچپن تھا۔ اس عرصہ میں مراد صاحب کے شب و روز میرے سامنے گزرے۔ مجھے انکی نشست و برخاست عادات و اطوار رفتار و گفتار کے مشاہدے کا بہت موقع ملا۔ اتنی مدت میں انسان اپنی بصیرت و بصارت کے ذریعے کسی کی معرفت کے معاملے میں ایک حد تک مناسب نتیجے پر پہنچ سکتا ہے۔ میری نظر میں وہ ذہانت۔ خطانت۔ متانت اور عجز و انکسار کا حسین پیکر تھا۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ عصر حاضر کے اکثر مذہبی علمی اور روحانی گھرانے جن کے ساتھ لوگ عقیدت و محبت سے شاگردی اور مریدی کے رشتے استوار کرتے ہیں تو اس گھر کے ہر فرد کا ادب و احترام کرنا، عجز کے ساتھ پیش آنا اور ان کے ہاتھ پاؤں چومنا اپنی محبت کا تقاضہ سمجھتے ہیں۔ ان کا یہ عمل مذہبی اور روحانی گھرانوں کے ان بچوں جن کی تربیت کا والدین نے خاطر خواہ بندوبست نہ کیا ہو تو مزاج میں بگاڑ پیدا کر دیتا ہے۔ بالخصوص وتکبّر و غرور جیسی مذموم صفات کے حامل ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے باپ کے ارادت مندوں کو زرخرید غلام تصوّر کرنے لگتے ہیں۔ ان کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ان کے مقام کا لحاظ نہیں رکھتے اِلّا ماشاءاللہ ۔۔ مراد حسنینؒ بھی ایسے ہی ایک علمی

Marfat.com

اور روحانی گھرانے کا چشم و چراغ تھے۔ ان کے والد گرامی ایک بلند پایہ شخص اور اقلیم علم و ہنر کے فرمانروا ہیں۔ ان کے مریدین شاگردان اور وابستگان کی کثیر تعداد ہے۔ جنکی نظر میں مراد حسنین کا ایک اونچا مقام تھا۔ وہ سب لوگ اس کو محبت اور عقیدت کی نظر سے دیکھتے۔ الغرض ہر قسم کا سلوک جو ایسے گھرانوں کے افراد سے کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہوتا۔ لیکن اخلاق رذیلہ اور صفات مذمومہ کی اس کو ہوا تک نہ لگی ہوئی تھی کیونکہ اس کی رگوں میں فرشتہ سیرت اور فقیر منش ماں کے دودھ کا اثر تھا۔ جہاندیدہ باپ کی تربیت کا اثر تھا۔ خدا رسیدہ بزرگ دادا کی دعائے نیم شبی کا سہارا تھا۔ وہ اپنے باپ دادا کے متوسلین مہمانوں کی خدمت میں میزبانی کے فرائض سرانجام دیتا ہوا یوں معلوم ہوتا جیسے کوئی خانوادہ فقر کا غلام ہو اسے اپنی شاہزادگی کا احساس تک نہ تھا۔

میرا دوسرا رشتہ ان کے ساتھ یہ تھا کہ وہ میرے شاگرد بھی تھے۔ انہوں نے ناظرہ قرآن مجید مجھ سے پڑھا تھا بعد میں حفظ شروع کیا۔ لیکن بعض مجبوریوں کے پیش نظر چھوڑ دیا۔ جب میں صرف ان کے والد گرامی قدر کا شاگرد تھا۔ ان دنوں بھی وہ میرے ساتھ ادب و احترام کا سلوک کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد جو آپ نے فرمایا کہ اپنے بڑوں سے احترام کیا جائے کا عملی نمونہ تھے۔ لیکن جب مجھ سے قرآن پڑھنا شروع کیا تو شاگردی کے احساس نے انہیں عجز و انکسار اور ادب و احترام کا پیکر بنا دیا۔ پھر انہوں نے ہمیشہ میرے سامنے بچوں کی سی حرکات اور بے تکلفانہ گفتگو سے مکمل اجتناب کیا۔ وہ میرے ساتھ جھکی ہوئی نگاہوں سے دبے لفظوں میں گفتگو کرتے ان کی یہ عادتیں میرے دل میں اتر گئیں۔ دلی تمنائیں

Marfat.com

مرادحسنینؒ کے ساتھ وابستہ تھیں جو ہر استاد کی اپنے لائق ترین اور مستقبل کے معمار شاگرد سے ہوتی ہیں کیونکہ ایسے شاگرد دنیا میں استاد کی نیک نامی اور نام کی بقا کا باعث بنتے ہیں اور آخرت میں اپنی صالحیت کی بناپر استاد کی نجات کا باعث ہوتے ہیں۔ مالک حقیقی کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

(رہی دل کی دل ہی میں حسرتیں کہ نشان قضا نے مٹا دیا)

یہ فرشتہ سیرت انسان صرف میری نیک تمناؤں کا مرکز ہی نہیں تھا۔ بلکہ ہر دوست۔ بہن بھائی اور والدین کی نیک توقعات اس کے ساتھ وابستہ تھیں۔ میرے استاد محترم اور مراد صاحبؒ کے والدِ گرامی کبھی کبھی فرماتے بڑے بیٹے کی اعلیٰ تعلیم کے سلسلہ کچھ گھریلو بھاری ذمہ داریاں رکاوٹ بنی رہیں۔ صہیب صاحب اور راحت العین صاحب بچپن میں بلندی سے گرنے کی وجہ سے قدرے کمزور ہو گئے۔ اب مراد صاحب ہیں جو صحت مند اور ذہین ہیں۔ یہ میری آرزوؤں کو پورا کریں گے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ یہ ہمہ صفت موصوف اور صالح نوجوان جب عالم شباب کو پہنچا اور ہمارے خوابوں کی تعبیر بن کر سامنے آنے والا تھا کہ مالک حقیقی نے اسے اپنے پاس بلا لیا اور ہم حسرت بھری اور پرنم نگاہوں سے اسے دیکھتے اور یوں کہتے ہی رہ گئے کہ ؎

بگو کز بر من کجا می روی
مرا می گزاری چرا می روی

مراد صاحب رحمتہ اللہ علیہ بظاہر ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں لیکن وہ ایسے چیز نہیں تھے جسے فراموش کیا جا سکے۔ وہ ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہیں گے۔ ان کی یاد دلوں کو تڑپاتی رہے گی

Marfat.com

آہ ! محمدؐ مُراد حسنین نوشاہیؒ

جہاں تک میرا اور محمد مُراد حسنین کا تعلق ہے ہم دونوں اکٹھے دس سال تک اکٹھے پڑھتے رہے ہیں۔ وہ ایک نہائت رحم دل اور خوش اخلاق انسان تھے۔ ہم دونوں کا آپس میں گہرا دوستانہ تھا۔ بلکہ ہم دونوں ایک دوسرے کے بھائی تھے۔ اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں جیسا سلوک کرتے تھے۔ مُرادؒ جب بھی مجھ سے ملتے اُن کے چہرے پر ہلکی سی مُسکراہٹ ہمیشہ رہتی تھی۔ وہ جب بھی کسی سے ملتے تو سلام میں ہمیشہ پہل کرتے اور مخاطب کو مُسکرا کر بلاتے۔ وہ پانچ وقت کی نماز باقاعدگی سے ادا کرتے تھے اور نمازِ تہجدّ بھی۔ میں اُنہیں ہر وقت بھائی مُراد کہہ کر بلاتا تو وہ بہت خوش ہوتے اور مجھ ایسے گنہگار کو اس درویش کے ساتھ مل کر کھانا کھانے کی کئی مرتبہ سعادت نصیب ہوئی۔ ہم دونوں اکٹھے کھانا کھا کر یک گُونہ خوشی محسوس کرتے تھے۔ ہم دونوں نے دس سال کا عرصہ اکٹھے رہ کر گزارا لیکن میں نے اُسے کبھی جھوٹ بولتے اور فضول بات کرتے نہ پایا۔ وہ بڑا محنتی اور ہوشیار لڑکا تھا۔ میں جب بھی کوئی فضول بات کرنے لگتا تو وہ اُسی وقت روک دیتا اور فوراً ہی یہ بات کہتا کہ ہم درویش لوگ ہیں اور درویشوں کے پاس بیٹھتے ہیں۔ ہمیں ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

اُن میں عام لڑکوں جیسی کوئی خصلت نہ تھی۔ وہ جب بھی پڑھائی سے فارغ ہوتے تو کوئی تصویر بنانے لگتے۔ عصر کے وقت ہم بہت سارے دوست ہر روز کنوئیں پہ جاتے تھے۔ تو جب کبھی میں نہ آتا تو وہ کسی

Marfat.com

دوسرے لڑکے کو میرے گھر بھجوا کر مجھے بلوا لیتے۔ یا خود ہی مجھے بلانے آ جاتے۔ یوں مل کر خوشی محسوس کرتے۔ وہ میرے گھر اکثر آتے جاتے رہتے تھے بلکہ بڑی بے تکلفی کے ساتھ خورد و نوش بھی ہو جاتا۔ سیر کے دوران ہم سب خوش گپیاں کیا کرتے۔ لیکن وہ عموماً پھول توڑنے میں محو رہتے تھے۔ وہ پھولوں کے بہت شوقین تھے۔ اُن کا مشغلہ بھی اچھے اچھے پھولوں کے پودے لگانا۔ اور پھر اُن کی مناسب دیکھ بھال کرنا تھا۔ لطیف حس اور لطیف مزاج رکھنے کی وجہ سے وہ اتنا ہی خوش ہوتے تھے جتنا کوئی اپنے کسی عزیز دوست سے ملکر خوش ہوتا ہے۔ کنویں سے وہ ہر روز پھولوں کا ایک گلدستہ ضرور بنا کر گھر لایا کرتے تھے۔ پڑھائی میں وہ میری بہت مدد کرتے تھے۔ یہ گویا اُن کی محنت اور توجہ دلانے کا نتیجہ ہے کہ آج میں ایف۔ اے کا طالب علم ہوں۔

محمد مراد حسنین نوشاہیؒ کے جو مجھ پر احسانات ہیں۔ اُن کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ محمد مراد حسنینؒ کی جدائی نے مجھے بہت نڈھال کر دیا ہے۔ کیونکہ مجھے اُن سا کوئی دوست نہ ملا ہے نہ مل سکے گا۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن کے ساتھ میں اپنے مشفق دوست کے اوصاف بیان کر سکوں۔ حقیقت میں وہ ایک بہت بڑا انسان تھا۔

اتنی سخت علالت میں اُس عظیم انسان نے کبھی ہائے تک نہیں کی۔ جب بھی اس سے کوئی اُس کی طبیعت کے متعلق پوچھتا۔ تو اُس کی زبان سے یہی لفظ ادا ہوتے تھے۔ کہ "میں ٹھیک ہوں"۔ میرے دوست کی ہر ادا بے مثل تھی۔ اچانک مجھے بیس جنوری کی صبح محمد حسن نے گھر جا کر محمد مراد حسنینؒ کی وفات کی خبر سنائی۔ اُس کی بات پر مجھے یقین ہی نہیں آتا

Marfat.com

تھا۔ بلکہ اس نے جب یہ الفاظ دو تین مرتبہ دہرائے تو میرا دل دھک سے رہ گیا۔ اور آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگے۔ مجھ میں ہمت نہ رہی کہ چارپائی سے اُٹھ سکوں۔ جب ایک اچھا دوست دوسرے سے جُدا ہوتا ہے تو بھلا اُس کے دل پر کیا گزرتی ہے؟

میری دُعا ہے کہ مرحوم میاں محمد مراد حسنین نوشاہی مرحوم و مغفور کو اللہ تعالےٰ جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، اُس کے درجات کو بلند کرے اور اُس کے تمام بھائیوں بہنوں اور والدین کو صبرِ جمیل عطا کرے! آمین

غم خوردہ

محمد بوٹا انصاری۔

محلہ شبیر ربّانی۔ شرقپور شریف

Marfat.com

حرفِ سوز

Marfat.com

جناب ڈاکٹر حمید اختر صاحب
شرقپور شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قریبی ہمسایہ ہونے کے باعث مرحوم مُراد حسنین ؒ سے میرا تعلق بڑا گہرا ہے۔ بچپن ہی سے یہ نوجوان عام بچوں سے بالکل مختلف عادات واطوار کا مالک تھا۔ میں اکثر اسے پیار سے "بامراد" اور کبھی کبھی "مراد روشن" کہتا تو یہ جواباً صرف مسکرا دیتا، میرے خیال میں وہ حقیقت میں بامراد ہی رہا۔

میں نے اپنی زندگی میں لڑکپن کی عمر میں پہنچنے والے کسی نوجوان کو نہیں دیکھا جو اپنے ہمجولیوں کے ساتھ کھیل کود اور دوسری سرگرمیوں میں بھی شائستگی اور محبت کا دامن نہیں چھوڑتا جب کہ لڑکپن کے اس جذباتی حصے میں نوجوان معمولی بہ معمولی بات پر اپنے دوستوں سے الجھتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مُراد حسنین ؒ اپنی عمر سے زیادہ ذہین، اور سنجیدہ نظر آتا تھا۔ اس کی زبان، ہاتھ سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے میں نے نہیں دیکھا۔

ڈاکٹر حمید اختر
جنرل سیکرٹری پی پی۔ شرقپور

جناب ماسٹر حاجی برکت علی صاحب نارگ

شرقپور شریف

صاحبزادہ محمد مراد نوشاہی نے میرے پاس فنّ جراحی سیکھنے کے لیے ڈیڑھ سال کام کیا۔ آپ کی تعلیم ایف اے تک تھی۔ باوجود چھوٹی عمر ہونے کے دماغ میں بہت صلاحیت رکھتے تھے۔ جو کام میں نے ساٹھ سال کے عرصہ میں پایا۔ وہ انہوں نے اس قلیل عرصہ میں کامیابی سے سیکھ لیا۔ آپ کی سوچ مدبّرانہ تھی۔ با اخلاق اور نرم دل تھے۔ دکان پر بیماروں کے ساتھ بڑے خلوص سے پیش آتے۔ آپ کا چہرہ بارونق و خوبصورت تھا۔ سارا دن ہشاش بشاش رہتا۔ ہر وقت ہونٹوں پر مسکراہٹ نظر آتی۔ تکلیف میں بھی کبھی غمگین چہرہ نظر نہیں آیا۔ آپ نماز کے پابند تھے ایمانداری کی تو کوئی حد نہ تھی۔ چھوٹی عمر میں تو ہر بالغ نابالغ کو پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن میری عدم موجودگی میں جو مریضوں سے رقم وصول کرتے۔ وہ عین اُسی طرح مجھے دے دیتے۔ کسی قسم کا اُن کے دل میں لالچ نہیں تھا۔ اس چھوٹی عمر میں بیہودہ بات زبان سے نہیں نکالتے تھے۔ جو بات چھوٹوں اور بڑوں کے ساتھ کرتے۔ نہایت ادب اور سلیقہ اور حلیمی سے کرتے۔ مسخرہ پن اُن کے وجود میں ہی نہ تھا۔ جو بات منہ سے نکالتے بزرگوں اور ولیوں جیسی ہوتی۔

افسوس اس قابل ہستی کو پروان چڑھتے نہ دیکھا۔ آج تک جو لوگ دکان پر آتے ہیں اُن کی خوش خلقی کو یاد کرتے ہیں۔ یہ صدمہ سارے شہر کو ہوا۔ میرے نزدیک اُن کا جنازہ ہزاروں کی تعداد میں تھا اور اُس وقت ولیوں جیسا سماں تھا۔ تعداد میں اَن گنت تھا۔ باہر سے

Marfat.com

وگ بہت شہروں سے آئے ہوئے تھے۔ خداوند کریم اُن کو جنت فردوس میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

شریکِ غم

ماسٹر برکت علی نارگ

○

جناب نسیم شہزاد صاحب

جرنلسٹ۔ شرقپور شریف

محترم جناب نوشاہی صاحب

اگرچہ ہر تعزیت کنندہ کی طرح ان بے ربط لفظوں کی آمد بھی آپ کے زخم کو نئے سرے سے تازہ کر دے گی لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ اِس جانکاہ حادثے پر آپ کو صبر کی تلقین کرنا ایسے ہی ہے جیسے سیلاب کے سامنے بند باندھنا یا جنگل کی آگ کو پھیلاؤ سے روکنا۔ کرب کی اس منزل سے آپ کو تنہا گزرنا ہے۔

میاں صاحب! جب غم اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ وارد ہوتا ہے تو بہت سارے متعلقین کے معمولات معمول سے ہٹ جاتے ہیں اور معمول تک کا سفر ہر فرد کو فرداً فرداً تنہا کرنا پڑتا ہے کیونکہ غم کوما دی چیز نہیں کہ اُسے تقسیم کر لیا جائے۔

کاش ایسا ہوتا تو میں آپ کو کبھی تنہا نہ چھوڑتا۔

دل تو میرا اُداس ہے ناصر

شہر کیوں سائیں سائیں کرتا ہے

ایم نسیم شہزاد۔ جرنلسٹ

Marfat.com

طاہر حمید پریس رپورٹر
روزنامہ 'مساوات' 'مشرق' لاہور

صبر و استقامت کا پیکر، راست گو، مُراد حسنین جو عمر میں مجھ سے تھوڑا سا چھوٹا ہونے کے باوجود مجھے بھائی جان کہہ کر پکارتا تھا۔ آج ہم میں نہیں، لیکن اُس کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات ..... دل کو رُلا دیتے ہیں پھولوں کا شیدائی وہ میرا دوست، پھولوں جیسی نرم و نازک طبیعت کا مالک تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اُس کی ذات سے کسی عزیز، دوست کو آج تک کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

ع۔ رہا تو روشنی کی طرح، گیا تو نور لے گیا،

میرا ہم راز جو اخلاق کی بلندیوں پر تھا تاحیات مجھے اس کی کمی محسوس ہوتی رہے گی، مکان قریب ہونے کی وجہ سے دن میں کئی بار ملاقات ہوتی تھی خصوصاً جمعہ کے روز وہ میرے ساتھ شہر سے باہر جاتا تو میں اُس کی ہلکی پھلکی دلآویز باتوں سے مسرور ہوتا تھا۔

آخر میں اپنے مرحوم دوست کے لیے دُعا گو ہوں کہ ربّ ذوالجلال اُسے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

O

طاہر حمید

Marfat.com

جناب گوہر نوشاہی صاحب
اسلام آباد

○

عزیز مُراد کی وفات ہم سب کے لیے اندوہناک بھی ہے اور شاید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے صبر کا امتحان بھی۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اس امتحان کو برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے اور عزیز کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ یہ زخم مندمل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ کی توفیق اور فضل وکرم مرہم مہیا کرے گا۔ دُعا ہمارا مقدّر ہے اور یہی ہمارے لیے تنہا چارہ کار بھی ہے۔ خُدا ہم بے چارو‌ں کی دعائیں قبول فرمائے آمین۔

شریکِ غم
گوہر نوشاہی

○

مجھے اور سب کو مرحوم محمد مُراد حسنین کی وفات پر بہت افسوس اور غم ہے اس لیے کہ وہ ہمارے بہت ہی قریبی عزیز اور ہمارے اپنے تھے۔ مُراد بھائی ایک نیک، بہادر اور باہمت شخص تھے۔ بہرحال اللہ نیک ہی بندوں کو بُلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں داخل کرے۔ آمین

نویدہ گوہر۔ فرید گوہر
اسلام آباد

○

Marfat.com

جناب سید نجم نعمانی صاحب سبزواری

○

تاثراتِ قلبی بر وفاتِ حسرت آیات صاحبزادہ محمد مراد حسنینؒ نورِ نظر میاں نور محمد نصرتؔ نوشاہی شرقپوری

نہایت شاق رنجِ فرقتِ احباب ہوتا ہے
یہ مل کر بیٹھنا گویا برنگِ خواب ہوتا ہے

میاں نور محمد نصرت نوشاہی شرقپوری ہیں میرے بچپن کے جگری دوست اور ساتھی۔ مجھے یہ شرف بھی حاصل ہے کہ ان کے والدِ گرامی جو بلاشبہ ولیٔ کامل اور جنیدِ وقت ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے عالم باعمل اور جیّد طبیب تھے۔ ان کی صحبت سے فیض یاب ہوا ہوں اور ان کی روحانی محافل میں متعدد بار شامل ہونے کا موقع ملا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ محمد مراد حسنین کی طویل علالت پر میں علامہ نصرت نوشاہی سے کم متفکر اور دل گرفتہ نہیں تھا۔ مرحوم کے لیے شفائے کاملہ اور عاجلہ کی دعائیں قبول ہوئیں اور ہماری مراد بر آئی۔ نوجوان صاحبزادہ روبصحت ہوا اور اس نے حصولِ تعلیم کا سلسلہ پھر شروع کر دیا۔ لیکن وائے حسرتا کہ چند ایّام کے بعد بچے کی وفات کی روح فرسا خبر سُن کر بجلی سی دل پہ گری یہ اطلاع فون پر مجھے ملی تھی۔ شرقپور پہنچا تاکہ نمازِ جنازہ میں شمولیت ہو سکے۔ نصرت نوشاہی کو دیکھا جو تصویرِ غم بنے ہوئے تھے لیکن ان کا ضبط و تحمل اور حوصلہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ آج کے دور میں بھی اللہ کی رضا کے آگے صبر کرنے والے موجود ہیں۔ لیکن دزدِ اجل کی تاک بڑی غضب کی تھی۔ تاہم سینکڑوں، ہزاروں

Marfat.com

موجود سوگواروں نے مشاہدہ کیا کہ جواں سال بچے کی میت لحد میں اتارتے وقت ایک کہرام برپا تھا۔ اور علامہ نصرت نوشاہی کے ہوں پر یہ الفاظ جاری وساری تھے "اچھا بچہ سپرد خدا میرے نیک بیٹے کا اللہ حافظ و ناصر الوداع، الوداع اپنے دادا اور پردادا جن کے قدموں میں تیری امانت رکھ رہا ہوں انہیں جاکر ہمارا اسلام کہنا۔"

یہ دکھ وہ ہے کہ جس کی شرح کافی ہو نہیں سکتی
یہ وہ نقصان ہے جس کی تلافی ہو نہیں سکتی

سید نجم نعمانی سبزواری
۲۵۔۲۔۸۹

○

جناب ظفر محمود (حافظ)
احاطہ آبکاری شرقپور شریف

میاں مراد حسنین شرم وحیا کا پیکر۔ برخوداری میں بے مثال کم گو اور موقع کی مناسبت سے گفتگو میں لاجواب۔ حوصلہ مند اور قناعت کے جذبہ سے سرشار۔ گلشن حیات کا ایسا پھول کہ جو بھی ان سے ملتا مہک مہک جاتا۔ پھولوں کے گلدستہ کو عجیب کانٹ کے سجانے کا انہیں ملکہ حاصل تھا۔ مجھے تو لگتا تھا۔ جیسے ان کی ذات ہی اس گلدستہ کا حصہ تھی۔ بس دنیا میں خوشبو اور مہک بکھیرنے کے بعد خالق کائنات نے اسے گلزار جنت میں سجانے کے لیے اسے اتنی جلدی ہماری آنکھوں سے اوجھل کر لیا ہے۔ چونکہ وہ ایک پھول تھا۔

ملک ظفر محمود (حافظ)

Marfat.com

جناب خلیل احمد نوشاہی خوشنویس
قومی ڈائجسٹ ۔ لاہور

پھول تو چند روز کھل کر بہار جاں فزا دکھا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

بھائی مُراد حسنین نوشاہی صاحبؒ کے اِس دُنیا سے رُخصت ہو جانے کا بہت دُکھ ہوا ۔ ان سے جب بھی ملاقات ہوتی وہ پہلے خیر کا حال پُوچھتے ، بعد میں کسی اور کا ـــــ کاش ان کی جگہ میں اِس دُنیا سے رُخصت ہو جاتا ـــــ لیکن ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے ـــــ اُن کی باتیں ، اُن کا پیار ہمیشہ یاد رہے گا ـــــ پتہ نہیں اللہ تعالیٰ اچھے لوگوں کو اتنی جلدی کیوں بُلا لیتا ہے ؟ ـــــ مُراد صاحبؒ میں ہر وہ صفت تھی جو ایک نیک انسان میں ہوتی ہے ـــــ ان کی یاد ہمیشہ میرے دل کو تڑپاتی رہے گی ـــــ کاش ایسا نہ ہوتا کہ وہ ......

میری دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل !

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

دُعا گو
خلیل نوشاہی

Marfat.com

جناب عبدالجبار آثر

متعلم ایم۔اے او کالج لاہور

مشیت ایزدی کے آگے کسی کا کوئی چارہ نہیں چلتا۔ قدرت کاملہ قادر مطلق کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں۔ اس عالم بے ثبات میں ہر جاندار ہر ذی حیات ہر وقت موت و حیات کے درمیان تقدیر سے معلّق دکھائی دیتے ہیں۔ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں کہ کس کی حیات کے سانسوں کی ڈوری کب ٹوٹ جائے گی۔ روزِ ازل سے لے کر ابد تک یہی قانونِ قدرت جاری رہا ہے۔ اب بھی جاری ہے اور جاری رہے گا کہ پہلے لوگ اپنی اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دے کر عالم بقا کو سدھارتے ہیں۔ ان کی جگہ نئی نسل لے لیتی ہے۔ وہ جاتے ہیں تو نئے آجاتے ہیں۔ یہ سلسلہ حیات و ممات اسی طرح جاری وساری ہے۔

یوں اچانک ہر موت پر دکھوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ مگر زیادہ غم ان اموات کا ہوتا ہے۔ جو عین عالم شباب میں ہوتی ہیں۔ ایسی موت سے والدین کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ بھائی جانے والے بھائیوں کے غم میں ساری عمر رو رو کر گزار دیتے ہیں۔ بہنیں خون کے آنسو روتی ہیں اور ساری عمر رنج و غم کے سانس کھینچتی رہتی ہیں۔

ایک نہ بھولنے والا سانحہ حضرت علامہ نصرت نوشاہی کے ساتھ بھی ہوا۔ ان کا جواں سال بیٹا ان کو داغِ مفارقت دے گیا۔ مرحوم ایک شریف النفس، عبادت گزار۔ والدین کا فرمانبردار اور حلیم

Marfat.com

کا شیدائی تھا۔

جوں ہی میرے اباجی حضور اثر انصاری نے ہمیں مرحوم کی پُر سوز کی خبر سنائی تو ہماری آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک پڑے۔ ان کا جوانی کے عالم میں انتقال کر جان نہ بھولنے والا غم ہے جو لواحقین کو نڈھال کر گیا ہے۔ اللہ پاک مرحوم کے صابر و شاکر والدین کو مزید صبر عطا کرے کہ وہ اپنی بقیہ حیاتی کو عبادت و ریاضت میں گزار کر بسر کر دیں۔ مرحوم کے بھائیوں کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کو آغوشِ رحمت میں لے لے۔ آمین۔

عبدالجبار اثر

○

جناب منیر احمد منیر صاحب

شرقپور شریف

میاں محمد مراد حسینؒ ایک فرض شناس کم گو، محنتی، منکسر المزاج اور شرافت کے پیکر تھے۔ اُن کی آنکھوں میں حیا کی چمک تھی۔ بات حلیمی سے کرنا اُن کی خوبصورت عادت تھی۔ جب کسی سے گفتگو کرتے بھائی جان کہہ کر پکارتے اور بڑے ادب سے بات کرتے تھے۔ خلوص اُن کی گھٹی میں رچا ہوا تھا۔ قرآن پاک کی تلاوت بڑی خوش الحانی سے کرتے تھے۔ اُن کی بے وقت موت والدین اور بھائی بہنوں کے لیئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے، اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے اور اُس کے والدین اور بھائی بہنوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دُعاگو

مُنیر احمد مُنیر شرقپوری

محلہ قصاباں

Marfat.com

جناب محمد انور قمر شرقپوری
گورنمنٹ پائیلٹ سیکنڈری سکول شرقپور شریف

○

صاحبزادہ میاں محمد مراد حسین صاحب (مرحوم) کا تعلق میرے ساتھ شاگرد و استاد کا تھا۔ میاں صاحب نے ایک ہونہار، لائق اور فرمانبردار شاگرد ہونے کا ہر وقت پورا پورا ثبوت دیا۔ سکول سے فراغت پانے کے بعد اگرچہ انہوں نے کالج کی زندگی اپنالی، مگر مجھے وہ جب بھی ملے سراپا نیاز بن گئے۔

علامہ نصرت نوشاہی صاحب سے دلی تعلق کی بنا پر چونکہ میرا اکثر ان کے ہاں آنا جانا رہتا تھا۔ اس لیے اگر بیٹھک میں میاں مراد حسین موجود ہوتے تو کھڑے ہو جاتے، آنکھوں کو جھکا لیتے اور سر نگوں کر کے میرے آنے کا سبب دریافت کرتے اور فوری طور پر مجھے میاں صاحب (نصرت نوشاہی) سے ملاقات کروانے کا انتظام فرماتے۔

اُن کی چال اور گفتار کا انداز بالکل اعلیٰ حضرت میاں نیک محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند کرے۔ آمین

○

محمد انور قمر

Marfat.com

جناب ملک فقیر حسین
کنوینر سٹوڈنٹس ویلفیئر ایسوسی ایشن شرقپور شریف

میاں مراد ایسا دوست جس کی مسکراہٹ کبھی بھی فراموش نہ کی جا سکتی تھی۔ بہت کم بولنے والے۔ ان کی جدائی ایسے معلوم ہوتی ہے کہ کوئی ہم سے چھین کر لے گیا۔ لیکن آخر اس حاقت کے سامنے صبر کے سوا کچھ نہ ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اسے جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے گا۔

ملک فقیر حسین

○

جناب قاری مرغوب احمد قادری
خطیب جامع مسجد بلال۔ مدینہ پارک شرقپور شریف

زندگی کا سفر بڑا وسیع اور بڑا کٹھن ہوتا ہے۔ جو بھی اس سفر کا آغاز کرتا ہے اس کی رفیقان سفر سے شناسائی ہو جاتی ہے۔ اور ان میں سے کچھ تو کف دست پر جمی ہوئی مٹی کی طرح ہاتھ سے ہی نہیں بلکہ دل سے بھی اتر جاتے ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب ان سے ملاقات ہوتی ہے تو ان کی رس بھری باتیں سن کر نہ صرف آدمی کیف و سرور کی وادیوں میں کھو جاتا ہے بلکہ یہ تمنا اور آرزو بھی رکھتا ہے کہ اب یہ شخص میری زندگی سے کبھی جدا نہ ہو۔ اور میں اس کی میٹھی میٹھی اور لذت بھری باتیں سنو جو خوشبو کی طرح دل و دماغ کے گہرے گوشوں میں اتر جاتی ہیں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سنتا رہوں۔ لیکن جب وہ آدمی داغ مفارقت دے جاتا

Marfat.com

ہے اور خواب کی طرح اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے تو پھر اس کی زندگی میں جو انقلابات آتے ہیں اور جن طوفانوں سے اس کا سامنا ہوتا ہے یہ وہی جان سکتا ہے۔ اسی طرح میری زندگی میں بھی ایک شخص آیا جس کا نام صاحبزادہ میاں محمد مراد حسنین نوشاہیؒ تھا یہ ایسا خوش شکل اور خوش گفتار تھا جس کے ہونٹوں پر ہر وقت تبسّم اور آنکھوں میں حیا رہتی تھی۔ یہ ایسا صالح نوجوان تھا کہ نہ صرف سب سے محبّت کرتا بلکہ ہر کوئی اس سے محبّت کرنے پر مجبور تھا کیونکہ اس کی ہر ادا میں اتنی کشش تھی اور اتنا سلیقہ کہ لوگوں کے دل موہ لیتے۔ یہ نوجوان آخر دم تک پابندِ صوم و صلوٰۃ اور تہجد گذار رہا۔ الغرض وہ نیک نوجوان اچھی عادات و اطوار کا حامل تھا۔ ہر کوئی اس کی رفاقت چاہتا۔ لیکن قدرت کے فیصلے کچھ اور ہوتے ہیں۔

جب اس داغ مفارقت دیا تو دیکھنے والوں نے عجب نظارہ دیکھا کہ ہر آنکھ میں آنسوؤں کا سمندر موجزن ہے اور ہر آنکھ خون کے آنسو رو رہی ہے۔ اس طرح یہ نوجوان اپنے پیچھے نہ پُر ہونے والا خلا چھوڑ کر چل بسا۔ اب بارگاہ بیکس پناہ میں دامن طلب پھیلا کے بعد عنبر و نیاز فریاد کُناں ہوں کہ اے ذرّوں کو رشک آفتاب بنانے والے۔ اے قطروں کو سمندر کی وسعتیں بخشنے والے، اے گداؤں کو ہفت اقلیم کی سلطانی کا تاج پہنانے والے، اے دلوں کے ظلمت کدوں میں اپنی معرفت کا چراغ روشن کرنے والے اسکی مغفرت فرما اور اس کی لغزشوں کو نیکیوں میں تبدیل فرما اور اس کے عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرما اور جسطرح اس نوجوان نے درود و سلام پڑھتے ہوئے اور سنتے ہوئے

Marfat.com

اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔ ہمیں بھی ایسی موت عطا فرما (آمین)

دُعاگو

قاری مرغوب احمد قادری

○

جناب علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

صاحبزادہ نصرت نوشاہی کے جواں سال لختِ جگر کی رحلت بے پناہ غم والم بے کر خانوادۂ نوشاہیہ شرقپور پر آئی۔ ہم لوگ تیر قضا کے سامنے اپنی بے بسی اور بے کسی کے سوا دم نہیں مار سکتے۔ جناب نوشاہی کو اس لائق فرزند کی جدائی پر جو صدمہ ہوا ہے ہم برابر کے شریک ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ اپنے کرمِ عمیم سے اس خاندان کے ایک ایک فرد کو صبرِ جمیل کی قوت سے نوازے۔ جس طرح اس کے حکمِ قضا سے اس گھر کا چراغ گُل ہوا ہے۔ اسی طرح وہ اپنے خزانۂ خاص سے اِن دلوں کو صبر دے۔ جو اس جوان سال کے لیے دھڑکتے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن

شریکِ غم

اقبال احمد فاروقی

محمد سلیم صاحب

Marfat.com

شرقپور شریف کے اِس نوشاہی سلسلے کے خانوادے سے فقیر کا پرانا تعلق اور نسبت ہے ۔ حکیمُ الامّت حضرت میاں نیک محمّد نوشاہی قادری رحمۃ اللہ علیہ سے والد صاحب قبلہ حاجی فضل الٰہی صاحب مونگہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاص ذاتی قلبی اور رُوحانی مراسم تھے ۔ اکثر والد صاحبؒ قبلہ کے ہمراہ مجھے بھی میاں نیک محمّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا ۔ میاں صاحبؒ کی عادات و خصائل کا عکس اس میں نمایاں پایا ۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ نوجوان اس خاندان کی " مراد " ہے ۔ نصیبوں سے والدین کو ایسے بچّے عطا ہوتے ہیں جن سے وہ " مخصوص " اُمیدیں وابستہ رکھتے ہیں ۔ بعض اوقات مشیّت ایزدی کو کچھ اور ہی منظور ہوتا ہے ، جسے انسان کی عقل سمجھ نہیں سکتی ۔ خدا کو اس بچّے کے والدین سے لے کر شاید والدین کو صبر کے ثمرات عطا کرنا ہے ۔ اللہ تعالیٰ میاں مُراد حسنینؒ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے ۔ آمین ۔

شریکِ غم

(حاجی) فضل احمد مونگہ شرقپور شریف

جناب محمّد رمضان صاحب ○

محکمہ بجلی ، واپڈا مانگٹانوالا

میاں محمّد مُراد حسنین نوشاہیؒ خاندان نوشاہی کے چشم و چراغ تھے ۔ بندۂ ناچیز آپ کے لیئے دُعائے مغفرت کے سوا اور کچھ بھی نہیں کر سکتا ۔ مُرادؒ نیک لوگوں کی اولاد میں اور بندہ ایک گناہ گار اُمتی ہے ۔ خدا تعالیٰ اُن کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے ۔ آمین ثم آمین ۔

محمّد رمضان

Marfat.com

جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری

۵۵ ریلوے روڈ لاہور

محترم عالی مقام جناب صاحبزادہ صاحب۔ زید مجدہٗ

سلام و رحمت!

آج محترم قاری سلیم نوشاہی صاحب نے یہ خبر وحشت اثر سنائی کہ آپ کے لخت جگر برخوردار محمد مراد حسینؒ داغِ مفارقت دے گئے ہیں۔

اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

جوان بیٹے اور سعادت مند بیٹے کی جدائی ماں باپ کے لیے قیامت گھڑی سے کم نہیں۔ مگر مرضی مولیٰ۔ دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے اور جملہ لواحقین کو بھی۔ نیز مرحوم و مغفور کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

میں تعزیت کے لیے خود حاضر ہوتا۔ مگر میں بوجہ چوٹ ابھی سفر کرنے کے قابل نہیں ہوا۔ لہذا ان سطور کو میری حاضری تصوّر فرمائیں۔

شریکِ غم

محمد موسیٰ

○

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

خلیل سلیمی (ایڈووکیٹ)
شرقپور شریف

○

جہاں تک میاں مُراد حسنین مرحوم کی شخصیّت کا تعلق ہے وہ ایک نہایت ملنسار۔ سادہ، خوش خلق، باکردار نوجوان تھا۔ میرا تقریبًا ۲ سال کلاس فیلو رہا۔ اس کی شخصیت نے مجھے بہت متاثر کیا جس کی وجہ سے میں اسکا دوست بن گیا تقریبًا تمام کلاس کا وہ دوست تھا۔ کلاس میں میں دیکھتا تھا کہ وہ اکثر اپنے دوستوں کی تعلیم کے ذریعے مدد کرتا تھا یعنی کلاس کے لڑکوں کو سبق یاد کرانے میں بہت مدد دیتا تھا۔

میاں مُراد حسنین مرحوم کی اچانک وفات ہمیں زندگی بھر نہیں بھولے گی۔ جب اس کی وفات کی خبر سُنی تو بہت گہرا دُکھ ہوا اور یوں معلوم ہوا جیسے بہت بڑا حادثہ پیش آ گیا ہو!

آخر میں دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے عزیز و اقارب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے!

آمین ثم آمین

میاں ظفر اقبال

بمقام عیسن ڈاکخانہ منڈی فیض آباد تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ

مُراد ہمارا بھائی، ہمارا دوست ہم سے جُدا ہو گیا۔ بہت دکھ اور بہت غم کی بات ہے لیکن قُدرت کے کام میں کسی انسان کا دخل نہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو صبر و جمیل عطا فرمائے اور ہمارے بھائی مراد نوشاہی کو جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

دُعاگو

افضل نوشاہی

سانده لاہور

Marfat.com

محمد یوسف نظامی خطاط شر قپوری

روزنامہ "امروز" لاہور

○

بعض چہرے ایسے ہوتے ہیں کہ دیکھتے ہی متاثر کر جاتے ہیں۔ ایسا ہی چہرہ برخوردار مُراد حسنین کا تھا۔ میرا برخوردار کے ساتھ کچھ زیادہ تعلق تو نہ تھا لیکن ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میں صبح سویرے حمام گیا۔ وہاں کچھ لڑکے مذاق کر رہے تھے، ایک چہرہ ان لڑکوں میں ایک طرف چُپ سادھے متبسّم تھا۔ میں نے حمام والے سے استفسار کیا تو اُس نے بتایا کہ یہ (برخوردار مُراد حسنینؒ) صاحبزادہ نصرتؔ نوشاہی صاحب کے بیٹے ہیں۔ میں نے کہا کہ دیکھو بزرگوں کی اولاد میں اللہ تعالیٰ پہلے سے بزرگی کے وصف پیدا کر دیتا ہے اگرچہ جواں عمر ہے مگر عادات اور خصائل تمام بزرگی والے ہیں جو کہ عام لڑکوں میں نہیں ہوتے۔

میں مرحوم سے متعارف ہوا۔ اس کے بعد ایک دو دفعہ دیکھنے کی حد تک مُلاقات رہی۔ مگر وہی خاموش طبع پُر وقار چہرہ۔ بزرگی کے آثار ہویدا تھے پھر اچانک وفات کی خبر سُنی تو سکتے میں رہ گیا۔

اور پھر جنازے کا منظر دیکھ کر یوں محسوس ہوا کہ واقعی جواں ہو کر بھی بزرگی والا تھا۔ بس ایسے نیک چہرے جلد اللہ تعالیٰ اپنے پاس بُلا لیتا ہے۔ خدا مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے آمین!

○

یوسف نظامی

Marfat.com

جناب عارف علی نوشاہی
موضع مانک۔ ضلع لاہور

○

محمد مُراد حسنین رحمۃ اللہ علیہ کے میرے ساتھ کافی دن گزرے ہیں۔ میں ان کے شب و روز سے واقف تھا۔ اُنہوں نے پانچ وقت کی نماز چھوڑنا تو درکنار، بلکہ تہجد کی نماز بھی قضا نہیں کی۔ ان سے بیماری کی حالت میں بھی حال پُوچھا تو زبان سے یہی لفظ ادا ہُوئے کہ "اللہ کا شکر ہے۔" ہر وقت اللہ کو یاد رکھتے تھے۔ ان کے بائیس سالہ زندگی میں کسی سے لڑتے جھگڑتے یا کسی کا دل دکھاتے نہیں دیکھا۔

ان کے اخلاق، مزاج، عادات، عبادت اور دیگر اوصاف جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائے تھے کسی عام آدمی میں نہیں بلکہ ایک کامل ولی میں ہوتے ہیں۔ مرحوم یقیناً ولیوں کی اولاد اور خود اللہ کے ولی تھے۔

مجھے دُنیا میں پوری زندگی میں ایسی ہستی نہیں ملے گی، جو مخلص بھائی، اعلیٰ استاد، اور بہترین دوست ہو۔ وہ اپنی یادوں کا سرمایہ جو ہمارے پاس چھوڑ گئے ہیں، تنہائی میں ان کی یاد کو دُہراتا ہوں تو بے ساختہ مُنہ سے یہ الفاظ نکل جاتے ہیں:

تجھے اپنے دل سے کیسے بُھلا دوں۔ تیری یاد ہی تو میری زندگی ہے۔

گناہ گار کی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین۔

دُعا گو عارف نوشاہی۔ مانک ضلع لاہور

Marfat.com

○

جناب محمد طارق (ایک طالب علم دوست)

مراد حسنین نوشاہی (مرحوم) میرے ساتھ دس سال تک پڑھتے رہے ہیں۔ میں ان کے شب و روز سے اچھی طرح واقف تھا۔ ان کے اخلاق۔ مزاج اور جو بھی اوصاف اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے تھے۔ وہ عام آدمی جیسے نہیں تھے۔ بلکہ کامل ولی کی مانند تھے۔

وہ میرے اعلیٰ استاد۔ بہترین دوست۔ مخلص بھائی تھے میں نے زندگی میں انہیں غصے میں آتے نہیں دیکھا۔ جب بھی انہیں کسی بات پر غصہ آتا ہے۔ مسکرا کر ٹال دیتے۔ آج وہ ہم سے جدا ہیں۔ ایسی شخصیت آنکھیں زندگی بھر نہیں دیکھ سکتیں لیکن دل ان کی یادوں کو کبھی نہیں بھلا سکتا۔ گناہ گار کی دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین

دعا گو۔ محمد طارق شرقپور شریف

○

جناب جمیل احمد ملک شرقپوری

عزیزم مراد حسنین سے گو زیادہ ملاقات کا شرف نہ ہُوا۔ لیکن جب بھی ملاقات ہُوئی، انہیں نہائی با اخلاق، خوش مزاج پایا۔ یقین نہیں آتا کہ اس جواں عمری میں وہ داغ مفارقت دے گئے۔ باری تعالیٰ جوارِ رحمت میں جگہ دے، اور نصرت نوشاہی صاحب کو صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین!   دعا گو:۔ جمیل احمد ملک۔ آڈیٹر واپڈا

Marfat.com

○

جناب محمد ندیم طارق

ایک طالب علم شرقپور شریف

میری اس سے شرقپور شریف میں اکثر ملاقات رہتی تھی۔ انتہائی خوش اخلاقی سے پیش آنے والا نوجوان تھا۔ ایک دفعہ میری ملاقات کالج میں بھی ہوئی۔ وہاں بھی وہ مجھ کو ایسے ملا جیسے کوئی بھائیوں سے ملتا ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ اس کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور میں نوشاہی خاندان سے دلی تعزیت کرتا ہوں۔ خدا ان کو صبر عطا فرمائے آمین

از محمد ندیم طارق

جناب نثار احمد شیخ ○
شرقپور

میاں محمد مُراد نوشاہی صاحبؒ ایک نیک سیرت اور باصلاحیت نوجوان تھے جو اپنی ہردل عزیز شخصیت کی بدولت ہر ایک کے دل میں کہیں خاص مقام رکھتے تھے۔ ان کی وفات پر ہر ایک آنکھ اشکبار ہے۔ ہم سب ایک اچھے اور باصلاحیت نوجوان سے محروم ہو گئے ہیں۔

میری دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحُوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اپنی خاص رحمتیں اس پر نازل کرے۔ آمین ثم آمین۔

نثار احمد شیخ

○

Marfat.com

جناب منیر احمد صاحب بھٹی
چشتی صابری - بدو

حدیث مبارکہ ہے کہ جب تم میرے غلاموں سے جو کہ خداوند کریم کے دوست ہوں گے، ملو گے تو تمہیں خدا تعالیٰ یاد آئیں گے - ایسا ہی معاملہ جناب محترم محمد مراد حسنین صاحبؒ کے بارے میں تھا - جناب صاحبزادہ صاحب اولیائے کرام کی اولاد تھے اور ان میں اولیائے کرام کی صفات بدرجہ اتم موجود تھیں - ہر ملنے والا متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا تھا -

ایسا ہی کرم مجھ ناچیز سے فرماتے تھے - جب بھی بندہ نیاز حاصل کرنے اس در اقدس پر حاضر ہوا، جناب محمد مراد حسنین صاحبؒ اس میں پیش پیش ہوتے تھے اور بہت زیادہ لطف عنایت فرماتے تھے - اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو اپنے وعدہ کے مطابق حیات جاوداں عطا فرمائے اور قبلہ حضرت اعلیٰ میاں نور محمد صاحب نصرت نوشاہی دام اقبالہٗ و برکاتہٗ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین

خاکسار
منیر احمد بھٹی

محمد مراد حسنین کا کردار، اخلاق، مزاج اور دیگر اوصاف عام آدمی جیسے نہیں تھے - ان کے اوصاف کو دیکھ کر ایک ولی اللہ کہنا بجا ہے - ان کی جدائی کا صدمہ زندگی بھر رہے گا - میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے - آمین

دعا گو
حافظ بشیر احمد نوشاہی شرقپور شریف

Marfat.com

جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب مجوکہ (شیخوپورہ)

برادرِ گرامی جناب نصرت نوشاہی صاحب کو اللہ پاک نے جس طور آزمائش میں مبتلا کیا ہے اور ایک پاکباز معصوم فرزندِ ارجمند کی جدائی کا قلق برداشت کروانا مناسب خیال کیا ہے۔ دلی دعا کرتا ہوں کہ وہی ذاتِ اقدس اپنے سترِ جمیل اور رحمتِ عظیم میں اُن کو اور اُن کے جملہ خاندان کو صبر و استقامت کے مدارج العُلیٰ سے نوازے اور جگر گوشہ کی جدائی کے صدمے کو ابرارِ سلف کی مانند برداشت کرنے کی توفیق مرحمت فرمادے اور توشۂ آخرت بنائے۔ ان سب پس ماندگان کو اپنے انوارِ رحمت سے حبیبِ پاک رحمۃ اللعالمین کے صدقے نوازتا رہے۔ آمین۔ ثم آمین۔

دُعاگو

محمد عظیم مجوکہ شیخوپورہ

جناب محمد اقبال چوہان شرقپوری

سیشن کورٹ لاہور (بی اے ایل ایل بی)

بھائی محمد مراد حسنین صاحبؒ مجسمہ شرافت، شرم وحیا کے پیکر، ہنستا مسکراتا چہرہ، ایسی شخصیت کو ہم زندگی بھر بھولنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ آپ ایک ولی اللہ اور مردِ قلندر کی تمام صفات پر پورا اترتے تھے۔

شریکِ غم

محمد اقبال چوہان

Marfat.com

جناب ملک اشفاق احمد
سیکرٹری ڈسٹرکٹ سپورٹس ایسوسی ایشن
لاہور

نوشاہی خاندان کا چشم و چراغ مُراد حسنین، راست باز پیکرِ اخلاق نوجوانوں کا شاہین غیرت و حمیت کا مجسمہ اسلام کا شیدائی جس سے آج تک کسی کو رنج و دُکھ نہ پہنچا ہو۔ جب بھی اپنے حلقۂ احباب میں محوِ گفتگو ہوتا زبان سے موتی بکھیرتا اور انداز گفتار میں تکبّر کی بُو نہ آتی۔ عاجزی وانکساری اور خوفِ خدا سے وہ دوسروں کے دلوں کو جیت لیتا تھا۔ گویا وہ بادِ صبا کے جھونکے کی طرح پھولوں اور کلیوں کو معطر کر کے چلا گیا، وہ چاند تھا جو غروب ہوگیا، وہ ہمارا بھائی تھا جو داغِ مفارقت دے گیا۔ ربِ کائنات مُراد کو اس کی مُراد ریاضُ الجنّة میں عطا فرمائے۔

ملک اشفاق احمد

○

محمد مُراد نوشاہی خاندان کا چشم و چراغ اور ہمارا عزیز بھائی ہم سے جُدا ہوگیا۔ یہ مشیتِ ایزدی تھی۔ موت و حیات کا سلسلہ صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس سلسلے میں کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے مُراد کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حمید نوشاہی
سانده۔ لاہور

○

Marfat.com

جناب قاری احمد حسن صاحب
خطیب جامع مسجد حضرت میاں صاحبؒ
شرقپور شریف

ابھی جامِ عُمر بھرا نہ تھا
کفِ دستِ ساقی چھلک پڑا

اک کلی جو بن کھلے مُرجھا گئی ——— آہ! وہ کامل درویش
——— وہ پیارے مُراد حسنین، جن کو نہایت قریب سے دیکھا جس کے اندر بچپن ہی سے فقر کا انقلاب، جو بچپن ہی سے شب زندہ دار پنجگانہ نماز تو درکنار تہجد کی پابندی کرنے والا ایک نوجوان تھا۔ یقین ہوا کہ شرقپور شریف میں نوشاہی فقر گھرانہ میں پوری تاب کے ساتھ کامل صلاحیتوں سے چمکے گا۔

آہ جس کے مشفق و مہربان والد گرامی اس کے واصل بحق ہونے پر صبرِ عظیم کا پہاڑ جس کے مونس و غمخوار برادر حقیقی صبرِ عظیم کے عظیم سپوت پائے۔

دل کی گہرائیوں سے اللہ رب العزت کے حضور بتوسل رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا گو ہوں کہ اس فقر نوشاہی گھرانے کو صبرِ عظیم عطا فرمائے اور پیارے مُراد حسنینؒ کو اعلیٰ علیتین میں جگہ عطا فرمائے۔
آمین ثم آمین۔

قاری احمد حسن

Marfat.com

جناب ملک منوّر علی صاحب
ممبر ڈسٹرکٹ کونسل شیخوپورہ
شرقپور شریف

نوشاہی صاحب کے فرزندِ مرحوم کو میں ذاتی طور پہ جانتا تھا اور آج اس کو نہ دیکھ کر از حد صدمہ ہُوا۔ نوشاہی صاحب کا فرزند نہایت قابل تھا۔ اور زندہ قوم کو ایسے نوجوانوں پر بڑی اُمیدیں ہوتی ہیں جو کہ پوری نہ ہو سکی۔ میں دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کے فرزند کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

منوّر علی ملک

جناب ظفر حسین صاحب
پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور

منفرد شخصیت کا مالک مُرادؔ اس قدر مخلص اور با اخلاق بچہ تھا کہ اپنے تو اپنے غیر بھی اُس سے مطمئن نظر آتے تھے۔ اگر قانونِ قدرت یہ ہوتا کہ ہم اپنی جان دے کر اپنے پیاروں کو بچا سکتے تو مُرادؔ پہ ہزاروں جوانیاں نثار ہو جائیں۔ اُس کی موت سے ایسا لگتا ہے جیسے ایک اُمید مر گئی ہو۔ وہ یقیناً جنت ہی میں ہو گا۔

ظفر حسین،

Marfat.com

جناب شیخ محمد امجد صاحب عطار

شر قپور شریف

صاحبزادہ میاں محمد مُراد حسنین صاحب میرا چھوٹا بھائی تھا۔ اُس کے پیار نے مجھے اپنا دیوانہ بنا رکھا تھا ہر وقت محبّت سے پیش آتے۔ اُس کا اپنے دوستوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آنا۔ دوسروں سے اس طرح ہمکلام ہوتے جس طرح بزرگوں کے ساتھ ہمکلام ہوا جاتا ہے۔ بزرگوں کی اولاد ہونے کی وجہ سے نیک دامن۔ نیک سیرت۔ خوش اخلاق اور خوش مزاج تھے۔ بڑوں کی عزت کرنا۔ چھوٹوں سے پیار کرنا اُس کا خاصہ تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ بڑا ہو کر میاں نیک محمد صاحبؒ کے نقش قدم پر پورا اترے گا۔ خداوندکریم کو اُن کا زیادہ دیر تک ہمارے پاس رہنا منظور نہ تھا اور وہ اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اُن کی وفات سے بہت صدمہ ہوا۔

میری دلی دعا ہے اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں مقام عطا کریں۔ مرحوم کے پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

غم خوردہ

شیخ امجد علی عطار شرقپوری

Marfat.com

جناب محمد عارف صاحب
خوشنویس شرقپور شریف

"گول مٹول ہنستا مسکراتا چہرہ، روشن پیشانی، حیا دار نیچی نگاہیں، سر سے لے کر پاؤں تک پیکرِ شرافت، قول میں، اخلاص و اخلاق کی مٹھاس، عمل میں اپنے دا دا جان حضرت میاں نیک محمد صاحبؒ کا صحیح نمونہ۔

یہ نوجوان کون تھا؟ صاحبزادہ میاں محمد مُراد حسنین نوشاہیؒ۔ جب وہ پیدا ہوئے میں اُن دنوں اپنے اُستاد نصرت نوشاہی صاحب سے فنِ خطاطی سیکھتا تھا۔ مُراد حسنین صاحب میرے سامنے ہی پلے بڑھے اور جوانی کی حدود میں قدم رکھا۔ ابھی اُن کی داڑھی اور مونچھوں کے بال اُگ ہی رہے تھے کہ دستِ قضا نے انہیں ہم سے چھین لیا۔ وہ زندہ رہتے تو کیا بنتے، یہ اللہ تعالےٰ کو بہتر معلوم ہے۔ ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ وہ زندہ رہتے تو اپنے دادا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ولیِ کامل ہوتے۔"

دُعا ہے کہ ربّ العزت مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

دُعاگو
محمد عارف نوشاہی
خوشنویس

Marfat.com

جناب ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد ۔ شعبہ پنجابی اورنٹیل کالج لاہور

برادرِ طریقت صاحبزادہ نصرت نوشاہی صاحب سے ملنے کے لیے جب بھی شرقپور جانے کا اتفاق ہُوا، ہر بار ان کے فرزندِ ارجمند صاحبزادہ محمد مُراد حسنین مرحوم کے ہاتھوں میزبانی کا روحانی سا لُطف اُٹھانے کا شرف حاصل ہُوا ۔ وہ نوجوان سراپائے محبت و نیاز کے علاوہ کسی دوسرے رُوپ کا مالک نہیں تھا ۔ مہمان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھنے والے اس نوجوان کے دل کا سرور اس کی زیرِ لب مُسکراہٹ سے جھلک جھلک جاتا تھا ۔ اس سے مل کر مجھے ہمیشہ یوں محسوس ہُوا جیسے میں اپنے اندر کے اُس انسان سے ملا ہوں، جس کی تلاش مجھے رہِ محبت میں سرگرداں رکھتی ہے ۔ مجھے یقین نہیں آتا وہ اس دُنیا کو چھوڑ چکا ہے کیونکہ ۲۰ جنوری ۱۹۸۹ء کے بعد بھی میں کئی بار شرقپور جا چکا ہوں اور مجھے ہر بار یہی محسوس ہوا کہ مُراد کہیں میرے آس پاس ہی گھوم رہا ہے، لیکن کاش اب اس جیتی جاگتی دنیا میں اسے ایک بار اور دیکھ سکوں ۔

عصمت اللہ زاہد

○

دُکھی بھرا دے جگر دا ہار مُراد حسنینؒ ہائے ہائے
اُداس نظراں دا اِک سہارا مُراد حسنین ہائے ہائے
سفر دا سامان دِل دا چانن تے نُور مجبُور اکھیاں دا
اوہ رُوح دی ہر تھکن دا چارا مُراد حسنین ہائے ہائے

نیاز آگیں
حضرت مولانا محمد رفیق ہاشمی ۔ مانگا منڈی

Marfat.com

پھول بننے کی خوشی میں مُسکرائی تھی کلی
کیا خبر تھی یہ تغیر موت کا پیغام ہے

عزیزم مُراد حسنین نوشاہی لختِ جگر صاحبزادہ حضرت میاں نور محمد نصرت نوشاہی کی اچانک جوان مرگی نہ صرف اُن کے والدین اور عزیز و اقارب کے لیے انتہائی دکھ کا باعث بنی، بلکہ معتقدین و متوسلین کے لیے بھی جانگسل صدمہ ہے۔ مُراد حسنینؒ عمدہ اخلاق و صفات کے حامل تھے۔ جتنی مختصر عمر اُنہوں نے گزاری ہے وہ ایک بچے ایک لڑکے ایک طالب علم کے لیے ایک مثالی حیات کا درجہ رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پھول وہ توڑا چمن سے دستِ قضا نے
جو سارے چمن کا حُسن بے مثال تھا

خواجہ دل محمد ایم اے ایم ایڈ
ہیڈ ماسٹر شرق پور شریف

○ جناب عبد الرؤف شاداب
سرپرست سٹوڈنٹس ویلفیئر ایسوسی ایشن شرقپور شریف

ایک لمبے عرصے سے میاں مراد حسنین سے میرے تعلقات تھے۔ وہ ایک انسان عظیم کے درجہ پر تھے۔ اخلاق کا مجسمہ اور سچے مسلمان تھے۔ ایسے نوجوان بڑے ہو کر قوم ملک کے لیے باعث فخر ہوتے ہیں۔ ان کی وفات سے نہ صرف شرقپور کے لوگوں کو دکھ ہوا بلکہ سلسلہ نوشاہیہ میں بھی خلا پیدا ہو گیا ہے۔

عبد الرؤف شاداب

Marfat.com

جناب آصف علی نوشاہی
(پھریانوالہ)

بھائی محمد مراد حسنین مرحوم کو میں نے کبھی غصّے کی حالت میں نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی سے کبھی جھگڑتے دیکھا۔ مرحوم ہمیشہ مسکراتا رہتا تھا۔ وہ ہنس مزاج تھا۔ پھولوں کو بہت پسند کرتا تھا۔ اس کی موت کا غم مجھے زندگی بھر نہیں بھولے گا۔ اس کے وفات پا جانے سے ہمارے درمیان ایسا خلا پیدا ہوا ہے جو کبھی پُر نہیں ہو سکتا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ج اسے جنت الفردوس نصیب کرے (آمین) دعاگو: آصف علی

○

ریاض حسین گُجر شرقپور شریف

میاں محمد مُراد حسنین صاحب رحمتہ اللہ علیہ نیک ایماندار اور باکردار انسان تھے۔ ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ اُن کا چہرہ ہر وقت ایک کِھلے ہوئے پھُول کی مانند رہتا تھا۔ لیکن قدرت نے انہیں پُوری طرح کِھلنے نہ دیا اور وہ ہم سے جُدا ہو گیا۔ مجھے ان کی وفات پر دلی دُکھ ہُوا۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین ثم آمین۔

شریکِ غم

ریاض حسین گجر

Marfat.com

جناب ذوالفقار علی شاد

جہاں تک میرا اور مراد حسنین مرحوم کا تعلق ہے۔ ہم بہت کم ایک دوسرے سے ملتے کیونکہ کالج میں ہماری ملاقات بہت کم ہوتی تھی۔ لیکن جب بھی ملتا اس کے چہرے پر میں نے ہمیشہ ایک خوشی کی جھلک دیکھی اور کبھی بھی ایسا موقع نہیں آیا کہ اس سے کسی کو شکایت کا موقع ملا ہو۔

ابھی حال ہی میں مجھے ملا اور کہنے لگا کہ میں اب بیماری سے صحت یاب ہو گیا ہوں اور تمہارے ساتھ امتحان دے رہا ہوں لیکن چند دنوں بعد اس کے ایک قریبی دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ کافی دن بیمار رہا ہے اور پھر اچانک ایک دن خالق حقیقی سے جا ملا۔ مجھے تو اس نے اپنی بیماری کے متعلق بھی نہ بتایا۔ لیکن اس کی حالت دیکھ کر مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کافی عرصہ سے بیمار ہے۔

جب اس کی وفات کے متعلق سنا تو یقین نہیں آتا تھا میری دعا ہے کہ خدا اسے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

ذوالفقار علی شاد

بمقام ڈھلکے ڈاکخانہ خاص تحصیل فیروزوالہ

ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

جناب حکیم محمد رفیق ناز
نوشاہی ۔ سشر پتوری

مراد حسنین :۔ گلشنِ نوشاہیہ کا ایک اَن کھلا پھول تھا۔ جسے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ پھول ابھی کِھلے گا اور اپنی معطر تر و تازہ خوشبو سے محفلِ نوشاہیہ کو اپنے فیوض و برکات سے نوازے گا۔
مراد :۔ کا چہرہ اب بھی جب تخیل میں آتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابھی مسکرائے گا۔
مگر افسوس صد افسوس گلشنِ نوشاہیہ کا یہ معصوم پھول ہمیشہ مورخہ ۲۰/۱/۸۹ بوقت ۴۵-۱۲ بجے بہ رضائے الٰہی ہمیں نہ مٹنے والا داغ مفارقت دے کر چلا گیا۔

جناب محمد عالم گل آڈیٹر
واپڈا آڈٹ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ
میں اکثر شرقپور شریف میں آتا رہتا ہوں۔ ہر دفعہ بھائی محمد مراد حسنین سے ملاقات ہوتی تھی۔ میں نے انہیں جب بھی دیکھا چہرے پر ہمیشہ ہلکی سی مسکراہٹ رہتی۔ آپ بڑے صبر و تحمل کے پیکر تھے۔ آپ خوش اخلاق اور ملنسار تھے۔ آپ کو میں نے قرآن پاک تلاوت کرتے بھی سنا۔ آپ تلفظ کی ادائیگی بڑی احتیاط سے کرتے اس میں غلطی نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور تمام لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے ثم آمین

محمد عالم گل آڈیٹر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؁ تحریر: محترم جناب مولانا محمد شریف صاحب۔ مدحت نوری

حضرت قبلہ نصرت نوشاہی صاحب شرقپوری کے فرزندِ ارجمند قابلِ صد تحسین درویش منش جناب محمد مراد حسنین صاحب رحمۃ اللہ علیہ والدین کی تربیت کے مظہر منکسر المزاج شگفتہ طبع پروانۂ علم و یگانۂ روزگار تھے

گوہر تابدار جو والدین کی نظر کا نور برادران عظیم کا مستحکم بازو اجل کے بے رحم ہاتھوں نے ہم سے چھین لیا آنکھیں اُن کی دید کو ترسیں گی مگر اُن کی دید ناممکن صد افسوس!

والدین، برادران واقربا کے دل کے زخم عرصہ تک مندمل نہیں ہو سکیں گے ہمارے لئے ان زخموں کو مندمل کرنے کے لئے اور دل کو تسکین پہنچانے کے لئے صرف ایک ہی بہانہ ہے۔ وہ صرف رضائے حق کی رضا پر راضی ہونا جس کے بغیر قوم مسلم کے لئے کوئی چارہ نہیں۔ انجمن فدایانِ صحابۃؓ الرسولؐ ریان پورہ کالا شاہ کاکو واراکین سنی فورس ریان پورہ مرحوم کے والدین، برادران، احباب کے ساتھ غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام نصیب فرمائے (آمین) اور والدین کو صبرِ عظیم عطا فرمائے، (آمین بجاہ سید المرسلینؐ) شریکِ غم صدر واراکینِ انجمن فدایانِ صحابۃؓ الرسولؐ ریان پورہ۔ کالا شاہ کاکو۔

مدحت نوری

Marfat.com

جناب علامہ غازی مونگیری صاحب ۔ ریڈیو پاکستان ۔ لاہور

آہ ! محفلِ نوشاہیہ کا ایک روشن چراغ گُل ہوگیا ـــــ !
محمد مراد حسنین مرحوم و مغفوران بزرگوں میں سے تھے ۔ جن کو اہلِ نظر ہی پہچان سکتے تھے ۔ عام طور پر لوگ کہتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کو زیادہ دیر اپنے سے دور نہیں رہنے دیتا ۔ محمد مراد حسنینؒ کی رحلت سے مَیں بھی اب اس بات کا قائل ہوگیا ہوں ۔
وہ معصوم چہرہ اب عالمِ فانی میں موجود نہیں رہا ۔ لیکن اس کا عکس عقیدتمندوں کے سینوں میں عمر بھر موجود رہے گا اور مرحوم کی یاد ہمیشہ سینے سے لگی رہے گی ۔
اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عجز کے ساتھ دست بہ دعا ہوں کہ اے اللہ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرما اور اپنے دیدار سے نواز دے ۔ آمین

شریکِ غم ، غازی مونگیری

○

حضرت صاحبزادہ میاں مُراد حسنین نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کو بندہ اس وقت سے جانتا ہے ' جب میاں صاحب ابھی سکول بھی نہیں جاتے تھے ۔ یہ بات ۱۹۷۳ء کی ہے غالباً ۔ بچپن سے اب تک میاں مُراد حسنینؒ کا سب سے بہتا ؤ میل جول انتہائی قابلِ قدر رہا ۔ میاں صاحب کم گو اپنے کام میں مگن رہنے والے ـــــ آج ہم کو چھوڑ کر دُنیا کے تمام جھنجھٹوں سے اپنے آپ کو بچا کر خود جنت الفردوس میں آرام کر رہے ہیں ۔ میاں صاحبؒ نے جاتی دفعہ بڑی بے رُخی کا مظاہرہ کیا ۔

پیرزادہ ارشد اویسی پنجاب اسمبلی لاہور

Marfat.com

جناب محمد بوٹا نوشاہی
(کوٹ رادھا کشن)

میں ایک گناہگار کیا لکھوں۔ جو ساری بیماری میں بھائی محمد مراد حسنینؒ کے ساتھ رات کے وقت رہا۔ انہوں نے ساری بیماری میں اپنے آپ کو بیمار محسوس نہیں ہونے دیا۔ حالانکہ جواں کی حالت تھی۔ وہ مجھے اور تمام دوستوں کو معلوم تھی۔ پانچ وقت خدا کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے تھے اور کبھی اپنی تکلیف کو ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ جب بھی ڈاکٹر یا نرس کوئی بات کرتے تو مسکرا کر جواب سے نواز دیتے تھے اور اللہ سے بہتری کی دعا کیا کرتے تھے۔ میرے پاس لکھنے کے لیے ان کے لیے الفاظ تو نہیں تھے پھر بھی میں ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں لکھ رہا ہوں۔ خداوند کریم ان کو جنت میں جگہ عطا فرمائے اور والدین اور بھائیوں کو صبر جمیل عطا کرے۔

محمد بوٹا نوشاہی

○

جناب طاہر لاہوری
ریڈیو پاکستان۔ لاہور

عزیز جاں! عزیزم مراد حسنین کی وفات حسرت آیات، ایک دلی صدمے کا باعث ہوئی ایسے ہونہار، با ادب، اور سعادت مند بچے روز روز کہاں پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سعادت مند عزیز کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ نصرت نوشاہی صاحب کے غم میں ہم سب برابر کے شریک ہیں۔

شریکِ غم

طاہر لاہوری

Marfat.com

جناب محمد طارق حنیف صاحب
شرقپور

محمد مراد حسنین نوشاہی (مرحوم) میرے ساتھ دس سال تک پڑھتے رہے۔ میں ان کے شب و روز سے اچھی طرح واقف تھا۔ ان کے اخلاق۔ مزاج اور جو بھی اوصاف اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے تھے۔ وہ عام آدمی جیسے نہیں تھے۔ بلکہ کامل ولی کی مانند تھے۔

وہ میرے اعلیٰ اُستاد۔ بہترین دوست۔ مخلص بھائی تھے۔ میں نے زندگی میں اُنہیں غصے میں آتے نہیں دیکھا۔ جب بھی انہیں کسی بات پر غصہ آتا مسکرا کر ٹال دیتے۔ آج وہ ہم سے جُدا ہیں۔ ایسی شخصیت آنکھیں زندگی بھر نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن دل اُن کی یادوں کو کبھی نہیں بھلا سکتا۔ گنہگار کی دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین!

دعاگو:۔ محمد طارق

میں اکثر شرقپور شریف میں آتا رہتا ہوں۔ میں درویش بھائی محمد مراد حسنینؒ سے بھی ملاقات کرتا رہا ہوں۔ مختصر بیان محمد مراد حسنینؒ بالکل اپنے داداؒ کی سیرت اور صورت تھے۔ نہایت نیک اور پرہیزگاری اُن کا خاصہ تھی۔

محمد رشید۔ محلہ خضر آباد۔ لاہور
۲۶/۱/۸۹

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ میاں مُراد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا سُنا، بہت دلی رنج ہُوا ہے۔ اس بچے کی وفات پر ہم بھی آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ مُراد صاحبؒ ہمارا چھٹی کلاس سے ہم جماعت رہا ہے۔ مُراد صاحب نہایت شریف اور با اخلاق آدمی تھے۔ میں نے تقریباً پانچ سال گورنمنٹ شرقپور سکول میں تربیت پائی۔ کوئی کسی قسم کا بُرا سلوک نہ اپنی آنکھوں سے ہوتا ہُوا دیکھا ہے اور نہ سُنا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ آپ کی جتنی تعریف کریں کم ہے۔

میری یہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

دُعاگو

محمد حنیف شاہین

آف فتو دالہ

○

اُٹھ گئے کیسے کیسے پیارے لوگ
ہو گئے کیسے کیسے گھر خاموش

خدا کے پیارے بندے
جنہیں دُنیا نہیں محبُوب
زندگی مانند پھُول
مُسکرائے، رعنائی بخشی
اور چل دیے

خادم الفقراء
فیض رسُول شاہدرہ لاہور

Marfat.com

میرے سوہنے مُراد حسنینؒ دے غم وچ کجھ بول ۔ اللہ اُنہاں دی قبر نوں منور رکھے ۔ آمین ثم آمین

وس نہ چلے تقدیر اگے جاہے کریئے لکھ تدبیراں — آخر ہین مٹی چھپ گئیاں چن جہیاں تصویراں

پر پیغمبرا تے شہزادے چھڈ گئے دنیا فانی — پنّن رانجھے مجنوں ٹر گئے ٹر گئیاں سیاں ہیراں

روندا چھڈ نصرت نوشاہی گیا مُراد حسنینؒ — اینہدی ہتھ مرہندی رہ گئی پیش نہ گئی کجھ ویراں

کامل ولی سی رب دا عاشق آکھے وقت آخری — لے چلو کیوں دنیا دے نال لکھاں سانجھاں سیراں

ٹُٹی لاٹھی نصرت دی اَج بجی بانہہ بھراواں — ماں دے دل تے مینہ وسایا درد ہجر دیاں تیراں

چھڈ نذیر حقیر فقیرا رب دیاں من رضائیں — اِکدن توں بھی ٹر ئیں ایتھوں کر کے حال فقیراں

حکیم نذیر احمد

محلہ کوٹ یعقوب منڈی فیض آباد ضلع شیخوپورہ

علامہ نور محمد نصرت نوشاہی صاحب دے صاحبزادے مراد حسنین دی وفات دے موقعہ تے محمد رمضان خاکی دے کجھ فراقیہ شعر

نورِ نظر مُراد حسنین پیو دا تے ماں دے دل دا چین ہیسی

جہندا بولنا شہد توں ودھ مٹھا خلق مصطفٰےؐ جس نوں دین ہیسی

نیک محمدؒ دا پوترا نیک ایسا جس دی دید نوں جگ بے چین ہیسی

خاکی نظر والے سارے آکھدے تیں کامل ولی مُراد حسنینؒ ہیسی

یاری انج خدا دے نال ہیسی گھڑی آئی جدا ہوئے وصال دی لے

محمد رمضان خاکی

معراج کالونی ۔ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

مکاتیبِ تعزیت

Marfat.com

۴۸۶

جناب سید پیر معروف حسین شاہ صاحب
صدر ورلڈ اسلامک مشن بریڈفورڈ
لندن

حضرت علامہ نصرت نوشاہی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مزاج بخیر۔ چہلم کے اشتہار سے صاحبزادہ والا جاہ کی رحلت کے بارے پتہ چلا۔ صاحبزادہ سعادت اطوار کا انتقال خاندان کے لیئے بالخصوص اور ارادت مندوں کے لیے بالعموم بہت بڑا صدمہ رنج افزا ہے خاندان نوشاہی کی اُن سے بہت "توقعات" تھیں جو اُن کے وصال سے ختم ہو کر رہ گئیں۔ عالم شباب میں اُن کا جدائی دے دینا ایسا غم ہے جو ہمیشہ دلوں کو جلاتا رہے گا۔ بعنوائے کُلّ نفسٍ ذائقۃ الموت یہ جام ہر ایک نے نوش کرنا ہے اور ایسے صدمات سے دنیا کا کوئی شخص نہ محفوظ رہا ہے اور نہ رہے گا۔ یفعلُ ما یُرید کے تحت وہ مُختار کل جو چاہتا ہے کرتا ہے کسی کو اسکے کام میں دخل کی مجال نہیں۔ ہمارا پورا خاندان آپکے غم میں شریک ہے اور ہم سب دست بدعا ہیں کہ مولا کریم صاحبزادہ مرحوم کو جنت الفردوس میں بُلند مقام عطا فرمائے' آپ اور دیگر جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

شرکاء غم
سید معروف حسین شاہ، عارف نوشاہی، سید رضا حسین شاہ
(اولاد نوشہ گنج بخشؒ) آستانہ عالیہ ڈوگہ شریف۔ ضلع گجرات

Marfat.com

جناب ڈاکٹر پروفیسر علامہ محمد طاہر القادری
سرپرستِ اعلیٰ ادارہ منہاج القرآن

محترم میاں نور احمد نصرت نوشاہی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے برخوردار کے انتقال پُرملال کی خبر موصول ہوئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

دُعاگو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالےٰ مرحوم کو حضور صلے اللہ علیہ وسلّم کی شفاعت عطا فرمائے، انہیں کروٹ کروٹ جنّت نصیب کرے اور درجات بلند کرے، آپ سمیت جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی وفات سے پیدا ہونے والے خلار کو اپنی خصوصی رحمت سے پُر فرمائے۔ آمین بجاہ سیّد المرسلین صلے اللہ علیہ وسلّم۔ والسلام

دُعاگو

محمد طاہر القادری

جناب محترم خورشید احمد خان [redacted]

مکرمی السلام علیکم

اخبارات سے یہ افسوسناک خبر ملی کہ آپ کے صاحبزادے کا انتقال ہوگیا ہے سخت رنج اور افسوس ہوا مجھے اس حادثہ پر تعزیت کیلئے شرقپور جانا چاہیے تھا مگر گزشتہ تین ساڑھے تین سال کی مسلسل علالت نے سفر کے قابل نہیں چھوڑا۔ دعا کرتا ہوں کہ باری تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور متعلقین کو صبر کی توفیق۔ والسلام۔

شریکِ غم ! خورشید احمد خان
سمن آباد لاہور

Marfat.com

جناب غلام صمدانی صاحب
امریکہ

گرامی القدر ماموں جان و ممانی صاحبہ حفظہما اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آج سجاد حیدر نے گھر فون کیا تو مُراد حسنینؒ کی وفات کی جانگداز اور غمناک خبر ملی۔ ان کے انتقالِ پُرملال کی خبر بجلی بن کر گری۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ماشاء اللہ نہایت ہی ذہین اور حسین بھائی تھا۔ اُن سے ملاقات سے اُن کے اندر آپ کی شخصیت کا نمونہ پایا۔ ہمارے بھائی ایک نہایت ہی خوبصورت و پُرجمال پھول تھے، جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جنت فردوس کی زینت بنانے کے لیے چُن لیا ہے اور اپنے پاس بُلا لیا ہے۔ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حکمت ہے، یہ اس کی قدرت ہے، اس کی قدرت وحکمت میں سراسر فضل ہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی صبرِ جمیل عطا کرنے والا ہے۔ ہماری دلی دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو، ممانی صاحبہ کو، سلطان بھائی، صہیب بھائی، میمونہ بہن، حفصہ بہن کو صبرِ جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔ اور ہمارے بھائی کو تو اللہ تعالیٰ نے جنتِ فردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما ہی دیا ہے۔ اُن کی حسین شکل میری آنکھوں کے سامنے گھُوم رہی ہے۔ میرے لیے کتنی ہی خوش قسمتی تھی کہ مَیں اپنے بھائی سے مل کر آیا ہوں۔ ماشاء اللہ نہایت ہی عمدہ طبیعت تھی۔

ہماری دوبارہ دلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور تمام اہل خانہ کو، اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت عطا فرماوے اور صبرِ جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

آپ کا بھانجا

دُعاگو و طالبِ دُعا

لبنیٰ و غلام صمدانی

Marfat.com

جناب طاہر لاہوری صاحب ریڈیو پاکستان لاہور

۸۹ - ۲ - ۱۳

محترم، حضرت نصرت نوشاہی صاحب! اسلام علیکم
بڑے دکھ کے ساتھ عزیز مراد حسنین کی وفات کی خبر سنی، بے حد رنج ہوا۔ نیک بچے کا چہرہ اپنی تمام تر معصومیت کے ساتھ لگا ہوں کے سامنے پھر گیا۔ دکھ اتنا ہے کہ زخم کریدنے سے زخم کے بڑھنے اور درد کے سوا ہونے کا قوی امکان ہے ہیں اور میرے اہل خانہ آپ کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مراد حسنینؒ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آپ کا شریکِ غم
طاہر لاہوری

○

جناب سید اللہ رکھا شاہ صاحب
گدی نشین دربار مادھو لعل حسین لاہور

جناب گرامی قدر میاں نور محمد نصرت صاحب

اسلام علیکم: جناب کے صاحبزادے کی بابت سنکر مجھے دلی صدمہ ہوا ہے۔ خدا مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور آپکو صبر کرنے کی توفیق دے۔

دعا گو

سید اللہ رکھا شاہ صاحب۔ امن پارک گلی نمبر ۱۳۶ مکان نمبر ۲۲
باغبان پورہ لاہور

Marfat.com

جناب علامہ مقبول انور داؤدی

فیروز سنز۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم و مکرم جناب حضرت نصرت نوشاہی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

یہ معلوم کرکے انتہائی دُکھ اور صدمہ ہوا کہ آپ کے صاحبزادے میاں محمد مراد حسنینؒ طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ و اِنّا الیہ راجعُون۔ بلاشبہ آپ کے لیے جوان سال پسر کی وفات کا یہ بہت سانحہ ہے لیکن آپ ایسے برگزیدہ انسان ایسے صدمات پر اللہ کی رضا پر راضی رہ کر صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ آپ کے پاس اللہ کی ایک امانت تھی جو اُس نے واپس لے لی۔ اس میں کسی کو مجال دم زدن نہیں۔ اللہ کریم آپ کو صبرِ جمیل دے اور مرحوم صاحبزادے کو جنّت الفردوس مقام بلند عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

شریکِ غم

مقبول انور داؤدی

Marfat.com

جناب حافظ محمد علی صاحب

شیفیلڈ - انگلینڈ

جناب محترم المقام صاجزادہ نصرت نوشاہی صاحب

زادک اللہ شرفاً و فضلاً

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آج ہی جناب حافظ محمد یونس صاحب کا خط موصول ہوا یہ پڑھ کر انتہائی صدمہ ہوا کہ عزیزم صاجزادہ میاں محمد مراد حسنینؒ صاحب رضائے الہی سے انتقال فرما گئے۔

اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعُون ۰

عزیزم مرحُوم انتہائی با اخلاق، ہونہار، تابعدار تھے۔ یہ صدمہ ہی نہیں۔ ایک زبردست سانحہ گزرا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مرحوم و مغفور بی اے کے طالب علم تھے۔ عزیزم عالم شباب میں تھے۔ موت تو سب پر آنی ہے، لیکن اِس عمر میں موت کا آنا جملہ پس ماندگان کے لئے رُوح فرسا اور صبر آزما ہوتا ہے۔ خدائے لم یزل تمام پس ماندگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میری طرف سے ایک کلامِ مجید کی تلاوت کا ثواب مرحوم کو ایصال فرما دینا۔ کیونکہ ۲۔ مارچ کو چہلم ہے۔ امید ہے کہ یہ عریضہ ۲ مارچ ۱۹۸۹ء سے قبل شرفِ باریابی حاصل کرے گا۔ میری طرف سے جملہ صاجزادگان کو سلام۔

نیازمند:۔ حافظ محمد علی (انگلینڈ)

Marfat.com

ملتان

۸۰۔۲۔۸۹

بحضور قبلہ و کعبہ حضور پُر نور فیض گنجور

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

عرض یہ ہے حضرت صاحبزادہ صاحب کے وصال کی خبر سُنی۔ دل کو از حد صدمہ ہوا۔ اللہ تبارک تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین۔

دیگر مودبانہ عرض ہے کہ وصال کی روح فرسا خبر تو ہمیں مِل گئی ہے لیکن چالیسویں کی تاریخ کا کوئی علم نہیں۔ براہ کرم چالیسویں کی تاریخ کی ہمیں ضرور خبر کریں۔ باقی میری طرف سے اور بھائی معراج الدین۔ غلام محمد محمد اسماعیل کی طر سے بہت افسوس ہے۔

میاں مراد صاحب کے وصال کا تمام دوستوں کو بہت صدمہ ہے لیکن مشیتِ ایزدی میں کسی کو دخل نہیں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور آپ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

فقط آپ کی دعاؤں کا طالب

محمد حنیف نوشاہی ملتان

Marfat.com

جناب محمود غازی ایڈووکیٹ
اندرون لاہوری گیٹ قصور

محترمی علامہ نصرت نوشاہی صاحب

تسلیمات!

طالب خیریت ہوں۔ روزنامہ مساوات بمطابق ۲۵ جنوری ۱۹۸۹ء میں آپ کے جواں سال بیٹے محمد مراد نوشاہی کے انتقال کی خبر پڑھی دل ملول ہوا۔ مگر حکم ایزدی برحق ہے۔ جواں مرگ کا افسوس اس لیے بھی ہوا کہ آپ کے بیٹے کی عمر کا میرا جواں سال بھائی محمد یعقوب غازی مرحوم چند ماہ پیشتر انتقال کر گیا تھا وہ صدمہ بہت گراں گزر رہا تھا کہ آپ کے صاحبزادے کے انتقال کی خبر پڑھ لی گو کہ جو صدمہ آپکو پہنچا اس کا غم صرف آپ ہی محسوس کر سکتے ہیں مگر المسلم اخو المسلم کے ناطے جوان مرگ پر اظہار تعزیت کیے بغیر رہ نہیں سکتا۔ دعا ہے مرحوم کو خدا جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

معذرت! میں گذشتہ ۲ ماہ سے علیل رہا ہوں طبعیت کچھ سیٹ ہوئی ہے ورنہ خود حاضر ہو کر تعزیت کرتا۔

شریک غم
ثنا خوان رسالت محمود غازی ایڈووکیٹ
قصور

Marfat.com

جناب غلام مرتضےٰ

الریاض ۔ جدہ

محترم مکرم میاں صاحب ، مدظلہ عالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کل ہی برادرِ محترم منیر احمد صاحب کا شیخوپورہ سے خط آیا۔ جس میں عزیزم میاں محمد مراد حسینؒ صاحب کی ناگہانی انتقال کی خبر تحریر تھی۔ پڑھ کر یقین تو نہ آرہا تھا۔ لیکن پھر دوبارہ بھائی جان نے نیچے بھی یہی بات تحریر کی ہوئی تھی۔ پڑھ کر شدید ذہنی اور دلی طور پر صدمہ ہوا"

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ۔

اس مرتبہ بھی آپ سے ملاقات ہوئی تو آپ اُن کی طرف سے خاصے فکرمند تھے۔ اللہ کی رضا ہے۔ اور اللہ کی رضا کے آگے کسی کا زور نہیں ہے۔ مرحوم ایک اچھے اور ملنسار۔ باخلوص انسان تھے۔ خداوند کریم اپنی رحمت خاص سے اُن کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا کریں۔ اور آپ سب اہل خانہ کو صبرِ جمیل عطا کریں۔ ہم سب اہل خانہ آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں

شریکِ غم و دُعاگو

بیگم و غلام مرتضیٰ ۔ الرّیاض

سعودی عرب

Marfat.com

جناب پروفیسر خالد بزمی صاحب
دولت رام سٹریٹ - لاہور

جناب برادرم نصرت صاحب

اَلسلام علیکم ورحمۃ اللہ

گزشتہ دنوں آپکو جو صدمہ پیش آیا اس پر اظہار افسوس کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ میں اس سے پہلے یہ خط اس لیے نہ لکھ سکا کہ میرا خیال تھا میں خود شہر قصور آکر اظہار افسوس کروں اور دعائے مغفرت میں شامل ہوں گا لیکن کچھ دنوں سے طبیعت کی مسلسل ناسازی کے باعث آ نہیں سکا آج اور کل بھی اسی ناسازیِ طبع کے باعث رخصت پر ہوں طبیعت بحال ہونے پر انشاء اللہ جلد حاضر ہونگا۔

اس وقت اللہ سے دست بدعا ہوں کہ وہ آپ سب اہلِ خانہ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے اور مرحوم کی عاقبت بہتر فرمائے۔ آمین۔ اس جوان موت پر افسوس اور بہت افسوس ہے۔

فقط :- خالد بزمی

Marfat.com

جناب فقیر محمد

ولد خیر دین مرحوم   الریاض سعودی عرب

محترم جناب قبلہ برادر بھائی جناب نصرت نوشاہی صاحب

آداب!

کے عرض یہ ہے کہ سنا ہے کہ آپ کا لخت جگر جواں سال بیٹا رضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا عَلَیْہِ رَاجِعُوْن

سن کر دلی افسوس ہوا۔ بھائی رضائے الٰہی جیسے خدا کو منظور تھی آپ کے لخت جگر کے لیے خداوند کریم سے دعاگو ہوں کہ خداوند کریم بچے کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام گناہوں کو معاف فرمائے۔ ساتھ آپ کو اور آپ کے گھر کے تمام افراد اور دیگر عزیزوں رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا فرمائے   آمین ثم آمین

اور بھائی صاحب میں یہاں پر بالکل خیریت سے ہوں کوئی فکر نہ کریں۔ اگر ہو سکے تو جناب دربار عالیہ حضرت ہری شاہ صاحبؒ اور جناب حضرت میاں نیکؒ محمد صاحب کی قبر اقدس پر میری طرف سے حاضری دیتے ہوئے عاجزانہ سلام عرض کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ ہماری پردیسیوں کی تندرستی اور کام کاج میں خیر و برکت کے لیے دعا کرنا۔ بہت بہت مہربانی شکریہ!

جناب بھائی نصرت نوشاہی صاحب اس وقت ٹیپ ریکارڈر پر شبیر احمد گوندل کی آواز پر نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سن رہا ہوں۔ آواز شبیر کی ہے لیکن حقیقت آپ کی نظر آ رہی ہے

Marfat.com

کیونکہ شبیر نے جو کچھ حاصل کیا ہے اور جو کچھ بھی ہے آپ کی بدولت ہے۔

آپ کے قیمتی وقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مختصر کرتا ہوا اجازت چاہتا ہوں۔

نیاز مند۔

فقیر محمد۔ الریاض

○

جناب اللہ رکھا صاحب چوہدری

بٹرانوالی۔ گوجرانوالہ

عالی مرتبہ جناب حضرت میاں صاحب

بصد ادب و احترام عاجزانہ سلام قبول ہو۔

جواں سال صاحبزادے کا اس دنیائے فانی سے رخصت ہو جانا ہم سب کے لیے خصوصاً اہل خانہ کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ ہم آپ کے غم میں برابر شریک ہیں۔

خدا تعالےٰ آپ تمام اہل خانہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ہم سے روٹھنے والے کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ رکھا۔ مینجر نیشنل بینک

●

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب پروفیسر محمد اقبال جاوید
شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ

مکرمی! اسلام مسنون

اخبار کے تراشوں اور آپ کے سوادِ خط سے، عزیز کی وفات کا علم ہوا۔ دکھ ہوا کہ یہ قلبی تعلق کا نتیجہ ہوا کرتا ہے اور ایک فطری بات ہے۔ ایسے موقعوں پر تسلی و تشفی کے بے شمار پیرائے ہیں۔ اللہ تعالٰی کی رضا کا سہارا لے کر کہا جا سکتا ہے کہ وقت مقررہ ہے اور خوشبو کب تک پھول کے سینے میں اسیر ہو کر رہ سکتی ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ انجامِ محفل مرتب ہی تب ہوتا ہے جب ستارے ڈوبتے اور شمعیں بجھتی ہیں —— مگر حقیقت یہ ہے کہ پیمانے جب بھرنے سے پہلے چھلک جائیں تو ساقیٔ ازل کی آنکھیں بھی بھیگ جاتی ہیں، غم کی نوعیت ہی کچھ ایسی ہے کہ کوئی سی شاعرانہ تعبیر اور کوئی سی فلسفیانہ توجیہہ بھی نتائج کی تلخیوں میں کمی نہیں کر سکتی۔ رونا چاہیے اور رونا پڑے گا کہ دل کا غم آنسوؤں سے دُھلا کرتا ہے۔ آپ باپ ہوتے ہوئے بھی جانے والے کو روک نہ سکے، تو میں لفظوں سے کھیل کر آپ کے زخموں کو کیونکر سہلا اور بہلا سکتا ہوں کہ فی الواقع شکستہ ناخن بھی ہوں اور سوختہ پر بھی —— ہر نوع سے مجبوری ہے اور ہر راستہ اُسی ذاتِ بلند و برتر کے در تک جاتا ہے جو غفور بھی ہے اور رحیم بھی۔

روح لرزاں ہے مری اور آنکھ نم آلود ہے ۔۔۔ جانتا ہوں سیلِ اشک و آہ اب بے سود ہے
ہستیٔ انسان زوال آمادہ و بے بود ہے ۔۔۔ راہ استمرار و دیموت یہاں مسدود ہے
پھر بھی دل میں اک سکینت اور لبوں پر ہے دعا ۔۔۔ سایہ گستر آپ پر ہو عفو رحمت کی ردا

Marfat.com

مولا کریم مرحوم کو نصرتِ جاوداں سے نوازیں اور ہم سب کو اپنے جذبۂ عفو و رحمت سے صبر و سکون عطا فرمائیں۔

گھر سے گھر میں سلام اور اظہارِ غم۔

والسلام

آپ کا

محمد اقبال

○

جناب ڈاکٹر تحسین فراقی صاحب شعبۂ اردو ۔ جامعۂ پنجاب، لاہور

مکرمی و مشفقی نوشاہی صاحب

سلام مسنون!

آج ہی جناب انور رفتم صاحب سے آپ کے لختِ جگر کی جانکاہ وفات کی خبر سنی ۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون ۔ بے حد صدمہ ہوا ۔ معلوم ہوا کہ مرحوم کو تلی کا عارضہ تھا اور یہ کہ آپ نے علاج میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ۔ بس کیا کیا جائے سوائے امر کے کہ قدرت کو یہی منظور تھا ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو کروٹ کروٹ جنّت نصیب فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے ۔ آمین!

شریکِ غم

تحسین فراقی

○

Marfat.com

جناب حاجی بشیر احمد کھوکھر
کویت

برادرِ محترم میاں نورِ محمد صاحب نصرت نوشاہی

آپ کے عزیز صاحبزادہ مُراد کے انتقال کی اندوہناک خبر ملی تو آنکھیں نمناک ہوگئیں دل بجھ سا گیا اور ابھی تک دُکھ اور غم کے احساس سے جسم و رُوح پژمردہ سے ہیں یہ پہاڑ جیسا غم ہے۔ صرف آپ کا ہی نہیں ہمارا بھی ہے۔ اس عظیم نقصان اور فقدان کے عظیم غم میں میں آپ کی طرح برابر کا شریک ہوں۔ جوانمرگ عام موت نہیں ہوتی۔ ماں اور باپ دونوں کو مار جاتی ہے۔ بیمار کر دیتی ہے۔ بوڑھا کر دیتی ہے (اللہ نہ کرے)

حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے
پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے

لیکن میاں صاحب۔ عزیز القدر بھائی صاحب یہ ایک حقیقت ہے اور اٹل ہے۔ نہ ٹلتی ہے۔ نہ ٹالی جا سکتی ہے۔ اس کو روکنا بدلنا کسی کے بس میں نہیں ہے اس کے تسلیم کر لینے سے ہی بات بنے گی۔ سُنا ہے آپ کا رونا ختم نہیں ہوتا۔ آنسو تھمتے ہی نہیں۔ کیوں نہ ہو۔ جگر کا ٹکڑا جُدا ہوگیا۔ اس طرح جُدا ہوا کہ اس دنیا میں۔ اس زندگی میں کبھی دوبارہ مشتاق آنکھیں اُسے دیکھ نہ سکیں گی۔

بھائی صاحب اب تو آپ کو صبر کرنا پڑے گا۔ کب تک رو رو کر بُرا حال کرتے رہیں گے خدا کے لیے اپنے آپ کو سنبھالئے۔ آپ سنبھلیں گے تو دوسرے گھر والوں کو سنبھالا دے سکیں گے۔

Marfat.com

میری دلی دُعا ہے کہ اللہ پاک کو یہ غم برداشت کرنے کی طاقت عطا کریں اور صبر عطا کریں، آمین

اللہ میاں مرحوم کے بھائیوں، بہنوں، ماں اور دوسروں کو بھی صبر عطا فرمادیں۔ آمین

والسلام :- آپ کے غموں کا شریک خوشیوں کا شریک

آپ کا بھائی

حاجی بشیر کھوکھر۔ کویت

○

بسمہٖ تعالیٰ

حضرت محترم صاحبزادہ نصرت نوشاہی صاحب

سلام مسنون!

آپ کے جواں سال لختِ جگر کے سانحہ ارتحال کی خبر ابھی برادرم گوہر نوشاہی صاحب نے پہنچائی ہے میں ایسے جانکاہ صدمے پر تسلّی و تشفّی اور صبر و سکون کے لیے کیا معمولی الفاظ دہراؤں مجھے آپ کی کیفیت کا اندازہ ہے۔ بس نظر آسمان کی طرف اٹھتی ہے اور اُس کی مشیت کے سامنے خاموش ہو جاتی ہے۔

عارف نوشاہی

اسلام آباد

○

Marfat.com

جناب
حافظ افتخار احمد ساجد گجراتی
انسٹرکٹر گورنمنٹ ٹریننگ سنٹر
گوجر خان

محترم المقام جناب علامہ صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔
کینویں لکھاں؟ ہتھ کنب رہ نیں۔ قلم بار بار رُک رئی اے۔ اکھر سوچاں دا سنگ چھڈ رہ نیں۔ اکھاں لہو دے نیر وگارہیاں نیں۔ جندڑی ہَوکے تے ہاواں بھر بھر کر لاٹاں پا رئی اے۔ ہر پاسے اُگے پچھے تے آلے دوالے غماں دُکھاں تے ہجراں دے ڈاہڈے درداں گھیرا پایا ہویا اے۔

محترم علامہ جی! آپ جی دے صاحبزادے دی فوتگی دا سُن کے کی دساں کی حال ہویا اے۔ دل پھٹ گیا اے۔ رب دی سوہناں کیڈا بے پرواہ اے۔ آپے دیندا اے تے فیر آپے ای چُپ چپیتے کھوہ کے لے جاندا اے۔ میری دُعا اے جے رب صدقہ کملی (ص) والی سرکار دا آپ جی نوں صبر تے ایہہ بھارا دُکھ سہن دی توفیق بخشے۔ ہور اسیں مجبور بندے کر وی کی سکدے ہاں۔

رب سوہناں آپ جی نوں صبر دیوے
آمین ثم آمین

رب راکھا
آپ جی دے دُکھ دا سانجھی
حافظ افتخار ساجد۔ گوجر خان
۱۱/۲/۸۹

Marfat.com

28th Jan.89
Arlington. TX.
U.S.A.

Dear Sultan,

The news of the death of our dear brother shocked us all. It was very hard to believe, I wished it to be wrong. But when I called at home, mother confirmed the news.

I don't know whats going on in this movtal and material world.

He was very nice, noble, and gentle boy. Though, wack of communications parted our family, but still it our family and at least we are proud of it. I really feel empty and my heart is filled with sorrow, grief, melancholy and sadness.

May God Bless his soul and rest him in piece. Please don't loose patience, please get your-self together and try to take care of the youngers.

Because they need moral and mental support. As your being oldest put you responsible for their welfare and help then get over with this great loss.

I wish, I was there to condole and help everything I could, but I am helpless. Please accept my heartiest condolence.

Memonna, Hufsa, Sohail and youngers need more attention than before.

I perfectly understand your condition.

I been through this before.

Marfat.com

Seven years have been passed to the death of NASIR GULL, but still it seems that it happened last week. I still cannot believe it.

Please condole uncle and aunt. Life is a bubble of Water and these days, un-expected deaths made it more difficult to understand.

Please, write me, what happened ?

If I can be if any help, please do not hesitate to let me know.

God bless every body.

Yours brother,

Sajjad haider
5816 Lincoln Meadow
Place No.502,Ft.worth
Texas 76112
U.S.A.

O

0/1040 AN-12 ISLAMABAD ABB PARA 23 26

Nusrat Noushahi
Mohallah Harni Shah
Sharakpur Sharif
Distt: Shiekhupura

[illegible] condolence of this loss not

hear able [illegible]

L-2
T-1720
Dated 23.1.[illegible]

Marfat.com

یادش بخیر

Marfat.com

حیاتِ مرادؒ ، ماہ وسال کے آئینے میں

تاریخ پیدائش ——— بمطابق میونسپل وسکول ریکارڈ
۱۸ر مارچ ۱۹۶۸ء بروز پیر

جائے پیدائش ——— شرقپور شریف

امتحان میٹرک سائنس مضامین میں ——— ۱۹۸۵ء میں ۵۳۲ نمبر لیکر پاس کیا
گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول
شرقپور شریف سے

امتحان ایف اے اسلامیہ کالج ——— ۱۹۸۷ء میں ۶۱۹ نمبر لیکر پاس کیا
سول لائنز لاہور سے

تاریخ وفات ——— ۲۰ر جنوری ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک

وفات کے وقت عمر ——— ۲۰ سال، دس ماہ، دو دن

O

سکول اور کالج میں قیام کے دوران آپ کے چال چلن اور اخلاق و کردار کے بارے میں جناب ہیڈ ماسٹر صاحب اور جناب پرنسپل نے عمدہ ریمارکس تحریر کیئے ہیں جو آپ کے کیریکٹر سرٹیفکیٹ سے عیاں ہیں۔ بی۔اے سال اوّل کے سالانہ امتحان میں بھی آپ نے بہترین نمبر حاصل کرکے نمایاں کامیابی حاصل کی۔

علالت سے پہلے ایم۔اے۔او کالج میں بی کام میں داخلہ لیا۔ لیکن تعلیم کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔

Marfat.com

Sr. No. 06214

Roll No. 20031

BOARD OF INTERMEDIATE & SECONDARY EDUCATION, LAHORE

Intermediate SPRING Examination 1987

HUMANITIES Group

Certified that MUHAMMAD MURAD HASNAIN

son/daughter of MIAN NOOR MUHAMMAD NUSRAT NAUSHAHI

Registered No.

Institution GOVT. ISLAMIA COLLEGE CIVIL LINES LAHORE

has passed the Intermediate Examination conducted by this Board in FULL as a REGULAR candidate. He/She offered the subjects and obtained the marks as follows:

Sr. No.	SUBJECT	Maximum	Obtained
1	Urdu	200	118
2	English	200	107
3	Islamic Education	60	42
4	Pakistan Studies	50	40
5	ISLAMIC STUDIES	200	098
6	ECONOMICS	200	107
7	MATHEMATICS	200	124
	TOTAL MARKS (In Figures)	1100	619

(In Words) SIX HUNDRED AND NINETEEN

External Grade C Internal Grade B

SECRETARY

Date AUGUST ..., 1987

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر شمار 775

گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول ۔ شرقپور شریف

کریکٹر سرٹیفکیٹ

تصدیق کی جاتی ہے کہ طالب علم [illegible] ولد [illegible]

رول نمبر [illegible] رجسٹریشن نمبر [illegible] جماعت دہم سیکشن [illegible] نے

گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرقپور شریف سے سیکنڈری سکول امتحان منعقدہ

[illegible] (FIRST) [illegible] نمبر حاصل کر کے پاس کر لیا ہے ۔

ادارہ میں قیام کے دوران اس کا چال چلن اچھا رہا ۔

یہ طالب علم درج ذیل غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لیتا رہا :

بزم ادب ....

....

اس نے داخل لسٹ میں گریڈ ...B... حاصل کیا ۔

بورڈ کے امتحان میں اس کا گریڈ ...B... تھا ۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اس کا مستقبل درخشاں ہو ۔

ہیڈ ماسٹر

گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرقپور شریف

تاریخ اجراء 25-7-85

(Supplied by Friends Educational Service 10 Aibak Road, Anarkali, Lahore)

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

№ 15957

Roll No. 33742

Enrolment No. 133-B/59-96-83

Religion Islam

BOARD OF INTERMEDIATE & SECONDARY EDUCATION, LAHORE

Secondary School (Spring) Examination, 1985
Science Group

Certified that Muhammad Murad Hussain

son/daughter of Noor Muhammad Nusrat Noshahi

of the Govt. Pilot Secondary School, [illegible] (Sheikhupura)

has passed the Secondary School Examination held by this Board

securing 5[illegible] [illegible] marks [illegible]

and has been placed in Grade B

He/She offered the subjects and obtained the marks as follows:

1	Urdu	56	2	English	121
3	Islamiyat	52	4	Pakistan Studies	43
5	Mathematics	70	6	Physics	49
7	Chemistry	45	8	Biology	44

In Internal Assessment he/she was awarded Grade B by his/her Institution.

His/Her date of birth as recorded in the admission form is 18-3-1968 (Eighteenth March, one thousand nine hundred and sixty eight)

Mark of Identification Wound mark on left wrist.

SECRETARY

LAHORE,

June 30, 1985.

CP-11301-31000-15-6-85

(Grading Legend Overleaf)

Marfat.com

College Roll No. 1285
Regd. No. ~~867~~ [illegible] 85

Govt. Islamia College, Civil Lines, Lahore

CHARACTER CERTIFICATE

This is to certify that Mr. [illegible]

son of [illegible] has been a bona fide student of

this college from [illegible]. He passed his

F.A./~~F.Sc./B.A.~~/B.Sc./M.A. (~~Pre-Medical~~

~~Pre-Engineering~~) examination held in spring/~~Autumn~~ 1987

under Boards Roll No. [illegible] and obtained 619 Marks.

During his stay in this college his conduct was Good.

[illegible signature]
Principal,
[illegible]

Marfat.com

صاحبزادہ میاں محمد مراد حسینؒ کی ایک یادگار تاریخی تصویر۔ یہ وفات سے چند روز پہلے کی ہے۔
اس لحاظ سے یہ آپ کی آخری تصویر ہے۔ لبوں سے وہی معصوم مسکراہٹ نمایاں ہے۔
(دائیں سے بائیں) محمد مغیث نوشہ۔ مرادؒ۔ مسٹر غلام صمدانی (امریکہ) اور محمد صہیب پچیار۔

Marfat.com

اِس سانحۂ فاجعہ پر

وہ شذراتِ غم جو اخبارات و جرائد نے رقم کئے

میاں مراد نوشاہی کی وفات پر تعزیت

[illegible]

روزنامہ مشرق لاہور ۲۷ جنوری ۱۹۸۹ء صفحہ نمبر ۲

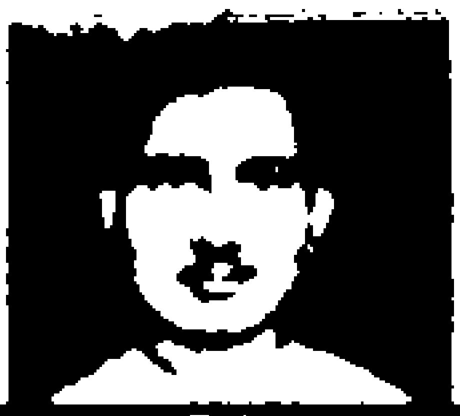

انتقال

[illegible] 26 جنوری [illegible]

روزنامہ مشرق لاہور - ۲۵ جنوری ۱۹۸۹ء صفحہ نمبر ۵

اظہارِ تعزیت

[illegible]

اظہارِ تعزیت

[illegible]

روزنامہ نوائے وقت لاہور - جنوری ۱۹۸۹ء صفحہ ۵

انتقال

[illegible]

روزنامہ پاکستان ٹائمز لاہور - ۲۲ جنوری ۱۹۸۹ء صفحہ نمبر ۳

OBITUARY

A prominent Alam-e-Deen Allama Nusrat Naushahi's son of Mian Mohammad Murad Hasnain died after protracted illness at Shariqpur Sharif. The deceased was 22 years old and a student of B.A. final. He was buried in his ancestral graveyard --P.T

Marfat.com

محمد مراد حسینیؒ کے والد لکھتے ہیں۔

○

شدتِ غم سے لرزتے ہوئے ہاتھوں اور بے اختیار ڈھلکتے ہوئے آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی بوجھل آنکھوں کے ساتھ کیسے لکھوں اور کیا لکھوں کہ میرا لاڈلا، پیارا جوان بیٹا محمد مراد حسینیؒ، مجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہو گیا مجھ پر دہ کوہِ غم ٹوٹ پڑا ہے کہ زندگی پس کر رہ گئی ہے۔ اے کاش! یہ الفاظ لکھنے کے لیے میں خود زندہ نہ ہوتا۔ مجھے ماں یہ صدمہ جانکاہ دیکھنے کے لیے نہ جنتی۔ آہ! میں کتنا بدقسمت انسان ہوں، جس نے اپنی آنکھوں سے جوان بیٹے کی وفات کا بھیانک منظر دیکھا ہے۔ اپنی سانسوں کی میں آتشِ غم سے تپتے اور غم کی تپتی ہوئی دوپہر میں اپنی اُمنگوں کو جھلستے دیکھا ہے۔ یہ غم کبھی اتنا شدید ہو جاتا ہے محسوس ہوتا ہے میرا کلیجہ پھٹ کر منہ سے باہر آ جائے گا۔ رونا میرا مقدر بن گیا ہے اب اس کی یاد میں روتے رہنا ہی مجھے سکون دیتا ہے۔ میرے پاس اب ویران خیالوں اور اداس لمحوں کے سوا کیا باقی رہ گیا ہے۔ قوائی بدن مضمحل ہو رہے ہیں، ذہن مفلوج اور دلِ بیمار وحشت اثر ہے۔ بڑھاپا قریب آن لگا ہے۔ یوں لگتا ہے میں عرصہ محشر میں کھڑا ہو گیا ہوں۔ بے چینیوں کی بپھری ہوئی لہریں مجھے لرزا رہی ہیں، لمحے مجھے ناگنوں کی طرح ڈس رہے ہیں، میرا بیٹا سچ مچ کا بھولا کبوتر تھا۔ سیدھا سادا درویش نوجوان تھا۔ سوچتا ہوں اگر اُس بھولے کبوتر نے صرف اتنے سے قلیل عرصہ کے لیے ہی دنیا میں آنا تھا تو اس سے بہتر تھا کہ نہ آیا ہوتا یا آیا تھا بچپن ہی میں اللہ کو پیارا ہو جاتا تاکہ عین عنفوانِ شباب میں جب کہ اُسکی بہار زندگی

Marfat.com

ابھی پر کھول رہی تھی، وہ ہمیں داغِ مفارقت دے گیا۔ آہ! یہ المناک حادثہ ہمارے مقدر میں تھا ؎

چرخِ پیر اندر تماشہ سازیِ خاکِ کہن
ابن آدم! سوز گیرو اشکبار و دِل فگار

صاحبو! میرا لختِ جگر مرادؔ بڑی خوبیوں کا مالک تھا، نہایت حسین و جمیل عادات رکھتا تھا۔ اخلاص کا مرقع، حلم کا پیکر، حیا کا مظہر اور شرافتِ نسبی کا آئینہ دار تھا۔ وہ خالق کی تخلیق کا حسین شاہکار تھا۔ صورت، سیرت اور شخصیت میں منفرد انسان تھا۔ وہ اپنی رات آپ ہی پیدا ہوا تھا۔ مجھے اُس کا ہمہ گیر اخلاق، اُس کی شائستہ باتیں، اُس کی حیا دار آنکھوں کا جھکاؤ، اس کی شرمیلی نگاہیں، پُر وقار تمتاتا ہوا چہرہ، دھیما اندازِ گفتگو، اُس کا قدِ رعنا، اس کا جمالِ زیبا اور اُس کا ہلکا معصوم تبسّم، اُس کی عفّت بدوش اٹھتی جوانی اور اُس کی ہر ادائے دلنواز ایک ایک کر کے یاد آتے ہیں تو دل سے اِک ہوک سی نکلتی ہے۔ جھوٹ سے اسے نفرت تھی۔ سینہ اُس کا کینہ سے خالی تھا۔ محبّت و خلوص اخلاق اور خود اعتمادی اس کا شعار تھا۔ خدمتِ خلق اُس کا نصب العین تھا۔ برائی کی راہ سے وہ کوسوں دُور رہتا تھا۔ وہ اپنی ذات میں انجمن تھا۔ کھیل تماشے کو پسند نہیں کرتا۔ علم و فن کے لیے وہ رات دن انتھک محنت کا عادی تھا۔ ہنر اور صنعت و حرفت کا دلدادہ تھا۔ باغبانی کا اُسے بیحد شوق تھا، خود لطیف مزاج تھا اور لطیف چیزوں کو پسند کرتا تھا۔ اب وہ ہر وقت میرے خیالوں کی وادیوں میں اور تصوّر کی پہنائیوں میں پھرتا ہے۔ میرے حواس کا لمس اسے محسوس کرتا ہے، لیکن کثیف ہاتھ اُس تک نہیں پہنچتے۔ وہ میرے دل کی دھڑکن تھا۔

Marfat.com

مُراد! مُراد! جب مَیں اُسے آواز دیتا۔ "جی ابو"، کہہ کر وہ فوراً میری طرف لپکتا۔ "جی ابو" اُس کا میرے لیے تکیۂ کلام تھا۔ ماں کا احترام اُس کے دل میں مجھ سے بھی زیادہ تھا۔ وہ بڑا حقیقت پسند تھا اور حقیقت پسندی کے رجحان نے اسے عنفوانِ شباب ہی میں قابلِ تقلید نمونہ بنایا دیا تھا۔ حق آشنا ہونا بڑے کمال کی بات ہے، حق کے لیے زندگی وقف کر دی جائے تو صحیح راستے پر چلنا آسان ہو جاتا ہے، مُراد نے اس مقصد کے لیے راستے کی ہر مشکل کو دُور کر لیا تھا اور وہ بالکل اپنے ایمان کی روشنی لے کر بالکل درست سمت میں چلا جاتا تھا۔

آہ! وہ مجھ سے میرے ارمانوں کی رنگینیاں چھین کر لے گیا ہے، میری مسکراہٹوں کو، سسکیوں، آہوں اور نالوں کا روپ دے گیا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں غم واندوہ کی کتنی ہی خوفناک آندھیوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا ہے لیکن مرادؒ کی وفات نے میری کمرِ ہمت توڑ کے رکھ دی ہے۔ میرے حوصلہ کو ہلا دیا ہے، دوسروں کو صبر کی تلقین تو کرتا ہوں لیکن پدری شفقت اور بشری فطرت کا یہ عالم ہے کہ خود بچوں کی طرح دھاڑیں مار مار کر رونے لگتا ہوں، ایسی کیفیت میں میرے لیے صبر صرف لفظ بن کے رہ جاتا ہے اور ضبط پر میرا اختیار نہیں رہتا۔ تب مجھے مرادؒ کی روح تسلیاں دینے لگتی ہے اس کے باوجود بھی مجھے قرار نہیں آتا۔

عالم رؤیا میں ایک شب اُس نے مجھے کہا "ابو جی تم بہت اُداس ہو گئے تھے نا! تم روتے رہتے ہو؟ بہت روتے ہو، اس لیے مجھے تمہاری ملاقات کے لیے بھیج دیا گیا ہے خوش ہو نا! اب تو نہیں رو گے!"

صاحبو! میں اُس کے متعلق کیا کیا بتاؤں، سُننا کچھ اور ہوتا ہے، دیکھنا

Marfat.com

کچھ اور حق تعالےٰ کی عنایات کا پروردہ وہ کیا نوجوان تھا۔ میرا جذبۂ دل تھا میری محبّتوں کا مرجع تھا، جسم وجان تھا، میرا ذہن، میرا خیال تھا۔ اس کی رگوں میں میرا خون دوڑ رہا تھا۔ وہ قرآن مجید کا شیدائی، سُنّتِ مُصطفوی صلے اللہ علیہ وسلّم کا پیرو۔ اہلِ دل کا حلقہ بگوش اور بزرگانِ دین کا سچّا خادم تھا۔ شریعت کی راہ پر چلا، طریقت پر گامزن رہا۔ صوم وصلوٰۃ کا پابند، عابدِ شب زندہ دار اور اپنے دادا جی کی طرح نہائیت صالح، سنجیدہ، خلیق، بُردبار، متحمّل مزاج قناعت پسند، عاقل و دانا تھا۔ اپنے دامنِ حیات کو اُس نے دنیوی آلائشوں سے آلودہ نہ ہونے دیا۔ وہ اپنی ذات سے باہر نہ نکلا۔ اہلِ دنیا کی طرح اُس نے دنیا کو زیادہ گھوم پھر کر نہ دیکھا۔ بس اپنے حال میں مست رہا۔

درویشِ خُدا مَست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر اُس کا نہ دلّی نہ صفاہاں نہ سمرقند

وہ صرف ذاتِ آلہٰی سے محبت رکھنے والا نوجوان تھا۔ اُس کی توجّہ کبھی دنیا کی خواہشوں لذّتوں اور رنگینیوں کی طرف نہ گئی۔ اس کی طبیعت میں بڑا استغنا تھا۔ عمُدہ لباس، عمُدہ غذا، یا روپے پیسے کی طرف اس کا مَیلان نہ تھا۔ جو دے دیا لے لیا، جو پہنا دیا پہن لیا، کھانے کو جو مِل گیا کھا لیا۔ کسی چیز میں کبھی عیب یا نقص نہیں نکالتا تھا۔ علماء و اساتذہ کا احترام کرتا تھا اہلِ فن کا قدر دان تھا۔ دوستوں، ہم جماعتوں، محلّے داروں ہمسایوں اور ہم وطنوں کے لیے اس کے دل میں مخلصانہ جذبات تھے۔ وہ پڑھ لکھ کر ملک و ملّت کی بے لوث خدمت کا آرزومند تھا۔

اُس نے دنیا کو محض خواب کی طرح دیکھا اور ایک مسافر کی طرح بہت جلد اپنی اگلی منزل کی طرف روانہ ہوگیا۔ ہم نے بھی جیسے اُسکی زندگی کا

Marfat.com

خواب ہی دیکھا ہے۔ اُس بھلے مانس بھولے انسان نے نہ کسی کو ستایا، نہ کسی کا دل دُکھایا، نہ کسی کا حق چھینا، نہ کسی سے کوئی زیادتی کی۔ وہ دُنیا سے کیا لے گیا، کچھ بھی نہیں لے گیا مگر ہمیں اپنا بہت کچھ دے گیا ہے، اُس کی زندگی کے اعلیٰ اصُول، اُسکی حق سے محبّت، دیانت داری و فرض شناسی وغیرہ ہمارے لیے عمدہ سبق ہیں۔ اُسے کوئی ہم نشین چھیڑتا، تنگ کرتا، غصّہ دکھاتا، مگر وہ اُس کے جواب میں فقط ہلکا سا مُسکرا دیتا۔ ہلکی سی مُسکراہٹ ہر وقت اُس کے ہونٹوں پر پھیلی رہتی تھی۔ ہم اُسے پیار سے "ننھّا" کہا کرتے تھے، غصّہ اُس کے اندر نام کو نہ تھا اور تیوری تو اُس کے ماتھے پر ہم نے آج تک دیکھی ہی نہیں۔ افسوس! ہم بھی اُس عظیم بیٹے کی صحیح معنوں میں قدر نہ کر سکے، اُس کی عظمت کا زیادہ احساس ہمیں اُس کے جانے کے بعد ہوا اور عموماً ہم دار اہلِ حق کو اُن کی زندگیوں میں صحیح طور پر پہچاننے سے قاصر رہتے ہیں۔

خدا جھوٹ نہ بلوائے، محمد مُراد حسینؒ اپنے ہر قول و عمل میں اپنے دادا جی حضرت میاں نیک محمد صاحب علیہ الرحمۃ والغفران کا ٹھیک نمونہ تھا اُس کا وجود ہمارے لیے باعثِ برکت تھا۔ اُس کا معصوم نورانی چہرہ اُس کے زُہد و ورع کا آئینہ دار تھا۔ سچائی اور حق پرستی کی روشنی اُس کی پیشانی سے ظاہر تھی۔ وہ زبردست تعلیم کا حوصلہ مند، ثابت قدم، مستقل مزاج اور ہمّت والا تھا۔ اُس نے بڑا طویل مرض دیکھا۔ مگر آخری دم تک کیا مجال کہ کبھی نے اُس کے کراہنے یا سی کرنے کی معمولی آواز بھی سُنی ہو۔ حتیٰ کہ جب وہ آخری ہچکی لے رہا تھا، اُس وقت بھی افسوس یا غم کرنے کی بجائے کہ میں دُنیا سے جا رہا ہوں، اپنے بھائیوں سے کہہ رہا تھا "گھبرانا مت میں دُنیا سے جا رہا ہوں۔ اُس وقت بھی اُسے ماں باپ کی فکر لاحق تھی اور کہہ رہا تھا" الاالا

Marfat.com

اب
اخرمیرے ماں باپ کیا کریں گے، بہنیں کیا کریں گی۔ اُس نے اپنی شفایابی کے لیے جس طرح طویل مرض کے ساتھ مقابلہ کیا وہ بھی اُس کے مثالی حوصلہ و ہمت کا ثبوت ہے اس پرہیزگار درویش نوجوان کا خاتمہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے عین ایمان کی حالت میں ہوا۔ ورقِ گُل کی طرح کھِلا ہوا اُس کا بشاش بشاش روشن چہرہ اُس کے پختہ ایمان کی صاف شہادت دے رہا تھا۔ غسل دینے کے بعد اُس کے لب مُسکراہٹ لیے ہوئے تھے، جس کا نظارہ بیشمار دیکھتی آنکھوں نے کیا۔ قرآن مجید کی رُو سے عباد الرحمٰن کی پہچان یہی تو ہے۔

نشانِ مرگِ مومن با تو گویم
چو مرگ آید تبسّم برلبِ اُوست

ایسے انسان مرکر بھی نہیں مرتے۔ اَمر ہوجاتے ہیں۔ مرادؒ زندہ جاوید شخصیت ہے۔ وہ ہر وقت ہماری چشمِ تصوّر میں پنہاں ہے اور دل کی دھڑکنوں میں موجود رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُس کے درجات بُلند کرے اُسکی مغفرت فرمائے اور حشر میں اسے حضور سیّد المرسلین صلے اللہ علیہ وسلّم کا سایۂ رحمت نصیب ہو۔

خلوص رکھنے والے صاحبو! اب دُنیا میں ہمارے لیے دُعا کرو کہ ہمیں دولتِ تسکین مل جائے۔ ہمیں قرار آجائے۔ مُرادحسینؒ تو ہمارے پاس واپس نہیں آئے گا۔ ہمیں نے آخر اُس جہان میں پہنچنا ہے جہاں وہ چلا گیا ہے۔ ہاں صاحبو! ضرور دُعا کرو کہ پروردگارِ عالمین اپنے فضل وکرم سے ہمارے دُکھی دلوں پر صبر و قرار کا مرہم رکھ دے۔ ورنہ ہماری زندگی [illegible]۔ کوئی زندگی نہیں!

افسردہ غم خوردہ
نصرت نوشاہی

Marfat.com

بھائی محمد مراد حسینؒ میرے بڑے بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت اچھے دوست بھی تھے۔ وہ بڑے نیک دل۔ نیک سیرت پروقار شخصیت اور اچھی عادات کے مالک تھے۔

بھائی مراد حسینؒ کے متعلق لکھتے ہوئے ہاتھ تھر تھرا رہے ہیں اور جب لکھنے کی کوشش کرتا ہوں تو یکدم قلم رُک جاتا ہے اور ذہن میں یہ سوال بار بار اٹھتا ہے کہ میں کیا لکھوں کہ میرے بڑے بھائی اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں تو بڑا عجیب سا محسوس ہوتا ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے ادھر کہیں ہوں گے۔ اور یہ تو بالکل یقین نہیں آتا کہ وہ واقعی ہم سب کو چھوڑ کر اپنی آخری منزل مقصود کو پہنچ گئے ہیں۔

بھائی مراد حسینؒ مجھ سے بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ مجھ سے دوستوں جیسی باتیں کیا کرتے تھے اور مجھ کو نصیحتیں کیا کرتے تھے کہ بھائی ایسا کرو ایسا نہ کرو۔ ہر وقت مسکرانے والی شخصیت اور وعظ نصیحت کی باتیں اور چھوٹے بھائیوں والی شفقت جب ذہن میں آتی ہے۔ تو آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

ایک دن میرا ریاضی کا پیپر تھا۔ مجھے اس پیپر کی تیاری نہیں تھی۔ تو میں گھبرا سا گیا۔ اور میں نے بھائی مراد صاحبؒ سے کہا کہ بھائی میں نے آج پیپر دینے نہیں جانا۔ تو مراد صاحبؒ بولے بے وقوف حوصلہ کیوں ہارتا ہے۔ انہوں نے مجھے دو تین گھنٹوں میں پیپر کی تیاری کروا دی اور نصیحت کی کہ پیپر کے وقت گھبرانا نہیں۔ اور جب میں نے پیپر دیا تو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میرا پیپر اتنا اچھا ہو گا۔

ہم دونوں بھائی اکثر سیر کو جاتے تھے۔ ایک دن جب ہم دونوں

Marfat.com

بھائی معمول کے مطابق سیر کو نکلے۔ راستے میں مجھے اپنے ٹیچر ملے۔ تو سلام میں مجھ سے ادباً تھوڑی سی غلطی ہوگئی۔ تو مراد صاحبؒ بہت ناراض ہوئے۔ اور مجھ سے کہا کہ بھائی استاد واجبُ الاحترام ہوتے ہیں۔ تجھ کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اور مجھے آئندہ ایسا کرنے سے سختی سے منع کیا۔

بھائی مراد حسنینؒ پیار سے مجھے "رُت آئی بسنت بہار دی" کہا کرتے تھے۔ اور جب بھی کوئی کام ہوتا تو کہتے بھائی "رتی آئی" کہاں گیا ہے۔ اور جب یہ الفاظ مراد کے چلے جانے سے کوئی بھی نہیں پکارتا۔ اور پھول جیسا چہرہ نرم ونازک طبیعت کا مالک۔ جب گھر میں نظر نہیں آتا تو آنکھوں میں آنسو اُمڈ آتے ہیں۔

میں مراد بھائی کی کس کس ادا کو یاد کروں۔ ان کا تصوّر دن رات مجھے بے چین کر رہا ہے۔ ان کی نصیحت آموز باتیں میرے دل کو تڑپا رہی ہیں۔ ——— خدا تعالےٰ میرے بھائی کو جنت الفردوس میں مقام عطا کرے۔ وہ میرا سہارا تھے۔ میرا پیار تھے۔ میرے ہمدرد تھے۔ میرے غمگسار تھے۔ وہ اپنے عملوں کی وجہ سے بلند مقام حاصل کر گئے ہیں۔ میں تو صرف اتنا کہہ سکتا ہوں۔

میرے مَن کا چَین "مراد حسنینؒ"!

دعا ہے کہ رب تعالیٰ میرے بھائی کو اپنے مقام خاص میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں صبر وسکون عطا کرے۔

غم خوردہ

محمد راحت العین نوشاہی

Marfat.com

صاحبزادہ میاں محمّد مُراد حسنین نوشاہیؒ نوّر اللہ مرقدہٗ

کی

دِل نواز سیرت و شخصیّت کا سدابہار عکس

سوانحی تذکرہ

کی صورت میں اِنشاء اللہ العزیز جلد منظرِ عام پر لایا جا رہا ہے

رابطہ کے لیئے

تنظیمِ نیاز مندانِ میاں محمّد مُراد حسنینؒ ۞ نوشاہی منزل ۞ شرقپور شریف

ضلع شیخوپورہ

Marfat.com